



۲۸

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

خدا بخش لائبریری



پٹنہ



خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

رجسٹریشن نمبر ۳۳۴۲۴/۷۷
۱۹۸۴ء
اٹھائیسواں شمارہ

قیمت فی پرچہ : پندرہ روپے
سالانہ : ۶۰ روپے (ہند)
۱۲ ڈالر (ایشیا)
۲۴ ڈالر (دیگر ممالک)

فہرست

محبوب حسین نے "پٹنہ لیتھو پریس" رمنا لین پٹنہ ۴ - اور "لبرٹی پریس" پٹودی ہاؤس، نئی دہلی میں چھپوا کر خدا بخش لائبریری سے شائع کیا

ایڈیٹر: عابد رضا بیدار

بہارِ اردو لغت

اُردو لغت (تدوینِ جدید)

علاقائی رنگ روپ کی شمولیت کے ساتھ

اس ترتیب کا عنوان بہار کی اُردو لغت مناسب تر تھا، جو ہمارے منشا کو ظاہر کرتا (دکنی اور گجراتی اُردو کی طرح)۔ لیکن اس میں ایک اور پہلو بھی نکلتا تھا، اس لئے ترجیحی طور پر یا نسبتی کے بغیر صرف **بہار اُردو لغت** نام رکھا گیا ہے۔

بہار تک اُردو زبان کا پھیلاؤ ہوتے ہوتے اس میں نئے محاورے، نئے الفاظ، نئی لوکلیات، نئی تراکیب، اور بعض اوقات نئے تلفظ آتے چلے گئے، جن کا پوری طرح جائزہ لیا گیا ہے اور ان کی باعث کماحقہ اعتراف کیا جا سکا ہے۔

بہار آزاد ہندوستان کی پہلی ریاست ہے (کشمیر کا معاملہ دوسرا ہے) جہاں اُردو کو ایک مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں اس کے جائز حق کا ایک حصہ ملا ہے اور اُسے دوسری سرکاری زبان قرار دیا گیا ہے۔ (یوپی اور دہلی میں ۱۹۸۴ء کے اکتوبر تک بھی یہ نہ ہو سکا)۔

یہ نہ بھی ہوتا تو بھی بہار نے اُردو ادب کی ترویج میں جو نمایاں حصہ لیا ہے، وہ ادب دوستوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ضروری تھا کہ بہار نے اردو زبان کی تشکیل میں جو حصہ لیا ہے وہ بھی سامنے لایا جاتا، اور اس کام کے آغاز کے طور پر وہ الفاظ جو ابھی تک اُردو لغت کا حصہ نہیں بن پائے اُنھیں یکجا کیا جاتا۔

اس کام کا آغاز مرحوم یوسف الدّین بلخی نے اپنے انداز پر، گھر بیٹھ کر جتنا کیا جا سکتا تھا کیا۔ اُن کی یاد کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے محنت و محبت سے کیے ہوئے اس کام کو جو ایک مضمون کی شکل میں ۱۹۷۰ء (رسالہ فکر و نظر میں) چھپا تھا، ہم اپنے اس پروجکٹ کے پہلے حصے کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

یوسف الدین احمد بلخی، فصیح الدین بلخی کے بھتیجے تھے، رانچی کالج میں فارسی کے لکچرر تھے، اچھے شاعر بھی تھے، قاضی عبدالودود (مرحوم) کے رشتہ دار تھے، ۱۹۶۱ء کے آس پاس وفات پائی۔

اس لغت کا دوسرا حصہ زیرِ ترتیب ہے، جس کے لئے بہار کے ادبا و شعرا کی تصانیف کو کھنگالا جا رہا ہے۔

٢

اُردو، دکن میں پیدا ہوئی، گجرات میں پیدا ہوئی، ہریانہ میں پیدا ہوئی، پنجاب میں پیدا ہوئی اور ایک قول کے مطابق سندھ میں پیدا ہوئی۔ اُردو پشاور (صوبہ سرحد) میں بولی جاتی ہے، ملتان (بلوچستان) میں بولی جاتی ہے، لاہور میں بولی جاتی ہے، کراچی میں بولی جاتی ہے۔ ڈھاکہ، کلکتہ، مرشدآباد، حیدرآباد، بھوپال، فریدآباد، چنڈی گڑھ، امرتسر، جموں، سری نگر اور متعدد دوسرے علاقوں میں اس کے بولنے والے قابلِ لحاظ تعداد میں موجود ہیں۔ یوپی اور دہلی کا تو ذکر ہی کیا۔ اس ریاست بہار میں متعدد ایسے علاقے ہیں جہاں اُردو بولی اور سمجھی جاتی ہے اور، جیسا کہ ذکر ہوا، آزاد ہندوستان میں کشمیر کے بعد یہ پہلی ریاست ہے جہاں اُردو کو سرکاری (دوسری) زبان کا درجہ مل چکا ہے۔

اُردو لغت کی ترتیب میں، اب تک دہلی، لکھنؤ، رامپور کو چھوڑ کے اتفاقاً جو احترام و عقیدت بھی دکھائی جاتی ہو واقعتہً کسی علاقے کو وہ اہمیت نہیں دی گئی جس کا وہ اس لحاظ سے مستحق تھا کہ اُردو وہاں کی زبان بھی تھی، ہے۔ اب اِدھر کچھ توجہ زبان کے اس پہلو کی طرف بھی ہوئی ہے تو چند مضامین بھوپال، بمبئی، وغیرہ کی اُردو پر آنے شروع ہوئے ہیں، ورنہ تو، دکنی یا گجراتی اُردو کے سوا کسی علاقائی استعمال کا ذکر ہی نہیں آتا تھا۔ آتا بھی تھا تو پنجاب میں اُردو قسم کی نظریہ سازیوں کے تحت اور وہ بھی ضمناً۔

اور، یہ لسانی نظریہ سازیوں کی کوششیں اور علاقائی اُردو ادب کی تدوینات اپنی جگہ پر — لیکن ان سب کو بنیاد بنا کر، اور ضمیمتہً عوام کی بولی، استعمالِ عام، کو مددگار بنا کر، ایسی کوشش نہیں اب تک ہو پائی کہ اُردو کی ایک نئی لغت اس طور پر مرتب ہو کہ ہر علاقے کی پرچھائیاں (SHADES) آنکھ مچولی کرتی، اس کے الگ الگ رنگ روپ نکھار دیں۔

ایک جامع اُردو لغت کی تدوین کے سلسلے میں خدابخش لائبریری کا یہ پہلا اقدام ہے کہ بہار نے اُردو کو جو الفاظ عطا کیے ہیں وہ یکجا مرتب ہو جائیں:

۳

بہار اُردو لغت کے سلسلہ میں چند پہلوؤں کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرائی ہے :

• ایک پہلو یہ ہے کہ اُردو کا وہ علاقائی روپ جو بہار میں تشکیل پایا اس میں جابجا الفاظ کی تشکیل میں دہلی، لکھنؤ، رام پور سے زیادہ منطقیت پائی جاتی ہے۔ اس کی ایک مثال گنتی میں استعمال ہونے والے الفاظ سے دی جاسکتی ہے۔ دس کے بعد ایک تا آٹھ مزید گنتی (۱۰ — ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸) کے لئے اور اسی طرح ہر دہائی کے بعد کی گنتی کے لئے (۲۰ — ۲۱ ..... ۲۸) (۳۰ — ۳۱ ..... ۳۸) یکساں طریق کار ہے۔ بارہ (بہ/با = ۲ + رہ = دہ = ل = ۱۰) بائیس (با = ۲، ئیس = بیس کا نعم البدل) تیرہ (تیہ = ۳ + رہ = ۱۰)۔ یہی طریقہ، معمولی سا اِدھر اُدھر کرتے ہوئے نوے کے ۱ تا ۸ یعنی ۹۱ تا ۹۸ تک چلتا ہے۔

اس یکساں سلسلے میں ۲۱، ۳۱، ۴۱، ۵۱، ۶۱، ۷۱، ۸۱، ۹۱ کے اعداد کے لئے جو الفاظ ہیں ان میں 'اک' ہر جگہ مشترک ہے (اکیس، اکتیس الخ) تو اس کی کیا توجیہ ہوگی کہ یہ اک / اگ ساری دہائیوں میں تو ہو، مگر اوّلین دہائی میں الف ختم کردیا جائے اور حرف گ کر = گ رہ جائے، یعنی اگیارہ کے بجائے صرف گیارہ (لکھنؤ، دہلی، رامپور) — اس کے پیچھے کونسی منطق ہے؟ ٹھیک ہے علاقائی اثرات کے تحت، مقامی ستوائی اجتہاد میں زبان کے ارتقا کی کسی منزل میں اگیارہ اگر گیارہ ہوگیا تو اسے بدلنے کا مشورہ نہیں دیا جاسکتا لیکن اگر ایک خطہ پاک ایسا ہے جہاں یہ لفظ اپنی پاک، صاف، اصل شکل میں آج بھی رائج ہے، تو اس جگہ اس کی برتری کا اعتراف کرتے ہوئے، لفظ کی اس شکل کا ترجیحی حق تسلیم کرتے ہوئے، اُسے لغت کا جزو تو بنانا ہی ہوگا!

اعداد ہی کے سلسلے کی ایک اور مثال بھی ہے : ہر دہائی (۲۰، ۳۰ الخ) سے پہلے والا عدد (۱۹، ۲۹ الخ) دہائی یا اس کی علامت کو اپنے اندر سموتے ہوئے 'سابقہ' کے طور پر اس سے قبل 'اُن' لگا لیتا ہے۔ اُن + نیس (۱۹)، اُن + تیس (۲۹)، اُن + چاس (۴۹)، اُن + سٹھ (۵۹)۔ پھر یہ چالیس سے پہلے کا عدد اُنتالیس کیوں کہلائے؟ تالیس، چالیس کا سمجھ میں آنے والا نعم البدل ہے، علامت ہے لیکن خود چالیس نہیں۔ اور اگر اُردو کے کسی خطہ میں نعم البدل کے بجائے اصل چالیس ہی 'اُن' کے 'لاحقہ' کے طور سے استعمال ہو رہا ہو تو اُسے زیادہ منطقی تسلیم کرکے، بہار میں استعمال ہونے والے اُنچالیس (اُن + چالیس) کو لغت کا جزو کیوں نہ بنایا جائے!

• ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اسم سے فعل بنانے کا جو طریقہ دتا تریہ کیفی تحریک پر اب اُردو نے اپنانا شروع کیا ہے یعنی برق سے برقانا، قوم سے قومیانا اُسے ایک مدت سے بہار میں قبولیت عام حاصل ہے

مثلاً: 'پانی' سے 'پنیانا'، 'بات' سے 'بتیانا'!

● جمع اس طرح بنانے کا قاعدہ کہ مونث و مذکر دونوں کے لئے استعمال ہو جائے، دوسرے علاقوں میں بھی کبھی کبھار چلتا ہے، لیکن بہار میں تو مثلاً لڑکن = لڑکے / لڑکیاں رواج عام رکھتا ہے۔ اسی طرح تصغیر کے لئے 'وا' کا لاحقہ بعض دوسری جگہوں پر کبھی کبھی استعمال میں آتا ہے، لیکن یہاں تو یہ روزمرہ ہے کہ 'اطہر' کو پیار سے یا حقارت سے 'اتھروا' کہیں گے اور 'روڈ' کو 'روڈوا'۔

● اسی سے یہ بات بھی یاد آئی کہ انگریزی الفاظ کا دخل دوسرے علاقوں کی بہ نسبت یہاں کی بولی میں زیادہ ہے۔ مثلاً سڑک کی جگہ 'روڈ' اور میز کی جگہ 'ٹیبل' زیادہ آسانی سے سمجھ میں آتا ہے۔ بلکہ عوام کی اکثریت انگریزی والا لفظ ہی جانتی ہے!

● امالہ یہاں بالکل رائج نہیں، بلکہ اس کے برخلاف انتہا پسندانہ سختی کے ساتھ اس کے برخلاف عمل ہے۔ مثلاً:

— "اسلام میں بیٹا (= بیٹے) کے مقابلہ پر بیٹی کا نصف ساتھ ہے" (مسلم پرسنل لا، از اسرار الحق، بیگوسرائے، ۱۹۷۲ء)

— سونا (= سونے) کی نیلامی ہوئی۔

— کتا (= کتے) کی چوکیداری مشہور ہے۔

[لیکن اس اصول کو توڑتے ہوئے، محبوب حسین صاحب (اقبال بکڈپو والے) تو ایک ایسے لفظ کا امالہ کر ڈالتے ہیں جس کی ہمت دہلی، لکھنؤ والے بھی نہ کرسکے۔ یعنی 'ہوا' کا امالہ 'ہوے'!]

'ہوے' (= ہوا) نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

● بعض الفاظ جو دہلی، لکھنؤ میں 'ڈ' سے لکھے جاتے ہیں یہاں 'ڑ' سے لکھے اور بولے جاتے ہیں: مثلاً 'مچھڑ'۔

● بعض الفاظ میں خاتمہ سے قبل نون غنہ کا استعمال جیسے 'ہانتھ'۔

● جمع مکسر کی جمع الجمع کا یہ انداز کہ 'اسلحہ' کی جمع الجمع 'اسلحے' یا 'عملہ' کی جمع الجمع 'عملے' یہاں رائج ہے۔ پٹنہ کا محاورہ اور استعمال مثلاً مظفر پور سے مختلف ہے۔ لغت کی آخری ترتیب میں اس کا بھی لحاظ رکھنا ہوگا۔

● آخری بات یہ کہ بعض الفاظ بولنے میں بعینہٖ لکھنؤ، دہلی کے ہیں، مگر معانی بدلے ہوئے ہیں۔ مثلاً 'ترمینا' بمعنی کود کے پار ہو جانا، یا 'بکواس' بمعنی 'لمبی فضول گفتگو'، یہ لفظ یہاں فحش یا بدتہذیبی نہیں سمجھا جاتا!)

یہاں بعض الفاظ درج کر کے لغت میں دلچسپی لینے والوں کی توجہ اس جانب مبذول کرائی جا رہی ہے۔
اوپر کے معروضات اور مندرجہ ذیل مثالوں سے اندازہ ہو سکے گا کہ ابھی کتنا کام باقی پڑا ہے:۔

اَٹنا، اَمانا (سمانا)، اذان پڑنا (= اذان ہونا)، اکثر ہا (= لباس اوقات)، اگیارہ (= گیارہ)، اَمنیالیس (= اکتالیس)، بابو (= بچوں/خوردوں کو خطاب کرنے میں)، بتیانا (= باتیں کرنا)، بھاں جہ (= بھانجا)، بھتاجانا (= بھول جانا)، بہن جا (= بھانجا)، بہن وَئی (= بہنوئی) استعمال: نام جیسی)، بھگنا (= بھانجا)، بھنٹا (= بیگن)، بھوجائی (بھاوج)، بدھنا (لوٹا: تلنبے، پیتل، المونیم کا)، بحال ہونا (= نوکری کا ملنا)، بَتی، (= بتو)، بورو (= لوبیا)، بوڑانا (= بولا جانا)، پاگل سے بگلانا)، پتوہ (= بہو)، پگّا (= ہتھیلی)، پنیانا (= پانی ڈالنا مثلاً مٹی جیسی کوئی چیز ہو، اُسے پتلا کرنے کے لئے)، پگلانا، پھلیا (= سوزنی)، پھیپھسا (= پھیپھڑا)، تکڑ (= میٹھا مع نمک مرچ)، تیرنا (کھینچنا، پھیلانا)، ٹُنیاں (= بدھنا/مٹی کا بدھنا)، ٹھونگا (کاغذ کی تھیلی جس میں نیچے موٹے کاغذ کی تہہ ہو)، ٹھیونا (= گھٹنا)، ٹیچی (= چٹی)، چکڑ (= آبخورہ)، چینا (= پہچاننا، شناخت کرنا کرلینا)، چُونٹی/چونٹی کاٹنا (= دق کرنا، نوچنا)، چیں را/چیرا (= کیچوا)، چھیمی (= مٹر)، دائی (= خادمہ، گھر کے کام کاج کے لئے)، ڈیڑھ سس (= بڑی سالی)، ڈھکنا (= گھسنا)، رام تری (= بھنڈی)، روپنا (= بونا) روزہ ہونا (= روزے سے ہونا کسی شخص کا/استعمال: آپ روزہ ہیں)، زخم نکل آنا (= پھنسی پھوڑا نکل آنا)، ساٹنا/ساٹنا (چپکانا)، سنگھاڑا/سینگھاڑا (= سموسا) ————)، شامل ہونا، کسی کے (= ساتھ ہونا، کسی کے)، قلفی (= چائے کی پیالی)، کرانی (= کلرک)، کسیلی (= چھالیا)، کتنو ہو (= کتنا ہی، کتنے ہی، کتنی ہی)، کوڑنا (= کھودنا)، کونہڑا (= گول کدو)، کہوانا (= کہلوانا/استعمال: قاضی صاحب (آزاد بحیثیت محقق)، کھچڑا (= کھچڑی)، کھٹانا، کھٹنا (= تھکا دینے کی حد تک کام)، کھٹوا (= باسی کھانا ملا کر استعمال کیا جاتا ہے) کھدیڑنا (= رگیدنا)، کھل جانا ریل کا (= چل دینا ریل کا)، کھندرا (= اوڑھنے کا ہوتا ہے پرانے کپڑوں کا بنا ہوا)، کھوکھی (= کھانسی)، کیمولا (= سنترہ)، گانزنا (= نچوڑنا)، گال سیکنا (= شادی میں ایک رسم ہوتی ہے)، گتنی (= دیورانی)، گولٹھا (= اُپلا)، گونگی (= کالا مربہ)، گھاگھرا (= چکوترا)، گھیلا (= گھڑا)، لت/لتر (= بیل)، لنجرا/لاخیرا (= خنڈہ)، لِستا (= چینپ)، لکنا (= چھپنا)، لنگ بھنڈ (= جگر باز آدمی)، لنگا (= ننگا)، لوکنا (= ہوا میں کیچ کرنا)، ملازادہ (= خادم، نوکر)، ممانی (= ممانی)، مٹھا (= مٹھا)، مُولی (= مولی)، میلنا (= ملنا)، ناتی (= نواسا)، نتنی (= نواسی)، نیواں (= ترلی)، نیہر (= میکا)۔

عابد رضا بیدار

بہار اُردو لغت

حصہ اوّل : فرہنگ بلخی

فرہنگِ بلخی

الٰہی طرزِ گفتار معانی دہ بیانم را فروغِ حسن گفتاری عطا فرما زبانم را

(شاہ محمد حیات برق بہاری)

بہار کے اردو خواں طلبا اور مقالہ نگار غیر ارادی طور پر بہاری الفاظ و محاورات تحریروں میں اکثر استعمال کر جاتے ہیں۔ جن میں بعض کے بدل ٹکسالی زبان میں موجود ہیں۔ یہ ایک امرِ فطری ہے۔ جو زبان ایک وسیع ملک میں پھیلتی ہے اس میں مختلف دیار کے مقامی الفاظ شامل ہو ہی جاتے ہیں۔ مجھے مسرت ہے کہ اس کا لحاظ کر کے اب انجمن ترقی اردو ہند نے اردو کا جامع لغت مرتب کرنے کی اسکیم بنائی ہے جس میں ہندوستان کے تمام علاقوں کے مقامی الفاظ (جو وہاں کے اردو بولنے والوں میں رائج ہیں) شامل ہوں گے۔

راقم الحروف نے اس لیے ایک مختصر سی فرہنگ مرتب کی ہے جس میں ریاست بہار کے الفاظ، محاورات اور امثال درج ہیں اور جن کے بدل ٹکسالی زبان میں دستیاب ہو سکے انھیں بالمقابل درج کر دیا ہے۔

اب تک راقم الحروف کے تا حدِ علم و وثوق کسی نے بہاری الفاظ و محاورات کا لغت مرتب نہیں کیا ہے۔ شاید اس کا سبب یہ ہے کہ زبان کی ٹکسال صحیح یا غلط طور پر دہلی اور لکھنؤ مانی گئی اور بہار کے الفاظ و محاورات ٹکسال باہر سمجھے گئے۔ یہاں بھی چند الفاظ خواص میں رائج ہیں، چند عوام میں اور چند دونوں میں مشترک۔ چنانچہ مختلف دیار و امصار کے الفاظ، محاورات اور امثال جو وہاں کے اردو بولنے والوں میں رائج ہیں جمع کر دیے اور تا حدِ علم یہ بھی تحریر کر دیا کہ کہاں کہاں رائج ہیں ؎

گوہر بہ دست آید وہم سنگ خزف را تو ہر دو بگیر و گیر ز من گیر رقم را (لامعلوم)

ان میں زیادہ تر وہ ہیں جو خواص میں یا خواص و عوام دونوں میں مشترک ہیں۔

زیرِ نظر مجموعے میں بعض الفاظ وہ ہیں جو تلفظ کے اختلاف کے ساتھ ٹکسالی زبان میں موجود ہیں۔

شلاً بھر تا (بھرتا)۔ سنسنانا (سنسنانا)۔ کتھ (کتھا) وغیرہ۔ بعض میں معنی کا فرق ہے مثلاً چھکنا بہ معنی "دھو کا کھانا" بہاری ہے اور بہ معنی آسودہ ہونا ٹکسالی۔ بہت سارے الفاظ ایسے ہیں جن کے بدل موجود ہیں مثلاً اڑاہنا (بہ معنی کنواں صاف کرنا' اگارنا' اور بہ معنی کورا برتن استعمال کرنا، انوانسنا) چینا بادام (مونگ پھلی)۔ چُرمی (چُوہیا)۔ چیونٹی کاٹنا (چٹکی لینا) وغیرہ۔ کافی تعداد ایسے الفاظ و محاورات کی ہے جن کے بدل موجود نہیں ہیں جو جمادات، نباتات و حیوانات، کھانوں اور مٹھائیوں کے نام۔ پیشے اور صنعت کی مخصوص اصطلاحات، مشینوں اور ان کے مختلف حصوں کے نام مثلاً "اگروتا"، "چھونی" وغیرہ رسم و رواج سے متعلق محاورات اور متعدد مصادر پر مشتمل ہیں مثلاً پاگنا۔ گورنا (چھوٹا ناگپوری مصدر) سَریانا وغیرہ۔

بہاری اردو کی ایک خصوصیت اس کی وسعت ہے جس کو بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق مرحوم اور ڈاکٹر سید عابد حسین مدمجدہ نے راقم الحروف کے سامنے تسلیم کیا۔

ایجادات واختراعات، رسم و رواج، صنعت و حرفت اور تاریخی واقعات محاوروں اور اصطلاحوں کی تشکیل کا باعث ہوتے ہیں۔ بہار زمانۂ دراز سے تہذیب کا مرکز رہا ہے۔ اس کی اپنی روایات ہیں۔ انھیں باتوں نے محاورے تراشے ہیں۔ جناب تمنا عمادی مدمجدہٗ نے لکھنؤ میں ایک شادی کے موقع پر یہ شعر پڑھا؎

اک تماشا ہے نیا چال چلانے کے وقت وہ ہوئی سروِ خراماں، ہے خراماں سہرا

کچھ لوگ نکتہ چیں ہوئے کہ "چال چلانا" فصیح نہیں ہے۔ چونکہ لکھنؤ والے نہیں بولتے۔ جب تمنا نے اس رسم کی تشریح کی تو عشرت لکھنوی نے حاضرین کو قائل کیا کہ یہ فصیح ہے۔ لکھنؤ میں رائج نہ ہونے سے غیر فصیح نہیں ہو سکتا خصوصاً جب اس کا بدل موجود نہیں۔ یہی بات اول الذکر دونوں بزرگوں نے بھی کہی۔

اب آیئے اس وسعت کا سرسری جائزہ لیجیے۔ گٹھر جو سر پر اٹھایا جاتا ہے وہ "بوجھا" ہے۔ جو بغل میں دبایا جاتا ہے وہ "بانحا" اور جو مٹھی میں سما جاتا ہے اسے "مٹھی" کہتے ہیں۔ بعض درختوں کی جڑ پھول، بیج، پتے، پھلی اور تخم کے چھلکے کے جدا گانہ نام ہیں مثلاً سارکھ (گل نیلوفر کی جڑ)۔ بَسَرمل (ساکھو کا پھول۔ چھوٹا ناگپوری لفظ ہے)۔ چائیں (املی کا بیج)۔ پتوڑلا (گنّے کا پتا)۔ چھیمی (مٹر کی پھلی)۔ کوڑی (انڈی کا چھلکا) وغیرہ۔

تاڑ سے متعلق بیسوں اصطلاحیں ہیں۔ بعض ملاحظہ ہوں:۔

بلگو (تاڑ کے پتے)۔ بھرکا (ڈنڈی سے جدا کیے ہوئے پتے)۔ کھوکا (ڈنڈی کا نچلا دوشاخہ ہیں

ڈکو (اس کے اوپر کی ڈنڈی۔ گڑُ۔ا (گھو کا + ڈکو)۔ کھگڑا (ڈنڈا سمیت پتے)۔ ہنسلی (درانتی جس سے پاسی تاڑ چھیوتا ہے)۔ تلیتھا (لکڑی جس پر ہنسلی تیز کی جاتی ہے)۔ پَرم (جڑ کی سوت)۔ پانگنا (پتوں کو ڈنڈی سے الگ کرنا) وغیرہ۔ اسی طرح ٹوکروں کے مواد اور شکل کے لحاظ سے ان کے نام بھی مختلف ہیں۔

ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہاں ایسے مصادر بکثرت ہیں جو اسم ذات یا اسم صفت سے بنائے گئے ہیں۔ ٹکسالی زبان میں بعض مثالیں ہیں۔ مثلاً بَربانا۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے مترجمین نے ایسے مصادر وضع کیے مگر بہار میں پہلے ہی سے کثرت سے موجود ہیں۔ مثلاً چربیانا۔ صبانا۔ مُوٹانا۔ گولیانا وغیرہ۔

فرہنگ کا دوسرا حصہ ضرب الامثال پر مشتمل ہے۔ ان میں بعض مختلف دیار کی خصوصیات اور روایات سے متعلق ہیں۔ مثلاً "سارا کا کو جل گیا بی بی کمال سو میں" "بہار کا راستہ ویا یہ" "گردا، گاڑی لنگور، ان تین سے بچا گلیور" وغیرہ۔ ایک بڑا حصہ ان امثال کا ہے جنھیں موسمیات سے خاص لگاؤ ہے۔ ان میں بعض گھاگھ اور ڈاک شاہ آبادی کی طرف منسوب ہیں۔

آخر میں عرض ہے کہ بہار اور یو۔ پی کے بعض ناقدین نے بعض ایسے الفاظ کو بہاری قرار دے دیا ہے جو ٹکسالی زبان میں مستعمل ہیں۔ اسی لیے راقم الحروف نے نور اللغات۔ جامع اللغات اور نجم الامثال سے مقابلہ کر لیا ہے۔ پھر بھی ممکن ہے کہ کوئی فروگزاشت ہو گئی ہو لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس کی جانب ناچیز کو متوجہ کریں اور اس کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

خاکپائے فردوسیان
سید یوسف الدین احمد بلخی

اشارہ

بعض اوقات تحریر سے واو معروف، مجہول و معدولہ۔ یائے معروف و مجہول اسی طرح زیر اور پیش معروف و مجہول کے تلفظ کی وضاحت نہیں ہوتی۔ لہذا فرق یوں ظاہر کیا جاتا ہے:

معروف		مجہول		معدولہ	
جھول (معروف)	JHOOL	جھول (مجہول)	JHOLE	خود (معدولہ)	KHUD
میل (")	MEEL	میل (")	MAIL		
پن (")	PIN	پن (")	PEN		
لکانا (")	LUKANA	لکانا (")	LOKANA, "O" AS IN COLLAPSE		

ں (نون غنہ) جب لفظ کے درمیان ہو

الف

آبھی ۔ لکڑی کی کھنتی (گیا)

آپا ۔ ۱ چلوند ۔ گڈھا جس میں مچھلیاں پکڑ کر رکھتے ہیں (گیا) ۲ بڑی بہن ۔

آرسی ۔ ۱ مچھلیاں پکڑنے کی چک جو بانس کی قمچیوں کی بنی ہوئی اور سینگ کی شکل کی ہوتی ہے (گیا) ۲ معنی مشہور ۔

آری ۔ ۱ کھیت کے چاروں طرف کا اونچا نشان ۲ چھوٹا آرا (پٹنہ ۔ گیا)

آسمانی ۔ ۱ تاڑی ۲ معنی مشہور (پٹنہ ۔ گیا)

آل ۔ آلی ۔ دیکھیے آری (پٹنہ ۔ گیا)

آلی ۔ آلو ۔ فصل کا وہ حصہ جو پوری فصل تیار ہونے سے پہلے کھانے کے لیے کاٹ لیا جاتا ہے ۔ (گیا)

آلن ۔ پیال کے ٹکڑوں کا موٹا سفوف جو گلابے میں ملاتے ہیں ۔

آموٹ ۔ اموٹ ۔ امرس

آنا ۔ غلوں کی کوٹھی کا منھ جس سے غلہ گرتا ہے ۔

آن پر کان کٹانا ۔ آن قائم رکھنے کے لیے نقصان سے بے پروا ہونا (پٹنہ ۔ دیہات)

آنٹی ۔ دھان کے پودے جو ایک ڈوری میں بندھے ہوں ۔ نواری ۔ پیال ۔ یا چنے کے پودوں کی بھی ہوتی ہے ۔

آنٹھی ۔ ۱ سفید گودا جو تاڑ کے بیج کے اندر سے نکلتا ہے اور بویا جاتا ہے (جنوبی بہار) ۲ آم کی گٹھلی (رانچی ۔ شمالی مونگیر)

آنجن ۔ انجن ۔ راکھ کے رنگ کا ایک بڑا پرندہ جس کی چونچ بہت لمبی ہوتی ہے اور جو مچھلی کھاتا ہے ۔ (پٹنہ ۔ گیا)

آنکر ۔ آنکھوا ۔ ۱ جڑ کے ریشے جو ابتدائی حالت میں ہوں ۲ دوسرے کا (رانچی)

آنکھ مٹکانا ۔ آنکھ مٹکانا ۔ بار بار پلک مارنا ۔

آنگی ۔ بہت باریک جال کی چلنی جس سے میدا چالا جاتا ہے ۔ (پٹنہ ۔ گیا)

آہا ۔ ایک لاحقہ جو تشبیہ یا نسبت کے معنی پیدا کرتا ہے ۔

آہن کرنا ۔ مٹی کو خوب روندنا تاکہ گلابہ یا دیوار بنانے کے لائق ہو جائے ۔

آہی ۔ آہا کا مونث ۔

اُبجنا ۔ اپجنا ۔ اُگنا ۔

اُبہن ۔ رسی جس کو ڈول میں باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالتے ہیں ۔

اُبیانا ۔ اُوب جانا ۔ کسی ایک کام کو دیر تک کرتے رہنے سے گھبرا جانا ۔

اَبیر ۔ گلال ۔ سفوف جسے رنگ کر ہولی میں چھڑکتے ہیں ۔

اُبیر ۔ ۱ ہوا کا بند ہو جانا (دربھنگہ) ۲ بارش کے بند ہونے کے بعد آفتاب کا نکل آنا ۔ (مشرقی پٹنہ)

اُپارڈھ۔ چالاک چور (عو۔ پٹنہ)

اَتچڑا۔ اُتیروٹھا۔ مکان کا گرا ہوا حصہ جو اونچا ہو جاتا ہے اور تورے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اُتپہ جانا۔ اَلوپ ہو جانا۔

اُپھڑنا۔ اَبھڑنا۔

اَتراچال۔ اُچلاچال (پٹنہ)

اُترنگا۔ اترنگی۔ اتر والا باوانی ہوا کے لیے بولتے ہیں۔

اَتروہ۔ بھنا۔ ایک کا غصہ دوسرے پر نکالنا (عو۔ پٹنہ)

اَتھرا۔ مٹی کا برتن جو کڑھائی سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور جس میں دستہ نہیں ہوتا۔ عموماً غسل خانوں میں رکھا جاتا ہے اور اس میں کپڑے بھی دھوئے جاتے ہیں۔ (پٹنہ)

اَتھری۔ چھوٹا اتھرا (پٹنہ)

اَٹانا۔ سمونا۔

اَٹنا۔ سمانا۔

اٹان۔ سمائی۔ اٹنا کا حاصل مصدر

اَٹکورا۔ اینٹ کا ڈھیلا (پٹنہ)

اُٹھائی۔ رقم جو کہاروں کو نئی دلہن یا دولہا کی سواری کے اٹھانے کے وقت دی جاتی ہے۔

اَٹھ ساجا۔ (آٹھ ساجھا) کئی آدمیوں کی شرکت

اَٹھلو۔ وحشی۔ جو کوئی کام دل لگا کر نہ کرے۔

اَٹھنگل۔ بجھنگل

اَٹھ وارا لگنا۔ بعض وہمی عورتوں کے خیال میں ہر آٹھویں دن پکے ہوئے کھانے کا خود بخود کم ہو جانا۔ (عو)

اُٹھونا۔ دودھ کی مقدار جو خریدار گوالے سے روزانہ مہیا کرنے کے لیے مقرر کر لیتا ہے

اُجرَیل۔ سفید پوش (پٹنہ۔ دہات)

اُجھٹ۔ اُجڈ

اُجھرایل۔ الجھا ہوا (گیا)

اُجھرانا۔ الجھانا

اُجھرنا۔ الجھنا

اُجھ جانا۔ ناپید ہونا (عو۔ پٹنہ)

اُجھلنا۔ انڈیلنا

اَجڑانا۔ صندوق کے ڈھکن کا اوپر اٹھ جانا۔ (عو۔ پٹنہ)

اُجڑنگ۔ مذ۔ جھینگر مذ۔ وحشی

اُچکن۔ ڈھیلا یا لکڑی جو چولھے پر اس لیے رکھتے ہیں کہ چولھے کا منہ برتن سے بند نہ ہو جائے اور ہوا کے لیے کھلا رہے۔

اِچنا۔ جھینگا مچھلی جو کیڑے سے مشابہ ہوتی ہے اور اس میں کانٹے نہیں ہوتے۔

اَچھاڑ۔ بارش کا جھونکا (پٹنہ)

اُچھلا۔ چھلانگ

اُچھلانا۔ اچھالنا

اُچھل کود۔ (مذ۔ آدمی کی) چھلانگ۔ مذ۔ (گھوڑے کی) چھل بل۔

اُچھوتی گیت۔ حمد، نعت، یا اولیائے کرام کی

منقبت کے گیت جس سے شادیوں میں
گیت گانے کی ابتدا ہوتی ہے۔ (عو۔ پٹنہ)

اَچھتا کام ۔ وہ کام جو جی لگا کے نہ کیا جائے (عو۔ پٹنہ)

اکاہنا۔ زمین کی سطح کو برابر کرنا (پٹنہ۔ گیا)

اُدبیگ دینا۔ پریشان کرنا (پٹنہ۔ دربھنگہ۔ مظفر پور)

اَدلا ۔ پنڈلی

اَدم جلّا۔ اکھل کھرا۔ حاسد (عو)

اَدم جلّی ۔ اکھل کھری۔ حاسدہ (عو)

اَدھ بدھ مال ۔ بے حساب مال

اَدھ پکوا ۔ آدھا پکا ہوا پھل

اَدھ کپاری۔ آدھی سپی۔ ایک پھل جو آدھی ڈلی
سے مشابہ اور چکنا ہوتا ہے۔

ادھکّی ۔ پٹیو

اُدّہ ۔ اُودا۔ گیلا (رانچی)

اَدھیانا ۔ آدھا کرنا ۔ آدھا ہونا۔

اِدیا گدیا پوچھنا۔ مفصل حال ذرا ذرا کر کے پوچھنا
(عو۔ پٹنہ)

اُدّھک ۔ بے قرینہ

اَرال ۔ کھیت کی مینڈھ (پٹنہ۔ گیا)

اَرپا ۔ ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشت شہادت کا
درمیانی جوف (گیا)

اَرجھرائل ۔ دیکھیے اُجھرائل (گیا)

اَرمینا ۔ من بہلاؤ۔ دلچسپی کا سامان

اَرَوا ۔ اَریا۔ چاول جس کا دھان ٹھنڈے پانی
میں بھگو کر کوٹا جاتا ہے۔

اُڑہر۔ گڑہل ۔ سرخ رنگ کا پھول جس کا شربت
بناتے ہیں۔

اَرلُوا ۔ ڈنڈا جس سے ہل چلاتے وقت بیل کو
آگے بڑھاتے ہیں۔

اَرئی ۔ چھوٹا ڈنڈا جس میں چھوٹی چھوٹی کانٹیاں
ہوتی ہیں۔ ہل چلاتے وقت بیل کو اس سے
چھیڑتے ہیں۔

اَرتیا ۔ ایک گھاس جو پانی میں ہوتی ہے اور پانچ
فٹ اونچی۔ اس میں شاخیں نہیں ہوتیں
ڈنٹھل ناریل کے تنکوں سے مشابہ مگر نرم
پھل کتھئی رنگ کا ہوتا ہے (پٹنہ)

اُڑا بتھانا ۔ مارا مارا پھرنے والا۔ (عو۔ پٹنہ)

اَڑاس ۱ کنوئیں پر لکڑی یا پتھر جس پر کھڑے
ہو کر لاٹھا چلاتے ہیں ۲ وہ جگہ جہاں پر
کھڑے ہو کر رنگ چلاتے ہیں (پٹنہ۔ گیا)

اُڑارا ۔ دریا کنارے کی اونچی زمین۔

اُڑاہنا ۔ ۱ اگارنا (کنوئیں کا) ۲ انوانسنا
(برتن کو تبرکاً پہلے استعمال کرنا)

اُڑاوں ۔ آدی باسیوں کا ایک قبیلہ۔

اَڑانی ۔ کرسی یا مچیا کا وہ حصہ جس سے پیٹھ
اڑاتے ہیں۔

اَڑرانا ۔ سست اور کاہل ہونا۔

اُڑس ۔ اَڑس ۔ (پنجابی) کھٹمل (عوام)

اُڑسا ۔ (اڑس = کھٹمل + آ = والا) ایک پھول
جس کی پنکھڑیاں ایک پھل میں ہوتی ہیں جو

خانہ خانہ ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ اس سے
کھٹمل بھاگتے ہیں۔ (پٹنہ۔ دہات)

اَڑوت۔ ۱ اوٹ (پٹنہ) ۲ کنوئیں کے کنارے
کا وہ حصہ جس پر کونڈلی اُنڈیلتے ہیں (گیا)

اَسَنٹ۔ (نہ سٹنے والا) کم آمیز۔ بد خلق (عو۔ پٹنہ)

اَشاہا۔ اُشاہی۔ روکھا۔ روکھی (پٹنہ۔ گیا)

اِسَرول۔ لال بیگ۔ جھینگا جو عموماً بیت الخلا میں
رہتا ہے۔ ۲ مشہور جڑی

اَسرکھیا۔ اشلیکھا۔ ایک نچھتر (پٹنہ)

اُسکانا۔ اکسانا۔ ابھارنا

اَسکتانا۔ کاہلی کرنا۔

اَسگنی۔ الگنی (گیا)

اُسنا۔ اُسانا۔ اُبالنا

اُسونی۔ اُسانا کا حاصل مصدر

اِک بگّا۔ وہ جس کی ایک ہی دُھن ہو اور اُس
میں پکّا ہو۔

اِک پِٹھیا۔ (ایک پیٹھ والا) دو اولادیں جو ایک
دوسرے کے بعد پیدا ہوئی ہوں۔

اِک پیریا راستہ۔ پگڈنڈی۔ پتلا راستہ جس پر
صرف ایک پاؤں رکھا جا سکتا ہو۔

اُکتا پُراں۔ اُکتا پیچی۔ اُدھیڑنا۔ لعن طعن (عو۔ پٹنہ)

اُکٹنا۔ اُکٹنا ۱ اُلٹ پلٹ کرنا۔ ۲ طعنہ دینا۔ مثلاً
پیسہ اُکٹنا۔ ۳ عیب نکالنا مثلاً خاندان اُکٹنا۔

اک رنگا۔ شال باف۔ ایک قسم کا سرخ کپڑا۔

اَکروتا۔ مخروطی شکل کا ٹھپا جس سے کپڑے پر
نقش چھاپتے ہیں۔

اَکڑی۔ بے چھانٹا ہوا چاول

اُکوتا۔ جسم پر دانہ جس کو انگیزنا کہتے ہیں۔

اُکون۔ مدار۔ ایک قسم کا درخت

اکھاڑا نکلنا۔ نکالنا۔ محرم یا چہلم کا جلوس نکلنا، نکالنا۔

اَکھوت۔ لاٹھے کے بیچ کی میخ (پٹنہ۔ گیا)

اَکھونا۔ اَکھینا۔ لکڑی کا اوزار جس سے پیال کافی
مقدار میں بٹورتے ہیں۔ (پٹنہ۔ گیا)

اگیل بگیل۔ پریشان (پٹنہ)

اگار۔ اگولا۔ ۱ پانو ۲ گنّا کا بالائی حصہ (پٹنہ)

اگرائن۔ اگرہیاں۔ (آگے داہنا) دماہی
کا سب سے اگلا بیل جو سب سے داہنے
رہتا ہے۔

اُگرا۔ بھات کی پیچ۔ ماڑ (شمال مشرقی بہار)

اَگرانا۔ بناوٹ۔ نخرہ۔ تصنع (عو)

اَگراہٹ۔ اگرانا کا حاصل مصدر (عو)

اَگوا۔ دو شخصوں کے درمیان باتیں طے کرانے
والا، عموماً شادی کی باتیں طے کرانے والا
شخص۔

اُگین۔ آفتاب کا بلند ہونا۔

اَلان۔ ٹٹی جس پر بیل چڑھاتے ہیں (پٹنہ
گیا۔ مونگیر)

اُلانا۔ کھلنا۔ کھچڑی میں جھونا۔

اَلائے۔ اپاہج (عو)

البُلاہا۔ الابُہہ۔ بے وقوف۔

اَلگوسی - دیکھیے گوگوت (رانچی)

اللہ میاں کی گڑیا - دیکھیے ٹوٹن

اللہ مندے میں سلمندا - دوسروں کے معاملات میں دخل دینا - (عو - پٹنہ)

اَلنگ - کھیت کی مینڈھ - اونچا چوڑا جو دو بڑے کھیتوں یا دو گاؤں کا فرق ظاہر کرتا ہے -

اُلہنا - اُلہنا - اُلاہنا - طعنہ (عوام)

اُلہنا دینا - اُلہنے دینا - احسان جتانا (عو)

اَلہوا - شکرقند (شمالی بہار)

اَلہڑ - الھڑ - اَڑھ - البیلا

اَلیا - اپاہج پن (دہات)

اَلیِن - برآمدے کے دونوں کناروں کے پائے (پٹنہ، دہا)

اَماری - اُوپلے کے ٹکڑے (دہات - پٹنہ)

اِمامی اترنا - ١ سرداری و عزت و آبرو کا ختم ہو جانا ٢ مصیبت نازل ہونا (عو - پٹنہ)

اُمراؤ اُمرا - گیتوں میں نوشاہ کو کہا جاتا ہے میرا اُمراؤ چلا ساہورے کو (عو)

اموری - امیا - آم کا مصغر - آم کا کچا پھل جو ابتدائے نمو کی حالت میں ہو -

اُمولا - اَنبولا - آم کی گٹھلی کا اصل حصہ جو سخت چھلکوں کے الگ ہو جانے کے بعد الگ ہو جاتا ہے - لڑکے اس کا باجا بجاتے ہیں -

اَنٹیا - اَنٹی کا مصغر

اَنٹھیانا - کام سے جی چرانا

اَنٹیوٹی - آنٹی باندھنا

اَن چِت - اَن چِتے (ان + چِتے) - بے خبر - اچانک (عو - دہات)

اَنچلا - آنچل کا مصغر (عو)

اِنڈارا - اندارا - کنواں

اَندھا تھوپی - آنکھ موندی دھپ

اَنڈے کا بچہ اُڑانا - انڈا اُڑانا - مبالغہ کرنا (پٹنہ)

اَنکٹی - ایک پودا جس کا پتا پتلا لمبا اور بہت باریک ہوتا ہے -

اَنکٹی پیٹھی - میٹھی جو گوشت کے ساتھ پکائی جاتی ہے -

اَنکُری - ١ انکوا ٢ نکلا ہوا چاپا مٹر (بہار شریف)

اَنکسی - آنکڑا - ٹیڑھی آہنی سیخ -

اَن گڑھا - بے ڈھب

اَنکھ پھوڑوا - ایک سبز رنگ کا پتنگا - (پٹنہ)

اَنکھ مُندوَل - آنکھ مچولی

اَنکھیانا - آنکھ سے اشارہ کرنا -

اَنگ ملنا - کام کا طریقہ معلوم ہونا -

اَنگاری - ١ انگارے کا مصغر ٢ آگ کو روندنا - (گیا)

اَنگرٹ - انگھٹ

اَنگ سہری - پھریری -

اَنگل بڑھا - بسوہری

اُنگلی ٹیڑھی ہونا یا کرنا
اُنگا دکھنا } کچھ نقصان پہنچنا (عو - پٹنہ)

اَنگل یا (انگھل) کھولنا - ١ ایسا غسل جس میں

سرزد ہو جائے تو غسل پورا کر چکنے کے بعد پانی سر پر لینا۔
ان گنا مہینہ۔ آٹھواں مہینہ۔ عورتیں آٹھ کا عدد منحوس سمجھتی ہیں اس لیے ان گنا کہتی ہیں۔ (عو)
انگنے کی خاک نہیں رکھی۔ دروازے کی خاک اڑا دی یعنی بہت آیا گیا (عو۔ پٹنہ)
اگنیتن۔ وہ عورت جسے مکان کا کوئی حصہ رہنے کو دیا جائے۔
انگوٹھیا بال۔ گھونگھریالا بال (عو۔ پٹنہ)
ان ہوئی۔ ان ہوئی۔ ان ہونی
اوبڑ کھابڑ۔ ناہموار۔ اونچا نیچا۔
اوپر جاپڑ۔ بے توجہی سے
اوپنگا۔ وہ شخص جو آدمی کی گردن کاٹ کر کھیت میں گاڑ دیتا ہے۔ آدی باسیوں کا عقیدہ ہے کہ ایسا کرنے سے پیداوار بڑھتی ہے (چھوٹا ناگپور)
اوٹنا۔ کسی بات کو بار بار دہرانا (عو۔ پٹنہ)
اوٹھا۔ اوٹھاہا۔ شریر (گیا)
اوٹھائی۔ شرارت (گیا)
اودا۔ گیلا۔ سیلا۔
اوریتا۔ اور چھور۔ پتا نشان
اوریا۔ بانس کی بنی ہوئی بڑی ٹوکری (پٹنہ)
اوریانا۔ پیچھے سرکانا (دیہات۔ پٹنہ)
اوڑی بوڑی۔ مہمل بات (دیہات۔ پٹنہ)
اوکا۔ ٹوکری نما تھیلے کی شکل کا مہاجال جس کو کئی آدمی کھینچتے ہیں (گیا)
اوکنا۔ غور سے سننا (دیہات۔ مغربی پٹنہ)
اوکھی۔ چھوٹی جوں جو عموماً مرغیوں میں ہوتی ہے۔
اول۔ زمین قند۔
اولا۔ بمعنی مشہور ہے لڈو جو چینی میں اولے ڈال کر بنایا جاتا ہے (بہار شریف)
اولتیا کھونچ (اولتی کی کھونچ والا) ہم دیوار مکان۔
اولنا۔ کھانے کے ڈھیر سے سخت دانوں کو الگ کرنا۔
اونچی نظر۔ عالی ظرفی (عو۔ پٹنہ)

اوندانا۔ اودانا۔ گھبرا جانا۔
اوئیا جھاڑنا۔ لال مرچیں جلا کر بچوں پر سے وارنا کہ نظر سے محفوظ ہوں۔ (عو۔ پٹنہ)
اونگھنا۔ اونگھنا۔
اونگھی۔ اونگھ۔
اہار۔ پالکی یا ڈولی کا پردہ
اہاری۔ اوبتی (گیا)
اہرا۔ چھوٹا اہر۔
اہڑ لگنا۔ باندھ باندھنے کے بعد پانی کا اس سطح تک آ جانا کہ کھیتوں تک پہنچ سکے (پٹنہ۔ دیہات)
اہنڈبے۔ سیر ہو کر۔ جیٹ بھر کر۔ (رانچی)
اٹھنا۔ غلے کو سوپ میں رکھ کر اچھے دانوں کو چن لینا۔
ایچا۔ دھاوے کے پھول سے مشابہ سرخ رنگ کا پھول جو کڑوی کیلا میں ہوتا ہے۔ اس کے کھانے سے آنکھوں کو قوت ہوتی ہے۔ (سنگھ بھوم)
ایرپھیر۔ ہیرپھیر۔
ایک چڑیا کا پوت بھی نہیں۔ کوئی نہیں (عو۔ پٹنہ)
ایکڑ۔ سرکی کا چوڑا پٹہ۔ (پٹنہ)
ایوا۔ ہاں (سارن)
اینٹا۔ اینٹ۔

ب

باجھن۔ باہمن۔ ہندوؤں کی ایک قوم جو بھومی ہار برہمن بھی کہلاتی ہے۔
بات کھڑانا۔ الزام دینا۔ کسی پر غصہ ہونا۔ (عو)
باجا واجا۔ باجا گاجا۔
باچھا۔ بچھڑا۔ گائے کا نر بچہ۔
باچھی بچھیا۔ گائے کا مادہ بچہ۔
بادھا۔ باتا۔ کپڑا یا بڑ جو کھڑا اوں پر لگا ہوا رہتا ہے جس کے سہارے پہنتے ہیں۔
بارہ بزارا۔ بارہ بزاروں سے سروکار رکھنے والا۔ عیار۔ فریبی۔ (بہار شریف و اطراف)

بارہ روپیا۔ بہروپیا۔
بارکس۔ بھارکس۔ رسی جس سے ڈولی کے بانس کو پایوں باندھتے ہیں
بارہ مسیا۔ بارہ ماسہ ایک پودا جس کے پتے سال بھر ہرے
اور پھول سال بھر کھلے رہتے ہیں۔
بارنا۔ روشنی کرنا (چراغ وغیرہ) (عو)
باری۔ شعلچی (سارن)
باڑھ ۱ سیلاب ۲ بڑھنا کا حاصل مصدر
باڑھ دینا۔ اجاڑنا۔ (اطراف داناپور)
باڑی۔ ۱ رہائشی مکان سے ملحق مکان (رانچی) ۲
ایک لاحقہ جو "ہے" کے معنی دیتا ہے۔ (سارن)
بازار کا ستو۔ بازار کی مٹھائی۔ زن بازاری
باسمتی۔ باریک نفیس چاول جس کا پلاؤ پکایا جاتا ہے۔
باقی خزانہ۔ رعایا پر زمین کی طرف سے خراج کے بقایا کی نالش
باگ مڑنا۔ بری حالت سے اچھی حالت میں آنا۔
بال نوچ لینا۔ سر کھسوٹ لینا (عو۔ پٹنہ)
بلا۔ بالو۔ (عوام)
بالائی آمدنی۔ اوپر کی آمدنی۔
بائیسیاں کی انکھیاں۔ وہ انکھیاں جس پر بالے میاں کی نیاز
دی جاتی ہے۔
بام اکھڑنا۔ بدھیاں پڑنا۔ نشانات جو انگلیوں یا قمچیوں
کی مار سے جسم پر ابھر آتے ہیں۔
بامی۔ مچھلی کی ایک قسم۔
باندھ۔ بندھ جو ندیوں پر باندھا جاتا ہے۔
باندھ لگانا۔ کھیت گھیر دینا۔
بانہہ۔ ڈنڑ۔ بازو (عوام)
بانی۔ کھو (سارن۔ چھوٹا ناگپور)
بانوے۔ بانو۔ سارس سے بڑا آبی پرندہ)
بارودی۔ آٹے کا سیخ کباب (پٹنہ)
باوگ۔ بوگھا۔ بوگھ۔ وہ دھان جو چھینٹ کر اسی کھیت
میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔
باولی چڑیا۔ پاگل آدمی (بہار شریف و اطراف)

باون مشکی شادی بیاہ چق کے سامانوں میں تیرہ جوگھڑوں میں تانبے
کی باون مشکیاں جاتی ہیں انھیں کہتے ہیں۔
بجیاہی۔ عورت جس پر ارواح خبیثہ کا تسلط ہوا کرتا ہے (عو۔ پٹنہ)
ببنی۔ ببونی۔ چھوٹی بچی (سارن)
ببوا۔ بابو کا مصغر۔ چھوٹا بچہ یا بچی
ببولی۔ بچی (سارن)
بپوتی۔ (باپ کا مصدر بمعنی) باپ کی میراث (رانچی۔ مشرقی پٹنہ)
بترو۔ (بت رو) لڑکا۔
بترکی۔ صاف موٹا دھان جس کے دانے لمبے ہوتے ہیں۔
بتلانا۔ پریشان ہونا۔ گم ہونا۔ (عوام)
بتلاہا۔ بتلاہی۔ دیوانہ۔ دیوانی (عوام)
بتلاہٹ۔ بے چینی۔
بتنا۔ بتانا۔ بھنا۔ بجھانا (چراغ وغیرہ)
بتھان۔ تھان۔ مویشی کے باندھنے کی جگہ
بتیانا۔ بات کرنا۔
بتیسے کا لڈو۔ لڈو جو تبیس قسم کے اجزا ملا کر تیار کیا
جاتا ہے۔
بٹ بہاؤ۔ جس کا وطن معلوم نہ ہو۔
بٹکھرا۔ باٹ۔ وزن جس سے ترازو پر تولتے
ہیں۔
بٹو۔ بٹوا۔
بٹورنا۔ بٹورنا (اکٹھے کرنا)
بٹی ناریل۔ پکی ناریل (پٹنہ)
بٹیا۔ دلہن۔ (عو۔ پٹنہ)
بجاڑنا۔ بجڑنا کا متعدی
بجر۔ بجلی۔ مجازاً مصیبت۔
بجر پڑنا۔ بجلی گرنا۔ مصیبت عظیم میں مبتلا ہونا۔
برباد ہونا۔ (عو)
بجڑنا۔ کسی چیز کا دوسری چیز پر گرنا۔
بجوڑا۔ مہتابی۔ (لیموں کی ایک قسم) (رانچی)
بجکا۔ بچکا۔ ۱ ایک قسم کا نمکین پوا جس میں

پھر چنے یا مٹر اور پیاز مرچ ملا کر تلتے ہیں ۔
۲ نرم پتوں اور پھولوں کی بنی ہوئی پھلکی ۔
بَجَھَڑ ۔ وہ سبزیاں یا پھل جو کھیت یا باغ کا مالک اپنے ٹھیکیدار سے نقدی کے علاوہ بطور مالگزاری کے وصول کرتا ہے ۔
بَجَھڑنا ۔ الجھ جانا
بَجَھڑاہا ۔ الجھ جانے والا
بَجَھنا ۔ بجھانا ۔ پھنسنا ۔ پھنسانا
بَجَھنا ۔ غلوں کے دانوں کا سوراخ دار ہو جانا ۔
بَجُھوتا ۔ بجھارت ۔ باقی بقایا وغیرہ کا حساب صاف کرنا ۔
بَچ ۔ ایک قسم کی جڑی جو بچوں کی دوا کے کام آتی ہے ۔
بَچ لحدی ۔ قبر کے اندر کی دیواریں جن پر پٹوٹ رکھا جاتا ہے ۔
بَچوا ۔ ۱ ایک قسم کی چھوٹی مچھلی جو بہت لذیذ ہوتی ہے ۔
۲ بچے کا مصغر
بَچُوان ۔ اگوا ۔ وہ شخص جو دو شخصوں کے درمیان معاملات طے کراتا ہے ۔
بُچّی ۔ بچی ۔ (شاہ آباد)
بِچھا ۔ بچھو ۔
بِچھاون ۔ بچھونا ، بستر
بِچَڑدا ۔ بے حیا (دربھنگہ)
بِدّر ۔ شریر (رانچی)
بِدھن بِدھن کے دیکھنا غور سے دیکھنا (عو ۔ پٹنہ)
بدھنا ۔ ٹونٹی دار لوٹا (بدھنا سے مشتق ہے)

بَدھوارا ۔ کھیت کا نگہبان ۔
بَدھواری ۔ کھیت کی نگہبانی کی اجرت جو عموماً جنس کی صورت میں دی جاتی ہے ۔
بَدھواہا ۔ دیکھیے بدھوارا
بَڈّی ۔ بڑی ۔ بہت (رانچی)
بَراجی ۔ (بے راضی) دوسروں کی مرضی کے بغیر گیت میں مستعمل ہے "سیرا رجنا براجی چلے آیو جی"
بَرانا ۔ سوکھنا (رانچی)
براری ۔ بواری مچھلی (سارن)
برانٹی ۔ چاول جو بترنی سے مشابہ مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے ۔
بَرَبٹی ۔ بورا ۔ لوبیا (جمشید پور)
بَرتا ہوا منہ ۔ نورانی چہرہ (دیہات ۔ پٹنہ)
بَڑانا ۔ نیند میں بڑبڑانا ۔
بَرّے ۔ ۱ مہاسے ۲ کسم کے بیج
بَرزبان یاد ۔ نوک زبان یاد
بَرگنا ۔ پیتل کا ایک گہرا برتن ۔
برو ۔ بروں ۔ تابع مہمل جو دوا کے بعد بولا جاتا ہے ۔
بروئی ۔ سبزی ترکاری (گیا)
بَرہا ۔ موٹا رسا
بَرہما ۔ ایک جڑی جو مرد کی شکل کی ہوتی ہے (پلاموں)
بَرہمی ۔ ایک جڑی جو عورت کی شکل کی ہوتی ہے (ء)
برھنا ۔ برھنی ۔ بھڑ (پلاموں)
برھنیا چوٹی ۔ چوٹی جس میں دو چوٹیاں مانگ کے پاس سے کانوں کی لو پر سے لا کر اصل چوٹی

جوٹی سے باندھی جاتی ہے (عو)

بَری کے کپڑے - بری کے جوڑے۔

بڑار - کھیت جس میں موری بوتے ہیں۔

بڑانک - وہ جو ٹنکیوں سے مالگزاری لے کر ٹھاکر کو دیتے ہیں۔ (راںچی)

چھوٹا ناگپور میں قانون لگان یہ تھا کہ رعایا سے منڈا تحصیل تھا۔ منڈاؤں سے منکی ٹنکیوں سے بڑانک بڑانکوں سے ٹھاکر اور ٹھاکر سے زمیندار۔

بُڑبک - بے وقوف - بُوبک

بڑسیمہ - ایک قسم کی سبزی جو سیم سے مشابہ مگر اُس سے بڑی ہوتی ہے۔ (عوام)

بڑھنتی - بڑھنا کا حاصل مصدر - زیادتی

بڑھنی - جھاڑو (دہات)

بڑہی - بڑھی

بڑھیارا - قوس قزح جو صبح کو آسماں میں پچھم کی جانب نکلتا ہے مشہور ہے کہ اس سے بارش زیادہ ہوتی ہے۔

بڑی جگہ - اونچی جگہ

بڑی چیز - قرآن شریف (عو)

بڑیری - بَنڈیری - چھپر کے بیچ کی بلی

بڑی گاہی - گاہی پانچ عدد کی ہوتی ہے۔ مگر جب چوبیس گاہوں کا ایک سو شمار کرتے ہیں تو اسے بڑی گاہی کہتے ہیں۔

بڑی گُتنی - جٹھانی (شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی)

بِساہرا - دیکھیے بِرم (مظفرپور)

بسائن - بساند - بسینا رھا - بسہیدا - مچھلی کی سی بو والا یا والی۔

بِستی - غرقی لنگوٹی (دہات)

بِسکھانا - جانور کا دودھ ختم ہوجانا

بسم اللہ - ۱ معنی مشہور ۲ پرندہ کا دل (پٹنہ)

بَسمتیا - ایک پودا جس کے پتے لمبے اور ان میں باسمتی چاول کی خوشبو ہوتی ہے۔ ۲ باسمتی کا مصغر

بَسُہا کاغذ - ایک چھرا کاغذ جو درخت کی چھال سے بنایا جاتا ہے۔ اَرْوَل (ضلع گیا) میں بنتا ہے

بَسَوندھی - خوشبو میں بسی ہوئی رابڑی۔

بُکنا - سفوف کرنا

بَکُوا - ٹیڑھی کھرپی جس سے پیاز وغیرہ کے کھیت سے گھاس نکالتے ہیں۔

بَکھو - ایک خانہ بدوش قوم۔

بَکھوائن - بکھو کی عورت

بَکھُور - سوٴر کے رہنے کی جگہ جو عموماً سُرنگ کی شکل کی ہوتی ہے۔

بَکھُورنا - تھوڑا بھوننا - چاول - بونٹ وغیرہ کو۔

بکھیڑیا - پاکھنڈ - بکھیڑا کرنے والا۔

بکیین - گائے بھینس وغیرہ کی وہ حالت جب بچے کے سیانے ہونے کے بعد دودھ کم ہوجاتا ہے

بگڈول - بے ڈھب (پٹنہ - رانچی)

بگرا - زیادہ مقدار میں (رانچی واطراف)

بگڑمانس ۔ بے ڈھب آدمی (رانچی)

بگھ دلار ۔ (باگھ دلار) شیر کا دلار کسی کو تکلیف دہ طریقہ سے پیار کرنا ۔

بگھ نیند ۔ نیند جس میں آدمی کی آنکھیں کھلی ہوئی ہوں ۔

بگی گاڑی ۔ بگھی ۔

بلانا بلبلانا ۔ گل جانا (عو)

بلاہٹ ۔ بلاوا

بلدرا ۔ بے وقوف (رانچی)

بلری ۔ بھٹے کا وہ حصہ جس میں دانے لگے رہتے ہیں ۔

بل کندری ۔ ایک پودا جس کا پھل پیاز کے مشابہ، پتے ایک ہاتھ لمبے اور دو انگل چوڑے ہوتے ہیں ۔

بلکو ۔ تاڑ کے پتے

بلوئی ۔ ۱؎ لکڑی کا بوجھا ۔ ۲؎ غلے کا بڑا بوجھا

بلگرامی ۔ بڑا شکر پارہ (ایک بلگرامی کی ایجاد)

بلیٹھا ۔ تسوڑے کی محرابی شکل کی لکڑی جس پر پاسی ہنسلی (درانتی) تیز کرتا ہے ۔

ببل داڑھی ۔ بڑی اور گھنی داڑھی ۔

منہ پہ جو لیے پھرتے ہیں جھاڑی کی طرح
خونخوار سی الجھی ہوئی ببل داڑھی
(ایس ۔ جی ۔ ام ۔ بدرالدین عظیم آبادی)

بمکانا ۔ غصہ دلانا

بمکنا ۔ غصہ ہونا ۔ چڑنا

بنا سا پھوٹنا ۔ بنواس پھوٹنا ۔ نکسیر پھوٹنا ۔ (ناک سے خون آنا)

بن پڑنا ۔ بن پڑنا ۔ بن آنا ۔

بن پڑ ۔ قوم ملاح کی ایک قسم ۔

بن پڑنی ۔ بن پڑ کی عورت

بن بھنٹکا ۔ چھوٹی جنگلی مکوہ

بن چرو ۔ (بن جنگل ۔ چرو ۔ چرنے والا) غیر مہذب (دہاتی)

بندا ۔ آویزہ (مٹینہ) ۔ ۲؎ چمکی (رانچی)

بندا ۔ ملاح (سارن)

بندرا ۔ بنڑا (بنا کا مصغر) نوشہ ۔

لچک چلا ہریالا بندرا (گیت ع)

بن دھنیا ۔ بھن دھنیا ۔ مسالا جو ناریل ۔ بھنی ہوئی دھنیا وغیرہ ملا کر محرم میں بنایا جاتا ہے ۔

بنڈا ۔ گندہ (ترکاری) (سارن)

بنڈی ۔ سرکیوں کا گٹھر ۔

بنڈی خانہ ۔ بھنڈی خانہ ۔ مکان کا وہ حصہ جس میں خدمت گار رہتے ہیں ۔ عموماً اس کا چھپر بنڈی کا ہوتا تھا ۔

بنڈیل ۔ (انگریزی بنڈل) ایک گچھے میں بندھے ہوئے سگریٹ کی مانند بٹا نخے ۔

بنگولا ۔ بنولا ۔ روئی کا تخم ۔

بنگیٹھی ۔ بنیٹھی ۔

بن مانک ۔ بن مانس

بنوری ۔ بنانا کا حاصل مصدر ۔ مذمت (عو)

بنیا ۔ بُننا (کپڑا وغیرہ)

بنی ۔ بنیۃ کا مخفف ۔ چھوٹی لڑکی ۔

بواری ۔ ایک قسم کی مچھلی (عربی بوگری ہے)

دیو موتی آپا۔ باجی۔ بڑی بہن۔

بوتا۔ گڑگڑے کے اوپر کی لکڑی کی خرادی ہوئی نلی جس پر چلم رہتی ہے۔

بوتو۔ بکرا جو خصی نہ کیا گیا ہو۔

بوجنا۔ پانی میں ڈالنا۔

بوجھا۔ بڑا گٹھر جو سر پر اٹھایا جاتا ہے۔

بوچھاڑ۔ بوچھار

بودھا۔ بے وقوف۔ بودلا

بورا۔ (۱) لوبیا (ایک قسم کی سبزی) (۲) ٹاٹ کا بڑا تھیلا۔

بورانا۔ شیخی مارنا (رانچی)

بورسی۔ انگشت

بوریا باندھنا۔ بوریا بستر سمیٹنا

بوڑانا۔ بورانا۔ پریشان ہونا یا کرنا۔

بوڑاہا۔ بوڑاہی۔ بورا۔ بوری۔ پاگل

بوڑی۔ کوڑی کا پلا حصہ

بوڑھیا باڑھ۔ بڑا سیلاب جو ۱۹۰۰ء سے بہت پہلے آیا تھا (عو۔ پٹنہ)

بوڑھا بیٹیا یا بیٹی۔ بوڑھاپے کا مارا یا ماری۔ (بددعا۔ عو۔ پٹنہ)

بوڑھیا لگنا۔ کسی کام میں بہت دیر لگنا (عو)

بوکل۔ بوکھل۔ بدحواس۔

بوکلا۔ (۱) ایک قسم کی سبزی (۲) درخت کی چھال

بوکھیا۔ تاڑ کی ڈنڈی کے چھلکوں کی بنی ہوئی ٹوکری

بولانا۔ بوکھلانا۔

بونٹ۔ سوکھا چنا

بونٹ لادنا۔ ناکارہ رہنا۔ ناکام ہونا۔ نقصان اٹھانا (بہار شریف و اطراف)

بوانا۔ برانا۔ نیند میں بڑبڑانا۔

بہتر گھاٹ کا پانی پینا۔ ہر طرح کی صحبتوں کا تجربہ رکھنا (برے معنی میں بولتے ہیں) (عو)

بہراسانپ۔ بہت زہریلا سانپ جو ایک ہاتھ لمبا مٹی کے رنگ کا ہوتا ہے۔

بہشتی۔ بھشتا۔ سقہ۔ پن بھرا۔

بہنا۔ (جانور کا) گابھن ہونا۔

بہن جوائی۔ چھوٹی بہن کا شوہر (عو)

بنگٹ۔ شریر (دیہات)

بنگٹئی۔ شرارت (دیہات)

بہنوت۔ (بہن پوت) (۱) بہن کا بیٹا (۲) نند کا بیٹا۔ (عو)

بہورسی۔ زمین جس میں کاشتکاری ہوتی ہے (عو)

بیا۔ بیا۔ بیج۔

بیانا۔ جانور کا بچہ دینا۔

بیٹا بیٹی۔ ایک کھیل جو پانی میں کھیلا جاتا ہے۔

بیجھی۔ ہنسوا۔ درانتی (سنگھ بھوم)

بے جڑ پیڑ کا درخت۔ بے بنیاد بات (عو۔ ساہیں و اطراف)

بے جنے کا تھیلا۔ بے سبب کسی کام کے لیے فکرمند ہونا۔ (عو۔ پٹنہ)

بے دھوائی۔ بیگر دھوائی۔ بے کار (رانچی)

بیڑا لگانا۔ دھان کی بندھی ہوئی آنٹی لگانا (رانچی)

بیسٹر۔ ناک کی کیل
بے کا رگے پھنسنا۔ پریشانی میں مبتلا ہونا کہ چھٹکارا نہ ہوسکے۔
بیگا۔ بیماریوں کا علاج کرنے والا۔ (پلاموں)
بیگاری۔ بیگار۔ مزدوری
بیلا بچاڑ۔ لٹو کا ایک کھیل جس میں ہارنے والے کا لٹو گوبنج مار کر پھاڑ دیا جاتا ہے۔
بیلا لے جانا۔ سبقت لے جانا۔ بازی مارنا ؎

رہے نوری و ناری دونوں حیراں
جو بیلا لے گیا یہ جسم خاکی

(عبدالغنی شمس کراپرساوی)

بیل ہٹا۔ گائے بیل وغیرہ کی ہاٹ
بیلنا بیلنا۔ مشکوں کو جھیلنا (شمالی مونگیر)
بے تلے فلے۔ بلا فی الشر۔ بے سبب (عو)
بیمنت۔ وہ ڈائن (جادوگرنی) جو سحر کرتی ہے مگر سحر کا اثر زائل نہیں کرسکتی۔
بیمنت لگنا۔ بیمنت کے اثر سے بیمار پڑنا یا کوئی اور نقصان سہنا۔ (عو)
بینگ۔ مینڈھک
بینگ اچھلانا۔ بازو کو چٹکی سے مسل کر اس کے قریب ہاتھ سے مارنا جس سے وہ حصہ پھول جاتا ہے۔
بینگجی۔ مینڈکی
بیونچ۔ موچ
بیہونا۔ بیہونی۔ بے ہنرا۔ بے ہنری۔ بدنصیب (عو)

بیہن۔ بہن۔ بیج
بیل۔ بل۔ چوہے، سانپ وغیرہ کا سوراخ۔

بھ

بھات۔ ابالے ہوئے چاول۔ خشکہ
بھات دال کا نوالہ۔ معمولی سی بات۔ آسان کام۔
بھاٹا۔ ۱۔ بیگن (سارن) ۲۔ معنی مشہور
بھارا۔ اونچی دیوار اور چھت بنانے کے لیے راج اور مزدور بانسوں کو باندھ کر ان کے اوپر تختوں کا مچان بناتے ہیں۔
بھاڑا۔ ۱۔ چاول رکھنے کی کوٹھی مٹی کی بنی ہوئی ۲۔ بڑا ٹھرا (سارن)
بھال۔ بھالو۔ ریچھ
بھانجنا۔ ۱۔ لاٹھی یا کسی ہتھیار کو قاعدے سے گھمانا ۲۔ ڈینگ مارنا۔
بھائی بٹ۔ کسی جائداد کے شرکاء میں آپس کی تقسیم
بھبھلا۔ موٹی عورت (رانچی)
بھبنھل مٹی۔ جسم کا ڈھیلا پن اور پھیلاؤ جس سے قبل از وقت نمو ظاہر ہوتا ہے۔ (عو)
بھت منجھا۔ بھات کا بنا ہوا منجھا
بھتوا۔ بھتوا کنہڑا۔ بھوا۔ پیٹھا۔
بھٹ۔ کالا بھٹ کالا کالا کے بعد بطور تابع بھی بولتے ہیں۔

بھٹ جانا۔ خستہ ہو جانا (دیوار وغیرہ کا)
بھٹ کوئیاں۔ بن کٹکا (چھوٹی گوہ)
بھٹیارن۔ بھٹیاری
بھجیتا۔ تقریب انجام کرنے والا عموماً دولہا یا
دلہن کا باپ۔
بھجیتن۔ بھجیتا کا مونث۔
بھجنگا۔ (۱) بھجنگا۔ جرکوا (مشہور پرندہ) (۲) کالا۔
بھدیس گاؤں۔ (بھدا دیس) غیر مہذب گاؤں۔
بھرتا۔ بھرتا۔
بھرک جانا۔ زیادہ تاؤ سے تمباکو کا قبل از وقت
جل جانا۔
بھرماتما۔ (بھرم آتما) معزز (ع)
بھری شام۔ شام کا وقت جب دونوں وقت
ملتے ہیں۔
بھڑبھوڑ۔ جس کے ہاتھ سے برتن بہت ٹوٹتے ہیں۔
بھڑکانا۔ بھڑنا (دروازے کا)
بھسٹل۔ بھسٹل۔ بھاری بھرکم۔ بدصورت آدمی۔
بھسنا۔ پانی سے بھر جانا۔
بھگ ٹھگنی۔ جگنو (کیڑا)
بھکرا سیندور۔ سیندور کی ایک قسم۔
بھکڑا۔ ایک قسم کی مچھلی
بھکندر۔ بھکندھر
بھکوا۔ بے وقوف
بھکول۔ خبیث، سخت بدشکل اور ڈراونا
بھکڑ ملو۔ بے ڈھب آدمی (رانچی)

بھگیڑ۔ بھگدڑ۔
بھمبھل۔ بھوبل
بھنبھوڑنا۔ بھنبھوڑنا نوچنا
بھنجانا۔ بھنجلانا۔ بھنانا (سکوں کا)
بھنجت۔ پیسے جو صراف روپے بھناتے
وقت لیتے ہیں۔
بھنجیا۔ تلی ہوئی سبزی۔ تلاجی بھجیا۔ بھاجی۔
بھنڈار کونا۔ اتر پچھم کا کونا۔ ہنود بھنڈار گھر اسی
کونے میں بناتے ہیں۔
بھنڈاری۔ وہ آدمی جو آدی باسیوں کو جلسوں
کی شرکت کے لیے بلاتا ہے (رانچی)
بھنڈول۔ درہم برہم
بھنگانا۔ بھگونا۔
بھنسار۔ بھاڑ۔
بھنواری۔ پل کے نیچے کی محراب
بھوآ۔ (۱) پیٹھا، (۲) بھبھوندی (۳) ایک کیڑا
جس کے جسم پر بال ہوتے ہیں۔
بھوڑا۔ بسنتی شکر۔ بھورے رنگ کی باریک شکر
بھوس۔ گھوس، بڑا چوہا۔
بھوکلا۔ چھوٹے چھوٹے نالے جو بن سے
نکالے جاتے ہیں۔
بھونا۔ بھنا ہوا چاول یا چنا وغیرہ
بھونیٹ۔ بے وقوف۔
بھونٹا۔ پوال کے باریک ٹکڑے جو اوپلوں
میں ملائے جاتے ہیں۔

بھونڈا۔ بھونڈو۔ بھونڈل۔ بھولا
بھوں مٹکانا۔ آنکھ مٹکانا۔
بھونی مرغی اڑانا۔ مبالغہ کرنا۔
بھوہم ۔ سوراخ (سارن)
بھوئیاں۔ ایک پست قوم
بھوئیں سیمہ۔ ایک قسم کی چھوٹی سیم
بھیہو۔ چھوٹے بھائی کی بیوی۔
بھیتر گھنا۔ جو دیکھنے میں سادہ مگر حقیقت میں بڑا فریبی ہو۔
بھیٹ۔ ناہموار کھیت جس میں ربیع بوتے ہیں۔
بھیٹ۔ چھوٹے چھوٹے سفید دانے جو گل نیلوفر سے نکلتے ہیں۔ ان کی لائیاں بنتی ہیں۔
بھیثنا۔ سیاہ بھنورا
بھینسر۔ جیٹھ۔ شوہر کا بڑا بھائی
بھیارا۔ بھائی چارہ
بھیاری۔ پنچایت۔

پ

پاپا بسکٹ۔ پاپے۔ پھولا ہوا بسکٹ (رانچی)
پاتیری۔ کڑی چھت یا چھپر کے نیچے کی
پاتھا۔ ہل کا ایک حصہ
پاتا۔ ہل کا ایک حصہ۔ لکڑی کا اوزار جس سے کھیت برابر کرتے ہیں۔
پاٹھی۔ پٹھ۔ پٹھور۔ بکری کا مادہ بچہ۔
پاڑ کرنا۔ چرانا۔

پاڑھ۔ ساری کا رنگین کنارہ
پاڑی۔ پاڑا۔ چھوٹا کھیت
پاگھر۔ پاگڑ۔ جگالی
پالٹ۔ وہ کپڑے جو لڑکی کو جہیز میں دیے جاتے ہیں۔
پالکی رکھا جانا۔ شکست کھانا۔ عاجز ہونا۔
پالکی گاڑی۔ بگھی
پالو۔ ہل کا پال
پانجا۔ وہ گٹھر جسے بغل میں دبا کر لے جاتے ہیں۔
پانجر۔ پانجر۔ پسلی
پان تماکو۔ پان زردہ
پانکا۔ پانک۔ مٹی اور ریت جو سیلاب کے بعد زمین پر رہ جاتی ہے۔
پانکھ۔ پنکھ
پانگنا۔ تاڑ کے پتے کو کاٹ کر ڈنڈی سے الگ کرنا۔ (دیہات۔ پٹنہ)
پانی پلانا یا پلا مارنا۔ پریشان کرنا
پاؤ بھر بھات۔ پاؤ بھر دانہ۔ کھانے کا سہارا۔
پاؤں بھری۔ پچھل پاؤں۔ چڑیل
پاؤں کا اندھا۔ جس کو اس کا احساس نہ ہو کہ جوتا اپنا ہے یا دوسرے کا۔ چھوٹا پاٹا۔
پاہو۔ بے وقوف۔ مزاحیہ لفظ ہے (پٹنہ)
پپٹ۔ پپڑی۔ پتلا اور آسانی سے ٹوٹنے والا۔
پپڑی۔ چھوٹی مرغ چونچی (بہار شریف)
پپتر۔ سرپتا۔ سرکی کا پتا (سارن)

پُتلی - ہنڈویا - چھوٹی ہانڈی (سارن)

پتلائن - پیتل کے مزے سے مشابہ

پتلکھیا - دُبلا پتلا۔ پیا ہے پتلکھیاری مائی ارج (عرض) مری مان (گیت) (عوام)

پت مُردا - جس کی پت مری ہوئی ہو۔ منضبط و تحمل والا۔ جو دیر تک ایک کام میں لگا رہ سکتا ہو

پتوڑا - پیازو - بڑی پھلکی جس میں پیاز کاٹ کر ملائی گئی ہو۔

پتول - بانس کے پتے (دہات۔ پٹنہ)

پتولا - گنے یا اوکھ کے پتے (دہات۔ پٹنہ)

پتھر چور - گول گودے دار پتا۔ جس کا استعمال سنگ مثانہ کو تحلیل کرتا ہے۔

پتھلوٹی - پتھروٹا - پتھر کے بنے ہوئے برتن۔

پتھیا - ٹوکرے کی ایک قسم (سودھی و اطراف)

پتنی - ۱ کندے کا باریک اور نرم حصہ جو موٹے حصے سے چھوٹتا ہے (بہار شریف)

۲ ایک قسم کا کیڑا جو غلے کو برباد کر دیتا ہے

پتا - پتا - ۱ بڑی مونچھیں ۲ کانوں تک کی زلفیں۔

پٹپٹانا - ۱ مارے مارے پھرنا۔ ۲ بہت مارنا۔ (دہات۔ پٹنہ)

پٹپٹیا - ۱ ایک پودا ایک فٹ لمبا۔ اس کی چھوٹی پھلی کو تر کر کے آفتاب کے سامنے رکھنے سے پھٹ کر "پٹ" سے بولتا ہے۔ ۲ ایک آتشبازی ۳ پوتام کا ایک حصہ جو دوسرے حصے میں پہنانے سے "پٹ" سے بولتا ہے۔

پٹپڑی - کنپٹی کا حصہ جو جبڑوں کی ہڈیوں اور آنکھوں کے کونوں سے ملا ہوا ہوتا ہے۔

پٹ وِل - تختہ یا پتھر کی سل جو دروازے کے اوپر خلا کو بھرتے اور دیوار کو مکمل کرنے کو رکھی جاتی ہے۔

پٹس - ایک کانٹے دار درخت جس میں چھوٹے چھوٹے نیلے پھل ہوتے ہیں۔ (رانچی)

پٹ - بچہ، نوجوان، مرغ اور دوسرے پرندوں کیلئے مستعمل ہے۔

پٹنا - سینچنا
پٹانا - سینچنا } ٹکسالی زبان میں پٹنا، پٹانا قلیل الاستعمال ہے۔

پٹوا - پٹ سن۔

پٹھ دینا - اُبھارنا

پٹھرو - پٹھ (بکری کا نر بچہ)

پٹھی - پہیے کے بیچ کا سوراخ

پٹور کر دینا - مار مار کر ختم کر دینا۔ (دہات)

پٹونی - پٹاون - پٹانا کا حاصل مصدر۔

پٹیا - ڈوری مچھلی (سارن)

[پچاوا - پڑاوہ]

پچپچر - پچپچر -

پچ میر - پنج میل، پانچ یا کئی قسم کی مٹھائیوں کا مجموعہ

پچوانسا - (پنچ ماسہ) ایک رسم جو پہلے حمل کے پانچویں مہینے ادا کی جاتی ہے اس میں فاتحہ کی جاتی ہے اور دعوت۔

پچھانہہ - پچھاں - پچھم - (مغرب)

پچھانہیں - پچھائیں - پچھم کا۔

پچھ لگوا۔ پچھ لگو۔ وہ جو ہر وقت کسی کے پیچھے پیچھے رہے۔
پدرا۔ پیدا۔ بڑی ٹڑیا۔
پردائیں۔ (پیر دآہنی) وہ ہنسوا جس کو پیر کے
نیچے دبا کر مچھلی وغیرہ کاٹتے ہیں۔
پرم ۔ وہ سوت جو تار کی آنٹی کے بونے سے نکلتی ہے۔
ے اکٹھا جو کرتے ہیں چن چن کے آنٹھی
تو اک روز اس میں پرم دیکھتے ہیں
(بلاغ بہاری)
پرکٹا۔ چالاک۔
پرگا۔ گڑہے کے اوپر کی مینڈھ جس پر بیج بوتے
ہیں۔
پرمد۔ ترئی۔ (عوام۔ پٹنہ)
پروئیا۔ پُروا۔ پورب کی ہوا۔
پریا۔ بڑیا۔
پریانی۔ کانٹا۔ سونا یا جواہرات تولنے کا چھوٹی ترازو۔
پرینا۔ پیٹوا (سارن)
پریشاں حواس۔ پریشاں خاطر۔ بوکھلایا۔
پڑانا۔ پڑنا کا متعدی مثلاً پانی پڑانا (پانی ڈالنا)
رنگ پڑانا (رنگ کھیلنا)
پڑتی۔ پڑیت۔ زمین جس میں کوئی فصل بوئی
ہوئی نہ ہو۔
پس کٹیا۔ ٹوکری کی ایک قسم (مشرقی پٹنہ)
پساؤ۔ پالتو
پسنگا۔ ۱ پسنگا۔ پنگھا۔ پاسنگ۔ ۲ وزن جو
ترازو کے پلوں کو برابر کرنے کے لیے رکھتے ہیں۔

پسنگا چڑھنا۔ ترازو کے پلڑوں کا اونچا نیچا ہونا۔
پسنگی۔ ۱ رسی جس کو پاسی پاؤں میں پھنسا کر
تاڑ پر چڑھتا ہے۔ (پٹنہ) ۲ آگ جو بچہ
پیدا ہونے کے بعد زچہ خانہ کے دروازے
پر روشن کرتے ہیں۔ (سارن)
پسنینا۔ ۱ پاسی کی عورت۔ پاسن کی تصغیر
۲ سُرخ رنگ کا ایک پھول جس کا درخت
بلند اور پتے املی کے پتّوں سے مشابہ ہوتے
ہیں (انگریزی گولڈ مہر فارسی میں گل مُہر)
پکٹھانا۔ پھل کا پورا پک جانا۔
پکچی۔ اروی (مشہور ترکاری) دگیا۔ راچی)
پکھلاوا۔ پکھلایا (کھانے کی ایک مشہور قسم)
پکھوارا۔ دو ہفتوں کی مدت۔ ماہ نو سے ماہ کامل
تک یا اس کے برعکس۔
پگار۔ ۱ انگ کا بالائی حصہ (پٹنہ) ۲ اونچی
زمین (پٹنہ) ۳ گنّے کے پتّوں کے
اوپر کا حصہ (دربھنگہ)
پگڑی اچک لینا۔ ۱ کسی کو ذلیل کرنا ۲ محروم کرنا۔
پگھسی۔ دیکھیے پسنگی ۱ (سارن)
پگھا۔ پگا۔ گپھا۔ نواری کی رسی
پلاکی۔ پالک (ساگ)
پلٹے پاؤں۔ اُلٹے پاؤں جاکر فوراً واپس
پلُو۔ درخت کی ٹوٹی ہوئی شاخ۔
پلوُ۔ کپڑا۔
پلٹی۔ پلی۔ لوہے کا گول چمچہ جس سے تیل نکالتے ہیں۔

پلنڈا۔ پُلندا۔
پلینگ ۔ ایک قسم کی زرد رنگ چڑیا۔
پلوتی۔ کھجور کی شاخ کا حصہ جہاں تک پتے ہوتے ہیں۔
پلہی چمکنا۔ (پٹنہ) پلہی کا پینا (رانچی) پلہی اصل میں پلیٹی ہے یعنی تلتی تلتی کا چمکنا یا کانپنا۔ خوف زدہ ہونے کی علامت۔ لہذا اس محاورہ کے معنی ہیں خوف زدہ ہونا۔
پلیتھن میں پھنسنا۔ نقصان اٹھانا۔
پمبھو۔ بے وقوف
پَن۔ ۹۶ عدد کا مجموعہ۔ اُپلوں کے لیے بولتے ہیں۔
پَنتا وا۔ پنتُوا۔ گلاب جامن (مشہور مٹھائی)
پنٹیل۔ (انگریزی پن ٹیل) پن کی سی دم والا۔ ایک چڑیا جس کی دم پن کی سی نوکیلی ہوتی ہے۔
(ترہت)

پنجڑا۔ پنجرا قفس
پنجرنیا۔ پانچ رانوں کے برابر۔ رانوں سے مشابہ عضو جو مرغوں کے سینے کے پاس رہتا ہے۔
پنچولا۔ پنچورا۔ مٹی کا بدھنا جس کا پیندا اور کنکھا نیچے ہوتا ہے۔ کنکھے سے پیندے تک نلی ہوتی ہے۔ سیدھا کرکے پانی بھرتے ہیں اور الٹ دیتے ہیں۔ اس کو "مغفل حیراں" بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریف)
پنجولی۔ پان رکھنے کی ٹوکری جس پر رنگین کاغذ منڈھا ہوا ہوتا ہے۔ اس پر ڈھکن بھی ہوتا ہے، شادیوں میں ساچق کے ساتھ پان اسی میں رکھے جاتے ہیں۔
پَن چھتی۔ پرچھتی۔ وہ چھپر جو کچی دیوار پر پانی کی چوٹ سے بچانے کے لیے ڈالے جاتے ہیں۔
پَنڈرخ۔ پَنڈُرق۔ پنڈخی۔ پنڈک، فاختہ۔
پنساہا۔ چھوٹی چیچک کی ایک قسم۔ انگریزی چکین پوکس۔
پن سوکھا۔ (پانی سوکھنے والا) قوس قزح جو پورب میں نکلتا ہے۔ مشہور ہے کہ اس سے بارش رُک جاتی ہے۔ (پٹنہ و اطراف)
پنکاہا۔ جلد رُو دینے والا (پٹنہ۔ رانچی)
پنکاین۔ پنکیتھا۔ پانک کی سی بو رکھنے والا۔
پنگ رُونا۔ جلد رُو دینے والا (رانچی)
پنکَوّل۔ پنکوا۔ سیاہ رنگ مرغابی جس کی چونچ نکیلی ہوتی ہے۔
پن کھجور۔ پنڈ کھجور (پنجابی) نر کھجور
پُنگ جانا۔ کامیاب ہو جانا۔
پُنگانا۔ شکایت پہنچانا۔
پَنوَرا۔ پنیالا (پھل) (رانچی)
پنیاہا۔ پانی کا سا، رقیق
پنیاہی۔ پنیاہا کا مونث۔
پُوآ۔ پُوا۔ مدا سنپولیا سانپ کا بچہ مدھ کیلی (رانچی)
پُوتھا۔ پوٹا۔ تھیلا۔ توشہ۔
پُوتھ پُورا کرنا۔ جیوں توں کر کے کام انجام دینا۔
(پٹنہ)

پُوٹا۔پُوٹل ۔ پوٹل (چھوٹا ناگپور)
پُوٹری ۔ ۱ لم چھیا (چڑیا) ۲ پوٹلی ۔
پُوٹھور۔ بڑی پوٹھیا ۔
پُوٹھیا ۔ ایک قسم کی چھوٹی مچھلی ۔
پُوڑکی ۔ فاختہ (رانچی)
پُوکھر۔پوکھرا ۔ ۱ جھیل ۲ تخت جس پر نوشاہ کو کھڑا کر کے شربت پلایا جاتا ہے (عو ۔ پٹنہ)
پُونج ۔ نواری کا انبار جو گول ہوتا اور اس پر نواری کی آنٹیاں گول چھپر کی طرح رکھی جاتی ہیں۔
(بہار شریف)
پونٹریا ۔ ناچنے والا (دیہات ۔ پٹنہ)
پونگا ۔ siren کسی انجن یا مشین سے نکلنے والی زور کی آواز جس سے لوگ متنبہ کیے جاتے ہیں ۔
پونہسل ۔ دیکھیے پردائیں (سارن)
پونیا ۔ وہ پیشے والے جن کی ضرورت سبھوں کو ہوتی ہے ۔ (دیہات ۔ پٹنہ)
پہان ۔ آدی باسیوں کا پروہت (رانچی)
پہٹنا ۔ بڑی لکڑی کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا ۔
(دیہات ۔ پٹنہ)
پہر وار تاڑی ۔ وہ تاڑی جو منہ اندھیرے اُتاری جاتی ہے ۔
پہرُویا ۔ فصل کو پہلی بار روپنے کا تہوار (دیہات ۔ پٹنہ)
پہلام ہونا یا کرنا ۱ تعزیہ سہرو غیرہ کا دفن ہونا یا کرنا ۔ ۲ برباد ہونا یا کرنا ۔
پہلانا ۔ پلہانا ۔ بچوں کو لوری دے کر بہلانا ۔

پیار ۔ چرونجی کا پھل
پیال ۔ دیوار سے مشابہ ایک قسم کی لکڑی ۔
پیاؤ ۔ ایک قسم کی مٹھائی جو بالوشاہی سے مشابہ ہوتی ہے ۔
پیاؤ کی ٹکیا ۔ دیکھیے پیاؤ (سہسرام)
پینتانا ۔ پائینتی ۔
پیٹ میں گھرچی ہونا ۔ پیٹ میں گن بھرے ہونا باطن میں شرارت کا ہونا ۔
پینپچنا ۔ غلے کو سوپ میں رکھ کر داہنے بائیں حرکت دے کر دوسری چیزوں کو نکال دینا ۔
پیر کی ڈوری لگنا ۔ کسی بزرگ کے مزار کی زیارت کے ارادے میں کامیاب ہونا ۔ (عو ۔ پٹنہ)
پیٹرنا ۔ پیلنا ۱ دانے سے تیل نکالنا ۔ ۲ پریشان کرنا ۔
پیسار ۔ ایک قسم کا درخت ۔
پیک تھوکنی ۔ اگالدان (عوام)
پیکڑ ۔ (پے = پیر + کڑا = کڑا) تاڑا جو محرم میں پنڈلیوں میں باندھتے ہیں ۔
پیول ۔ انگریزی pave سے مشتق ہے ۔ زمین کا فرش جو اینٹوں یا پتھروں کی چوکھٹی ہو کو بچھا کر اور جوڑ کر بنایا گیا ہو ۔
پَیَن ۔ چوڑا اور گہرا نالا جو ندی سے کھیتوں میں پانی لانے کے لیے کھودا جاتا ہے ۔
پینی ۔ دیکھیے پتی (چھوٹا ناگپور)
پینگھا ۔ پینگ ۔

پینگھی۔ پینگ۔

پھ

پَھاٹ۔ ڈٹاڑ
پَھانسل پھنسوا۔ درانتی۔ (سنگھ بھوم)
پُھٹانی۔ غرور۔ شیخی۔
پَھٹاچُٹا۔ پھٹا اُدھڑا
پُھٹکا۔ پُھٹکل۔ ایک قسم کا پتا جو ابتدائی نمو کی
حالت میں ساگ کے طور پر کھایا جاتا ہے۔
پُھٹکنیا۔ دیکھیے بن پھٹکا (رانچی)
پُھٹکت۔ پھٹکل خرید و فروخت جس میں سے
ہر ایک کا دام الگ کیا جائے۔
پَھٹہا۔ بے حجیب۔ بے حیا۔
پُھٹہا۔ بھونا چنے وغیرہ کا۔
پَھٹونڈا۔ پھٹے ہوئے دودھ کا کھویا
پھچکا باندھنا۔ پاجامے کو ازاربند کے بغیر کس
کر کمر میں کھونس لینا۔
پُھچکا۔ چھوٹی پوریاں جن کے اندر تلے ہوئے
چنے اور نمک مسالا ملا ہوا پانی ڈال کر کھاتے ہیں۔
پچکاری۔ پچکاری۔
پھرچھیا۔ پھرچا ۱ پوٹھینا
پھرچلنا۔ بہت سیاحی کرنے والا
پھرکا۔ تاڑ کی ڈنڈیوں سے الگ کیے ہوئے
(مشرقی پٹنہ)

پھرکاسی } گمڑ پھانسی
پھرکواسی } پھنسڑی۔ پھندا
پھکڑاسی } گرا پھسلنے والی
پُھرکی۔ دھرگی کا بیسواں حصہ
پَھڑہی۔ مُرمُری۔ بھنے ہوئے چاول جو پھول جاتے ہیں
پھسپھسا۔ پُھسپُھسا
پُھسڈی۔ پھسڈی۔ پھسڈی۔ کمزور۔ ذلیل
پُھستی۔ دانت کا میل
پھکٹ۔ باتوں کو بڑھا کر بولنا۔
پھکٹیا۔ پھکٹ کرنے والا۔
پھکراہن۔ پُھکراہند۔ پُھکراندا۔ بکرے کی
بو سے مشابہ۔
پھکیر۔ جال جس کو پھینک کر مچھلیاں پھنساتے
ہیں۔
پُھلانا۔ (۱) پھولنا کا متعدی (۲) پھول کا کھلنا
پُھل بنسا۔ (پھول سا بانس) پتلا بانس۔
پُھل پھلہری۔ پھل پھلیری۔ پھل پھلاری
پُھل جھاڑو۔ دیکھیے سار پُھچنی۔
پُھل چنگیر۔ چاندی کی چنگیری جس پر نوشاہ
کے آگے پھول رکھے جاتے ہیں۔
پھلسا۔ پھرسا (ایک ہتھیار)
پَھلک جانا۔ پھیل جانا۔
پُھل کوبی۔ گوبھی۔ گوبھا۔
پُھل متی۔ چھوٹی چیچک۔
پھلوڑی۔ پھلکی۔

پھلی۔ ٹخنے اور اڑیوں کے درمیان کی جگہ۔
پھلیا۔ پوتڑا۔
پھلیا۔ ۱۔ سیاہی جو دھوئیں سے جم جاتی ہے۔
۲۔ پھول سے مشابہ چیز جو تاش سے نکلتی ہے۔
پھنگا۔ بھنگا۔ پتنگا۔
پھنگی۔ بھنگیڑا۔ چھوٹا پتنگا
پھوآ۔ پھوپھی
پھوپھو۔ پھوپھی
پھوچڑ۔ پھوسڑا۔ پھونچڑا۔
پھوٹا ڈھول۔ وہ جو ہر راز کو مشہور کر دیتا ہے۔
پھوڑی۔ ½ بوڑی
پھولا۔ پھونکا۔ پھپھولا۔ چھالا۔
پھوپھیانا۔ پھنکارنا۔
پھوہی۔ پھوئی، پھوہار
پھہوا۔ پھویا۔ چھوٹا بچہ۔
پھیدا۔ تاڑ کا پھل جس سے کویا نکلتا ہے۔
پھیٹا۔ پگڑی (دہات)
پھینس۔ پھینس۔ پیوسی۔ گائے بھینس کے بچے جننے کے چند دنوں بعد تک کا دودھ۔
پھینی۔ کھاجا یا کھیلا یا جو گول اور بڑا ہوتا ہے۔ (بہار شریف)

ت

تاج خانی۔ چاول کے آٹے کی بنی ہوئی مٹھائی جو گنگنے سے مشابہ ہوتی ہے میں بنتی

ہے۔ (پٹنہ و اطراف)
تاڑنا۔ بھونے ہوئے غلے کو دیگچی میں رکھ کر تھوڑا جوش دے کر اتار لینا (دہات۔ پٹنہ)
تالم تول۔ (طالم۔ طول) جوڑ توڑ۔ برابر (عو۔ پٹنہ)
تامی۔ تانبے یا پیتل کا گھڑا۔ جو پیندے سے اوپر تھوڑی دور تک ڈھلواں۔ پھر تھوڑی دور تک سیدھا۔ پھر گردن تک ڈھلواں ہوتا ہے اس کے اوپر چھا کنگھا ہوتا ہے۔
تانا پڑیا کرنا یا لگانا۔ تانا باکرتے پھرنا۔ بار بار آنا جانا۔ (عو۔ پٹنہ)
تانی گھرنی۔ تانا بانا کپڑے کا،
تائید۔ ۱۔ کیل کا محرر ۲۔ معانی مشہور۔
تباکھیر۔ گھونگھے کا انڈا (بہار شریف) (قلیل الاستعمال ہے)
تتارنا۔ کپڑے کو گرم پانی میں ڈبو کر بدن کو اس سے سینکنا۔
تتاس۔ مرچ کی تیزی۔ جھال۔
تتائن۔ مرچ کی سی بو رکھنے والی چیز
ترمتر۔ تتر بتر
تترانا۔ تتلانا۔
تتڑاہا۔ توتلا۔
تتکدوا۔ تلخ کدو۔
تتکی۔ چھوٹی انگاری جو جلتے ہوئے تنکے کی نوک پر رہتی ہے جس کی چنگاریاں چھوٹتی ہیں۔

تَہرا۔ تانبے کا گھڑا جس کی گردن لمبی کنکھا چوڑ اور اس کے اوپر پانی ڈھالنے کے لیے نالی بھی ہوتی ہے۔

تلیانا۔ چھپانا (رانچی)

تَرارہ۔ ترتیرا۔ پانی کا دھار باندھ کر ڈالنا۔

تَرازہ۔ سالن کا ٹکڑا۔

ٹیریا۔ حریرہ

ترک توپ۔ (ترک = مسلمان + توپ = ڈھوپ = ڈھیر) مسلمان کی قبر (مان بھوم)

ترکوا۔ تل۔ گوہڑی۔ امرلتا (سارن)

ترقی پر آنا۔ پروان چڑھنا۔

ترمتی۔ ترمتی (ترکی) سکرہ۔ بہری

ترنجہ۔ لیموں کا عرق، پیاز کے لچھوں وغیرہ کا مرکب

تروئی۔ بہت چھوٹا اور ایک بالشت اونچا مونڈھا جس پر حلوائی خوانچہ رکھتے ہیں۔ (پٹنہ)

تریانا۔ نتھرانا۔ چاول کو پانی میں ڈال کر ہلا کر صاف کرنا۔ (عو۔ پٹنہ)

تریرا۔ ۱۔ ترتیرا۔ پانی کا دھار باندھ کر ڈالنا ۲۔ چھوٹی لکڑی جو مچھلی کی ڈور کے ساتھ بندھی ہوئی تیرتی رہتی ہے۔

تڑبنا۔ (تڑ = تاڑ + بنا = بن = جنگل) وہ جگہ جہاں تاڑ کے درخت کثرت سے ہوں۔

تڑپانا۔ ۱۔ کسی کو چھڑانا۔ ۲۔ معنی مشہور۔

تڑپنا۔ ۱۔ پھاندنا ۲۔ بے قرار ہونا۔

تڑبھڑ۔ تڑ بڑ ۱۔ جلد جلد ۲۔ بے قرار ہو کر (عو)

تڑنا۔ لٹو کے کھیل کی ایک اصطلاح

تڑیل۔ تاڑی والا۔ تاڑی باز۔

تسلا۔ پیتل کی چوڑی دیگچی۔

تصرفی۔ وہ کھانا جو شادیوں میں نوکروں کو دیا جاتا ہے۔

تگڑ۔ تگڑا۔ گھبر۔ متھا

تگی۔ نیا۔ تاش کا تین کا پتا۔

تل۔ ۱۔ معنی مشہور ۲۔ اصطلاح زمینداری میں بلو ریوڑی۔

تل پپڑی۔ پپڑی جس پر تل چھنٹا ہوا ہوتا ہے۔

تل فل۔ غصہ میں بھرا ہوا۔ (عو۔ پٹنہ)

تل کھری۔ ترکوا۔ امرلتا۔

تل گگرا۔ تیل + گگرا۔ ایک قسم کی سبز رنگ مچھلی۔

تلنگی۔ کنکیا (لکھنو) کنکوا (دہلی)۔ پتنگ۔

تلنگی کاٹنا۔ پتنگ بازی جیتنی۔

تلوا۔ گزک تل کا بنا ہوا لمبا ٹکٹ۔

تلوانسی۔ بلو تل (اصطلاح زمینداری)

تل ہتھی۔ (تل = نیچے + ہتھی = ہاتھ) کفِ دست۔ ہتھیلی۔

تلہن۔ تخم جس سے تیل نکالا جاتا ہے۔

تلہنڈا۔ (تیل + ہنڈا = ہانڈی) تیل رکھنے کا برتن۔

تلہنڈے تلے یا گھاٹ چلے جانا۔ نقصان اٹھانا۔

تمائن۔ تانبے کا مزار رکھنے والا یا اس سے مشابہ۔

تُمولی ۔ تمبولی

تمولن ۔ تنبولن ۔ تنبولن

تم گھیلا ۔ تانبے کا گھڑا ۔ ٹبکی (شمالی مونگیر)

تمہیڑی ۔ چھوٹی تامی ۔ بٹلوہی

تن پتیا ۔ ایک گھاس جس کے ڈنٹھل میں تین پتے ہوتے ہیں ۔ مزہ کھٹا ہوتا ہے ۔ کپڑے پر سیاہی یا رنگ گر جائے تو اس سے صاف ہو جاتا ہے ۔

تن چٹیا ۔ تین چوٹیاں ملی ہوئی ہوتی ہیں ۔ کانوں کے پاس کی چوٹیاں اصلی چوٹی سے ملا کر باندھی جاتی ہیں ۔

تن کونیا ۔ تکونیا ۔ مثلث

تنی ۔ چوکھٹی چرخی جس پر دھاگا لپیٹتے ہیں ۔ (رانچی)

توآ انڈا ۔ انڈا جس کا چھلکا نرم اور باریک ہوتا ہے ۔

تو تکا ۔ تو تو میں میں

تو جگہ چاہیے ۔ اس کا موقع نہیں ہے

تورا طوفان ۔ ہنگامہ ۔ شور و غوغا (عو)

توڑ پھوڑ ہونا ۔ بے قرار ہونا (عو ۔ پٹنہ)

توا ۔ بڑے منھ کی چوڑی ہانڈی جس میں دہی رکھا جاتا ہے ۔ (در بھنگہ)

تہری ۔ تہری ۔ پلاؤ ۔ جس میں آلو ڈال کر پکاتے ہیں اور ہلدی سے رنگ دیتے ہیں ۔ پنجاب میں آلو کے بجائے گوشت ڈالتے ہیں ۔

تہیانا ۔ تہہ لگانا ۔ تہہ کرنا ۔

تیبٹر ۔ تین تہہ کیا ہوا ۔

تیتر بیتر ۔ تتر بتر ۔ منتشر

تیتنا ۔ سردی سے متاثر ہونا ۔ گیلا ہونا ۔

تیر بہکنا ۔ راستہ چلتے ہوئے سمت بھول جانا

تیر کمپا لگانا ۔ کامیابی کی تدبیر اختیار کرنا

تیسرے روز ۔ ترسوں ۔

تیسی ۔ السی ۔

تیل پھرنا ۔ جگر کا صاف ستھرا ہونا ۔

تیلن ۔ تیلن (تیلی کی عورت)

تینجا ۔ تمباکو کا پتا جو پہلے دو پتوں مورہن اور دوبجا کے توڑنے کے بعد نکلتا ہے ۔

تھ

تھارا ۔ بڑی تھالی (رانچی)

تھپکا ۔ اچکا (پتنگ کا) (رانچی)

تھتھر سانپ ۔ (۱) ایک قسم کا سانپ جو ایک جگہ بیٹھا رہتا ہے (۲) سندی آدمی

تھتھر ہونا ۔ اپنی بات پر اڑا رہنا ۔

تھکیا ستارہ ۔ کچ پچیا ۔ ستارہ ثریا (مشرقی پٹنہ)

تھکم فضیحت ۔ تھکا فضیحت ۔ گالی گلوج ۔ جیسے میں بیل تھکم فضیحت ہے ۔

تھلتھل ۔ تھلتھل ۔ موٹا آدمی

تھمبھی ۔ تھونی ۔ کھمبا جس سے چھت کو سہارا دیتے ہیں

ٹھن مٹھن۔ رنجیدہ (عو۔ پٹنہ)
ٹھوا۔ ڈھوا (مٹی کا ڈھیلا) کا ہل جو چل پھر نہ سکے۔
ٹھوبڑ۔ تھوبڑا۔ بدشکل
ٹھول۔ دیوار کا وہ حصہ جس پر چھت کے شہتیر اور کڑیاں رکھی جاتی ہیں۔

ٹ

ٹاپا ٹویا دینا۔ ٹاپا ٹویا یا ٹوئی کرنا۔ ٹاملک ٹوئیا دینا اٹکل پر چلنا۔
ٹاپلا کھانا۔ فائدے کی امید میں پڑے رہنا۔
ٹاپی۔ چھوٹا ٹاپا۔
ٹاٹھا۔ ٹانٹا۔ تندرست
ٹال بتال۔ ٹال مٹول۔ بہانہ کرنا۔
ٹالی۔ انگریزی ٹائل۔ پتلی اینٹ جس سے چھت پاٹتے ہیں۔
ٹانبڑ۔ بنجر زمین
ٹانگر۔ ڈنک۔ نیش
ٹپانا۔ ۱۔ ٹپنا کا متعدی ۲۔ چرانا۔ کسی کی چیز کو چرانے کی نیت سے چھپا دینا۔
ٹپکا دینا۔ چھپر جہاں ٹپکتا ہو وہاں پر مرمت کرنا۔
ٹپکی۔ روگ۔ بددعا۔ (رانچی)
ٹپی۔ نشان جو دیوار پر حساب یاد رکھنے کے لیے دیا جاتا ہے۔
ٹڈا۔ مدک پینے کا نیچہ
ٹکاہا۔ ۱۔ ٹکا۔ تانبے کا بڑا سکہ جس کی قیمت پرانے دو پیسوں کے برابر ہوتی تھی ۲۔ ٹکے کا۔
ٹکاہی۔ ۱۔ ٹکاہا کا مصغر۔ چھوٹا ٹکا۔ ۲۔ ٹکے کی۔
ٹکٹکیا۔ ٹکٹکی (پنجابی) چھپکلی
ٹکرا۔ ٹکڑا۔
ٹکرا یا رچہ۔ تھوڑی سی جائداد
ٹکر ٹکر۔ ٹکرم ٹکرم۔ ٹکر ٹکر۔ ٹکرم ٹکرو (پنجابی) حیرت سے۔
ٹگنا۔ لڑکھڑانا۔ ڈگمگانا۔ ٹلکنا۔
ٹگھارنا۔ ٹگھرانا۔ ٹگھرنا کا متعدی۔
ٹگھر ٹگھر۔ آہستہ آہستہ
ٹگھرنا۔ پانی یا رقیق چیز کا دیوار یا زمین کے سہارے سے مسلسل بہنا۔
ٹلوا۔ ٹلیا کا مذکر۔ نر جوزہ
ٹنا ٹن۔ ۱۔ دھات کے بجنے کی آواز ۲۔ لگاتار بولنے کے لیے بولتے ہیں۔
ٹنٹنانا۔ تندرست ہو جانا
ٹنٹیا۔ گجر۔ گھنٹی جو جلد جلد بجے۔
ٹنڈا۔ گانٹھ گوبھی سے مشابہ ایک سبزی۔ (پٹنہ۔ جمشید پور)
ٹنڈیلی کرنا۔ ٹنڈیل قلیوں یا خلاصیوں کے افسر کو کہتے ہیں۔ خوشامد کرنا۔ مصاحبت کرنا۔
ٹنڈی کسنا۔ مجبور کر دینا۔ (دربھنگہ)
ٹنڑوا۔ چھوٹا نالا جو بین سے نکالا جاتا ہے۔
ٹنکی۔ دیکھیے ٹیکی (رانچی)

ٹنگڑی ۔ ٹانگ ۔ پاؤں
ٹنگڑی نہیں ٹھہرتی ۔ مقابلہ نہیں کرسکتا ۔ کامیاب
نہیں ہوسکتا ۔
ٹُنگرنا ۔ مرنا ۔ بد دعا (رانچی)
ٹوٹا ۔ ۱ کارتوس کی شکل کی مٹھائی جس پر تل
چھڑکی ہوتی ہے (بہار شریف) ۲ ٹوٹا
کارتوس ۔
ٹوٹا کے بشکل ہے ۔
ٹون ۔ تاڑ یا بانسی کا ٹکڑا ۔ ٹوہنا ۔
ٹونا ۔ ۱ ٹٹولنا ۲ معانی مشہور ہے
رک گئی سانس اور پریت کی میں
نبض کا ہے کو ٹوٹی جاتی ہے
(اختر اورینوی)
ٹونگنا ۔ ناخن تراشنا ۔
ٹوئر ۔ بسیر ۔ وہ جس کی ماں مرگئی ہو ۔
ٹہری ۔ مٹی کا برتن جس میں گھی یا دودھ رکھا جاتا ہے ۔
ٹہلا دینا ۔ چرانا ۔ چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ
رکھ دینا ۔
ٹیچو ۔ ۱ اینچا تانا (بہار شریف) ۲ کسی کا مصاحب ۔
ٹیڑھا ۔ ٹیڑھے مزاج کا ۔
ٹیٹگا ۔ گرگٹ (رانچی)
ٹیٹن ۔ ٹینٹ ۔ آنکھ کی پتلی
ٹیٹیا ۔ سرخ چونچ والا طوطا ۔
ٹیڑھا بکڑا ۔ ٹیڑھا میڑھا ۔ گڑ مڑ ۔ بیکار
ٹیسنا ۔ گولی کے کھیل کی اصلاح ۔ گولی نشانے پر مارنا ۔

ٹیسوا ۔ یوروپی اور ہندوستانی کا مخلوط النسل ۔
ٹیلہا ۔ ٹیلا ۔
ٹینگرا ۔ ۱ ایک قسم کی مچھلی ۲ گا مچھلی (سامان)

ٹھ

ٹھپلے ٹھائے ۔ کاٹھ یا زمین پر پٹکنے کی آواز
ٹھڈی ۔ ٹھوڑی ۔
ٹھرک جانا ۔ آگ کا بجھنے کے قریب ہونا ۔
ٹھریانا ۔ نمو کا رک جانا ۔
ٹھسیاہا ۔ ٹھساہی ۔ ٹھس لگنے والا یا والی ۔
ٹھکر ٹھکر ۔ آہستہ آہستہ ۔
ٹھکوا ۔ ایک قسم کا کلیچہ جس میں آٹے میں بھورا
یا شکر ملا کر بیلتے ہیں ۔
ٹھمکنا ۔ ٹھٹھکنا ۔
ٹھنکنا ٹھنکنا ۔ آہستہ آہستہ رونا ۔
ٹھو ۔ ایک لاحقہ جو عدد کے بعد آتا ہے "صرف"
کے معنی پیدا کرتا ہے ۔
ٹھوپ ۔ بوند (بارش کی)
ٹھور اٹکانا ۔ روٹھنا ۔
ٹھونگا ۔ کاغذ کا چھوٹا تھیلا جس میں دوکاندار
پھل وغیرہ گاہکوں کو دیتے ہیں ۔
ٹھوہر ۔ جس کا وزن جسامت کی مناسبت
سے زیادہ ہو ۔
ٹھماکا ۔ قہقہہ
ٹھیوہنا ۔ ٹھیونا ۔ گھٹنا ۔

ج

جاسُو - ۱؎ سوکھا پتّا - ۲؎ امرود کا یا اور کوئی پتّا جسے جلا کر افیون کے قوام میں ملا کر مدک پینے کے کام میں لاتے ہیں -

جاکڑ - پُرانا -

جالا - جال - درخت کے پتّوں پر جو جال سا ہو جاتا ہے -

جامنا - جنمنا - اُگنا -

جان تباہ ہونا - جان دوبھر ہونا - جان کے لالے پڑنا -

جان میں لگ جانا - کسی پر بہت اصرار کرنا -

جاوَت - شوہر کا بھتیجا -

جایاں - جڑواں -

جَبرا - غلّہ رکھنے کی مٹی کی بنی ہوئی چھوٹی بڑی کوٹھی -

جَبتَن کرنا - جمع کرنا - (سارن)

جٹا دھاری - کلغا - مرغ کیس - ایک سرخ پھول جو جٹا سے مشابہ ہوتا ہے -

جَترانا - بخار آنا - (رانچی)

جَرانا - سستانا - آرام کرنا -

جَڑاور - وہ کپڑے جو شادی کے بعد پہلے جاڑوں میں سسرے کی طرف سے بہو کے میکے بھیجے جاتے ہیں - اس کے ساتھ عمدہ کھانے اور مٹھائیاں بھی ہوتی ہیں -

جَڑکسنا - وہ ناڑا جس سے جوڑے کسے جاتے ہیں -

جُڑیانا - جڑانا - سردی سے متاثر ہونا - سردی لگنا (مشرقی پٹنہ)

جَسیر - وہ کھمبا جس پر لاٹھے کا بانس رکھا جاتا ہے -

جَک - جھک - ضد

جُکّی - جھکّی - ہٹ دھرم

جِلابی - ۱؎ جلیبی مشہور مٹھائی ۲؎ ایک پھل جو جلیبی سے مشابہ ہوتا ہے - (دربھنگہ - بہار شریف)

جَل جَمنیا - ایک گھاس جس کے پانی میں ڈالنے سے پانی جم جاتا ہے -

جِلَالا - جھلملی (شمالی مونگیر)

جلّیا - اُلّو (پٹنہ - دیہات)

جَلیندھا - جلی ہوئی چیز کی بو رکھنے والا -

جَماوُدہی - جمادہی - چکا دہی

جَمڑی - ۱؎ چھالی - ۲؎ کائی ۳؎ میل کی تہہ -

جَمنیا - جامن کے رنگ کا -

جَموائی - جماہی - جمہائی -

جمھوا - جھوگا - بچوں کا ایک مرض

جِندورا - جنورا - مکئی - جوار -

جَنمانا - اُگانا -

جَنی - عورت - بیوی (رانچی)

جُوانا - کسی پھل یا سبزی کا پختہ اور سخت ہو جانا -

جوٹھا - جھوٹا - اُلش -

جوری - نواری کی رسّی

جُوکی - دیکھیے سونٹی (چھوٹا ناگپور)

جوگیا تاڑ - تاڑی کی ایک قسم -

جونکا۔ ایک وبا جس سے پانی کو روکتے ہیں۔
جوئیں۔ جوں۔
جوئیں تک نہ پھری۔ جوں تک نہ رینگی۔
جھر۔ شادی کی ایک رسم جس میں ایک چھوٹی سی چوکی پر ایک گھڑا رکھا جاتا ہے۔ گھڑے پر ایک مٹیا الٹ کر رکھ کے کپڑے سے ڈھانک دیتے ہیں۔ اس کے پاس چومکھ چراغ جلایا جاتا ہے۔ اسی چوکی پر مٹھائیاں رکھ کر فاتحہ کی جاتی ہے۔
جھوآنا۔ تنگ آنا (عو۔ مجنہ)
جیبھی۔ زبان کا میل صاف کرنے کا آلہ
جیتر۔ ایک درخت جس کی دو شاخوں کے درمیاں ایک لکڑی پھنسا کر لاٹھے کا بانس اس سے اٹکاتے ہیں۔
جیدھی۔ شوہر کی بھتیجی۔
جیوں تیوں۔ جوں توں
جیوں کا تیوں۔ جوں کا توں۔
جی لگی۔ دل لگی۔

جھ

جھاڑ۔ ۱۔ آنکری جو چنے یا گیہوں کو کئی دنوں تک بھیگے کپڑے میں رکھنے سے نکل آتی ہے ۲۔ ½ فٹ کا ایک درخت جس کے پتے سرکی کے پتے سے مشابہ مگر گرت اور دھار دار نہیں ہوتے پھل سیاہ زمین کے اندر اور پھول سرکی کے پھول سے مشابہ ہوتے ہیں۔ ۳۔ مترادف جھاڑی۔

جھارو مارا یا ماری۔ کمبخت۔ بدنصیب (عو)
جھڑوانا۔ جھاڑو سے مارنا (عو)
جھاما۔ جھانواں۔ بہت پکی ہوئی سیاہ کھردری اینٹ
جھان توان۔ غمگین۔ افسردہ (عو)
جھانولا رنگ۔ جھانواں سا رنگ۔ سانولا رنگ
جھائیں جھپٹ۔ دھوکا پٹی
جھائیں دینا یا مارنا۔ فریب دینا۔
جھپ آنا۔ اونگھ آنی
جھپٹا مارنا۔ زور سے جھپٹنا۔
جھپسی۔ پھوار۔
جھپنا۔ ڈھکنا۔
جھٹاس۔ بارش کے پانی کی بوچھار۔
جھٹائن جھٹنی۔ کھجور کی پوری شاخ۔
جھٹکا دینا۔ دھوکا دینا۔
جھجھا لگنا۔ بکھیڑا ہونا۔
جھجڑی۔ جھجری
جھنجھنا۔ جھنجھنا۔ شور گیت جو بچہ پیدا ہوتے وقت گائے جاتے ہیں۔ (عو)
جھر جھر۔ آنسو گرنے کے لیے بولتے ہیں (عو)
جھرک۔ گرم ہوا۔
جھرنا۔ ۱۔ پانی کا چشمہ ۲۔ لوہے کی جالدار کفگیر جس سے پوریاں وغیرہ کڑھائی سے نکالتے ہیں۔
جھرناٹ درخت۔ دیکھیے جھاٹ درخت (سارن)
جھڑا جھڑ۔ جھر جھر۔ لگاتار۔

جَھڑ جھڑانا۔ چڑچڑانا۔
جُھگڑا۔ اُلجھے ہوئے بال (عو)
جھگڑو۔ کنوئیں سے ڈول نکالنے کا کانٹا۔
جَھلاس۔ جَھلاسی۔ جھاڑی۔ سرکی کے پتے۔
جھلپچلنا۔ تھوڑے سے روغن میں ذرا سا تل کر
فوراً اُتار لینا۔
جَھلری۔ جالدار حصہ جو تاڑ کی شاخوں کے درمیان
ہوتا ہے۔
رجھلکورا۔ جھکولا
جَھمات درخت۔ بہت اونچا اور گھنا درخت۔
جھناکا۔ جھنکار۔
جِھپانا۔ جھانپنا۔ ڈھکانا۔ ڈھانکنا۔
جَھجھر۔ جھجھو۔ جَھرجھرا۔ پانی رکھنے کا ایک برتن۔
جِھنجھری کھیلنا۔ ایک کھیل جس میں کشتیوں کو
چکر دیتے ہیں ؎
رُخ نوشاہ جھنجھری کھیلتا ہے بحرالفت میں
ہیں اڑیاں کشتیاں ارماں کی اور ہے ناخدا سہرا
(عبدالقیوم ناظر کلکٹری پٹنہ)
جھنڈی مار۔ شوخ رنگ کپڑا۔
جھنسائن۔ جھنسیدھا۔ جھانس والا۔ دھوئیں کی
بو رکھنے والا۔
جُھنک۔ ہلکی سی مشابہت۔
جَھنکاڑ۔ جس کے بال جھاڑیوں کی طرح بڑھے
ہوئے ہوں۔ بے سلیقہ۔
جھنگا۔ اِچنا مچھلی (سارن)

جھنگڑا۔ ہولا۔ ہرے چنے کے پودوں کا گٹھر۔
جھنگڑی۔ چھوٹا جھنگڑا۔
جھنگنی۔ جھینگا۔ خطادار ترئی
جَھوا۔ جھبا۔ (ایک قسم کا درخت)
جھوجھنا۔ جھجھنا۔ مرنا۔
جھورانا۔ بچوں کا دیر تک روئے جانا۔
جُھولا۔ قمیص (عورتوں کی) (دراچی)
جُھومڑ۔ جھومر۔
جُھونٹا۔ چونڈا۔ (عو)
جھونٹا جھونٹی۔ لڑائی جس میں ایک دوسرے کا
بال نوچے۔ (عو)
جَھونسا ہا۔ جلا ہوا۔
جھونسانا۔ جھلسانا
جھونسنا۔ جھلسنا
جھونسنا۔ دھوکا دے کر حاصل کرنا۔
جھینٹنا۔ دھوکا دے کر وصول کرنا۔
جھیسی۔ دیکھیے جیسی
جھینگر۔ جھینگر۔ مشہور کیڑا۔

چ

چابھنا۔ چوسنا۔
چاتر۔ چاتر۔ بٹیر پھنسانے کا جال
چارخانہ۔ چوپایہ کے گوشت کا حصہ جو پیٹ میں
اور خانہ خانہ ہوتا ہے۔
چال چلانا۔ شادی کی ایک رسم جس میں دلہن کو

شامیانے سے حجرۂ عروسی تک اتنا آہستہ چلایا
جاتا ہے کہ چلتی ہوئی معلوم نہیں ہوتی۔ اس
وقت مخصوص گیت بھی گئے جاتے ہیں ؎

اک تماشا ہے نیا چال چلانے کے وقت
وہ ہوئی سروِ خراماں، ہے خراماں سہرا
(تمنا عمادی پھلواڑی)

چاسی۔ چہلم (عو)
چالنا۔ آٹا چھاننا
چالی۔ ۱ گلابے کے لیے مٹی چھاننے کا جال جو بوہے کے جالوں سے بنا جاتا ہے ۲ بانسوں کی پھٹیوں کا مچان جس پر بیٹھ کر راج اور مزدور دیوار یا چھت تیار کرتے ہیں۔
چاپ۔ ۱ دباؤ۔ ۲ ایک جڑی
چاند تارا۔ پتنگ کی ایک قسم
چاہا۔ چہا۔ پنرے۔ ایک مچھلی کھانے والا پرندہ جس کی چونچ لمبی ہوتی ہے۔
چاہیں۔ ۱ املی کا بیج۔ ۲ ایک قوم جس کا پیشہ رسی بانٹنا ہوتا ہے۔
چبھانا۔ چبھونا۔
چبنا۔ خون نکل آنا (دہات)
چپلا۔ چلبلا
چپلی۔ چلبلی۔
چپتاڑ۔ کہگل یا پلاسٹر کا بڑا حصہ جو گر گیا ہو۔
چپٹا۔ چوپٹا۔ لکڑی کا تراشا ہوا کندہ جو ریل کی پٹری کے نیچے رہتا ہے۔

چپڑی۔ گوئٹھا، اوپلے (سارن)
چپچ یا چپچق گال۔ دھنسے ہوئے گال۔
چپنڈق۔ احمق
چپنی۔ چتی۔ پچی۔ مغزی
چترا۔ چتر۔ چالاک۔
چتھا بنانا۔ بے وقوف بنانا۔ چتھا بٹیر اس بٹیر کو کہتے ہیں جو ہر بٹیر سے ہار جاتا ہے۔
چٹا۔ ۱ لسار۔ ۲ ایک قسم کی پیٹھری جو راب میں چاول ملا کر بنائی جاتی ہے۔
چٹائی سے باہر کرنا۔ کسی کو جماعت سے نکال دینا۔
چٹرا۔ بایاں ہاتھ (اطراف لکھی سرائے)
چڑی۔ چوہیا۔
چٹک۔ پھرتی (دربھنگہ)
چٹنی۔ ۱ معنی مشہور۔ ۲ چوسنی جو بچے چوستے ہیں۔ ۳ لالچی (رانچی)
چٹیا۔ پلنگ کی بنن جس میں پٹی کے پاس چوٹی سی گندھی ہوئی ہوتی ہے۔
چٹیا۔ پلنگ کی بنن جو چٹائی سے مشابہ ہوتی ہے۔
چچورا۔ ۱ اریا کا پھل ۲ ناگر موتھے کی جڑ (اطراف پٹنہ)
چخ چخ۔ چخ چخ۔ جھگڑا
چراری۔ مرگھٹ۔
چربودا۔ چرغودا۔ جانور کی آنت کا ایک حصہ جس میں چربی ہوتی ہے اور کچھ لوگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔

چَربِیَانا۔ جسم پر چربی آجانا۔ موٹا ہونا۔

چُرمِیریا۔ ایک قوم جن کی عورتیں پاؤں میں کڑے پہنتی ہیں۔ (سارن)

چَرَچ۔ چرچا۔

چرچری۔ چچیٹا۔ چرچٹا۔ لڑبیرا (مشہور گھاس)

چَرخ ہنڈولا۔ چاروں طرف گھومنے والا جھولا۔

چَرخانہ۔ چارخانہ، ایک قسم کا کپڑا جس پر لکیریں ہوتی ہیں۔

چَرخیانہ۔ ٹھنڈک کے اثر سے بچوں کا ہنسنا اور اچھلنا۔

چَرک۔ چرکا۔ چرکاہا۔ سفید (چھوٹا ناگپور)

چُرکٹ۔ کسی کاغذ کی نقل باضابطہ حاصل کرنے کی درخواست۔

چَرُوا۔ چَروی۔ چرو۔ مٹکا۔

چُڑی۔ چربی کے جوش دینے کے بعد جو ٹھوس حصہ رہ جاتا ہے۔

چُرٹیا۔ بندریا (ایک گھاس جس کی پھلی کپڑوں سے چپک جاتی ہے)

چڑچڑاہا۔ چڑچڑا۔

چڑھتے مہینے۔ چڑھے چاند (عو)

چَڑھوا۔ چڑھاوا۔ زیورات جو ساچق میں نوشاہ کی طرف سے دلہن کے لیے جاتے ہیں۔

چڑھی بڑیری اُتارنا۔ بنا بنایا کام بگاڑ دینا (عو)

چُستہ۔ جانور کی آنت کا ایک حصہ جس میں چربی ہوتی ہے اور جسے کچھ لوگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ عام طور پہ چستہ، چرغود… ساتھ ساتھ بولا جاتا ہے۔

چَسک۔ مَسک

چسنا۔ مَسکنا۔

چُکّا۔ چُکڑ۔ کُلھڑا۔

چِکّا۔ ایک کھیل۔

چَکَٹ۔ چکٹھ۔ لفظ میلا کا تابع ہے۔

چکر جال کرنا۔ بیکار کے چکر لگانا۔ مارے مارے…

چکر پانا۔ گھبرا جانا۔

چَک مندری۔ لوہے کا کڑا جو شہتیر یا کڑی… میں ٹھونکا جاتا ہے۔

چکنانا۔ چکنا کرنا یا ہونا۔ بارونق ہونا۔

چکنی زبان۔ چٹورا پن (عو)

چکوسیاٹو۔ (مشہور جھیل) (جمشید پور)

چُکوٹکو۔ اُکڑوں (عوام)

چَکھنا۔ ۱۔ معنی مشہور، ۲۔ گزک جو شراب… تاڑی پینے سے پہلے کھائی جاتی ہے۔

چکھنتی کرنا۔ چکھنا۔

چِکھو بَتّا۔ ایک کھیل جو زمین پر آٹھ خانوں کا نشان بنا کر گوٹیوں یا ٹھیکریوں سے کھیلا جاتا ہے۔

چَکھیا۔ گول برتن جس میں چوڑائی ہو۔

چُکیا۔ چھوٹا چُکڑ

چلانا (رسم و رواج)۔ برتنا۔

چلاوا۔ برتاؤ۔

چُلتا - ایک گول کھٹا پھل جس کی چٹنی پیسی جاتی ہے۔ (رانچی)

چُل گہنا - (چول + گہنا = پکڑنا) لوہے کا کڑا جو کواڑ کو چوکھٹ سے پکڑے رہتا ہے۔

چلّوؤ - چُلّو۔

چلپچی - سِلفچی۔

چُلوسا - موٹا حصہ جو چاول کا یا میدہ چھاننے کے بعد بچ جاتا ہے۔

چمارِن - چمائن - چماری

چمچ - چمچہ۔

چم چم - چھینے کی کشتی نما مٹھائی

چمر بتھوا - ایک ساگ جو بتھوا سے چھوٹا اور رکھڑا ہوتا ہے۔

چمر جیٹ - چمچچڑ - چمٹ جانے والا۔

چمرکھنا - مذاق اڑانا (عو - دہات)

چمڑی ہٹی - وہ جس کی عمر زیادہ ہو مگر کم عمر معلوم ہو۔

چمسائن - چمسیندھا
چمچائن - چمچیندھا } چرب ملی ہوئی بو یا مزا رکھنے والا۔

چمسکدڑی - چمگادڑ (عوام)

چملانا - اٹھلانا - غرّہ کے ساتھ ضد پر اڑے رہنا (عو)

چموکن - (چمکن = مقناطیس) چچڑی - ایک کیڑا جو جانوروں کے جسم میں چمٹ جاتا ہے۔
مج۔ ضدی آدمی۔

چموکن - ضد کرنا۔

چمیل - گلے کا ہلال نما زیور

چندلا - چندرا - گنجا جس کے سر پر بال نہ ہوں۔

چنسُر - ترہ تیزک - فرصرا پودا جس کے دانے سرخ اور سفید ہوتے ہیں۔

چنک بٹیر - جنگیا بٹیر۔

چنک جانا - شیشے یا چینی کے برتن میں بال پڑنا۔

چنگڑنا - چنگھڑنا - تشنج ہونا۔

چنگڑی - اِچنا مچھلی۔

چنگلانا - چنگل ہونا یا کرنا - پریشان ہونا یا کرنا۔

چنگنا - (انگریزی چکن) چوزہ

چنگیرا - چنگیر - بانس کی تیلیوں سے بنا ہوا ٹوکرا

چُنّن - چنٹ - کپڑوں پر قرینے سے ڈالی ہوئی شکن - چننا کا حاصل مصدر۔

چنوآں - نکّا - ایک ہاتھ کی جنبش سے دھاگے کو ہتھیلی کی جانب اس طرح لپیٹنا کہ ایک حصہ انگوٹھے اور دوسرا چھوٹی انگلی سے اٹکا ہو۔

چُنّی - چنی - چاول کا چھوٹا ٹکڑا۔

چوبھا - چوبائی - گھی ملا ہوا میدہ

چوپ - تاڑ کے ڈنٹھے کے ریشے جس سے رسّی بنی جاتی ہے۔

چوپکیا - چوپلڑی۔

چوتھی دسہرا - چوتھی چالا۔

چوتھے روز - ترسوں۔

چوڑا - چڑوانے۔

چوڑھیارا ۔ (چوڑی + ہارا ۔ والا) چوڑی والا۔

چوڑھیارن ۔ (چوڑی + ہاری ۔ والی) چوڑی والی

چوڑھیارے کا مہمان ۔ مہمان جو میزبان کے گھر بہت دنوں تک رہ جائے ۔ مشہور ہے کہ چوڑھیاروں کے یہاں مہمان بہت دنوں تک رہ جاتے ہیں ۔

چوک ۔ ۱ معنی مشہور ۲ چورستہ ۳ کپڑے جو نوشہ یا دلہن کے سارے خاندان والوں کو تحفے میں دیے جاتے ہیں ۔

چوک پورانا ۔ شادی کی ایک رسم جس میں انگنائی میں ڈولی رکھ کر چاروں طرف آٹا چھڑکا جاتا ہے ۔ اور ڈولی کے بے شمار نقش بنا کر ایک چھوٹی چوکی رکھی جاتی ہے اس پر دولہا دلہن کو مایوں بٹھاتے ہیں ۔

چوکھا ۔ بھرتا (ساون)

چوکی ۔ ۱ تخت ۲ حاجتی ۳ شہتیر جس سے کھیت کو مسطح کرتے ہیں ۴ گانے والوں کی جماعت ۔

چوکی ساز ۔ چوکی پر کا سامان ۔ عطردان ۔ گلاب پاش وغیرہ کا سٹ جو نوشہ کی خلعت پوشی کے وقت نوشہ کے سامنے رکھا جاتا ہے ۔

چوکیا سانپ ۔ لمبا چوڑا سانپ جو کھیت برابر کرنے والی چوکی برابر چوڑا ہوتا ہے ۔

چولہا پھونکنا ۔ چولہا روشن کرنا ۔ شادی کی رسم جس میں دلہا یا دلہن کی پھوپی چولہا پھونکتی ہے اور ان سے نیگ ملتی ہے ۔

چوما نا ۔ **چومو انا** ۔ نچھاور کرنا ۔ شادی کی رسم جس میں دلہا اور دلہن پر سے نچھاور کرتے ہیں ۔

چونٹا ۔ ۱ چیونٹا (بڑی چیونٹی) ۲ چمٹا (دست پناہ جس سے آگ نکالتے ہیں)

چونٹی ۔ چیونٹی ۔

چونٹی کاٹنا ۔ چٹکی لینا (چٹکیوں سے بدن کو زخمی کرنا ناخن سے کاٹنا)

چوندھا ۔ چندھا

چونر ۔ چنور ۔ تالاب

چونگا ۔ بانس یا دھات کا سڈول لمبا خول

چونواں ۔ کنواں جس میں پانی ایک یا دو انکھوں سے نکل کر اوپر تک چلا آتا ہے (چھوٹا کنواں)

چوئیں ۔ کنوئیں کی سوتی ۔ سوت ۔

چوتیاں ۔ چپنٹا (عموماً مچھلی کا)

چہ ۔ چو (کنارے کے دانت)

چہاڑ ۔ دغا باز ۔

چہال ۔ ایک قسم کی جڑی ۔

چہانا ۔ چونکنا ۔ اچنبھا ہونا (عو)

چہڑ ۔ موٹا اور لمبا بانس ۔

چہکو پہکو ۔ بہت رونے کی کیفیت (عو)

چہل کنجی کا کٹورا ۔ ایک کٹورا جس میں عملیات کے نقوش کھودے جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ چالیس کنجیاں ہوتی ہیں اس میں پانی بھر کر کنجیوں کو گھماتے ہیں ۔

پچھلے کی اینٹ۔ پچھلا کیچڑ کو کہتے ہیں اس میں پکی
ہوئی اینٹ مشکل سے نکلتی ہے۔ اس
لیے وہ شخص جو بہت دیر تک بیٹھا رہے (عو)
پچپنا۔ دبانا (کسی چیز کو)
پچرا۔ کیچوا
پچڑی بتا۔ دیکھیے پچکو بتا۔
پچلا۔ لکڑی کا ٹکڑا جو جلایا جاتا ہے۔
پچاڑی کی چھچھ اکھاڑنا۔ بخل کرنا (عو)
پچیلی۔ چھوٹا چیلا۔
چینا بیگم۔ مزاحاً افیون کو کہتے ہیں چونکہ چین
والے کثرت سے کھاتے ہیں۔
چینگن مینگن۔ چینگے پوٹے۔ چھوٹے بچے۔
چینا بادام۔ مونگ پھلی
چینا مرغی۔ تیتری مرغی۔ تیتر کے جسم سے
مشابہ مرغی جو چینلی اور سفید بھی ہوتی ہے۔

چھ

چھاپ یا چھاپا دینا یا لینا۔ چیچک کا ٹیکا دینا
یا لینا۔
چھاپا ماندا۔ نقش پڑے۔ (سارن)
چھاتا۔ مدا چھتری مع جالا۔
چھاگل۔ بکری۔ (دانجی)
چھانٹنا۔ (غلے کا) چھڑنا۔ چھڑنا
چھاند۔ پاندا۔ گوڑا۔
چھائی چھپیا۔ راکھ (پٹنہ شاہ آباد)

چھائیں۔ (چہرے پر کی) جھائیں۔
چھپانا۔ چھپانا۔
چھپاؤن۔ چھپونا۔ (ڈھکن برتن کا)
چھپڑ چھپڑ۔ پانی میں چلنے سے اس کے اچھلنے کی آواز
چھپنا۔ چھپنا۔
چھتراتا۔ بکھیرنا۔
چھتر پچپی۔ فریب (دانجی)
چھتر کا میلہ۔ سالانہ میلہ جو کاتک کی پورن ماشی
کے روز سون پور (بہار) میں لگتا ہے۔
چھٹا۔ صورت وضع قطع اور چال ڈھال کا مجموعی نام
چھٹا چھڑ نگا۔ چھٹا چھانک۔ بے بال بچے
والا۔ آزاد۔ (عو)
چھٹپٹانا۔ تڑپنا۔ بے قرار ہونا۔
چھٹکلی۔ چٹکنی۔
چھجنا۔ پھبنا۔ زیب دینا (عو)
چھچھاری۔ لالچی (دانجی)
چھچھندر۔ بدچلن عورت (عو)
چھچھو کرنا۔ پیشاب کرنا (بچوں کی زبان)
چھچھی۔ چھوچھی
چھچھیانا۔ مارے مارے پھرنا (عو)
چھرا۔ مدا معنی مشہور مع لٹو کے کھیل کی ایک
اصطلاح۔
چھرری۔ پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (بہار شریف)
چھریا بال۔ چھری سالمبا بال
چھڑ۔ مدا معنی مشہور مع بکریوں کی زد خت
کی جگہ (پٹنہ)

چَھڑا چھڑ۔ چَھڑچَھڑ۔ پانی گرنے کی آواز۔
چَھڑ بندا۔ چھندا۔ ایک زہریلا کیڑا جس کے جسم پر چھپھول ہوتے ہیں۔
چَھڑ دادا یا دادی۔ سردادا یا دادی پردادا کا باپ یا ماں۔
چَھڑ بابا۔ دیکھیے جھورانا۔
چَھکانا۔ دھوکا دینا۔
چھکائی۔ ۱۔ چھکنا کا حاصل مصدر ۲۔ رقم جو شادیوں میں چھکنے والے کو بطور نیگ کے دی جاتی ہے۔
چھکنا۔ دھوکا کھانا۔
چھکنی۔ پتلی چھوٹی چھڑی۔
چھَلتن (چہل تن) چالیس فقیروں کا گروہ جو شادیوں میں انگاروں پر کودتے ہیں۔
چَھل چکنیا (چھیلا اور چکنا) وضع دار بن ٹھن کے رہنے والا۔
چھلکا۔ ۱۔ معنی مشہور ۲۔ پانی کی گزرگاہ کے اوپر کی پختہ زمین جس سے پانی چھلک کر نکل جاتا ہے۔
چھلملانا۔ چھلنلی لگنا۔ ۱۔ بُرا لگنے پر بگڑ جانا ۲۔ تکلیف سے بے قرار ہونا۔ (عو)
چھنگنا۔ ننکنا۔ ناک سے رینٹ یا کسی گندہ گی کو زور سے گرا دینا۔
چھوٹی گوتنی۔ دیورانی
چھور۔ سن کی پتلی رسی جو خاص کر بورا سینے کے کام آتی ہے۔

چھوکروندا۔ چھوکرا کا مصغر۔
چھونی۔ اوکھ پیلنے کی کل کا سوراخ جس سے رس نکلتا ہے۔
چُھووا۔ تماکو کا گڑ۔
چُھوآ۔ چھوٹا بچہ (درانجی)
چھہتر۔ آوارہ عورت (عو)
چھیا کرنا۔ پاخانہ کرنا۔ (بچوں کی زبان)
چھی جانا۔ کپڑے کے دھاگوں کا نکل جانا۔
چھیکنا۔ کسی کا راستہ روکنا۔
چھیلانا۔ کسی چیز کا پانی کے اوپر تیرنا (عموماً تیل کے لیے بولتے ہیں)
چھیمی۔ ۱۔ مٹر کی پھلی۔ ۲۔ سنگری (ببول کی پھلی) چوپایہ کا تھن۔
چھینا پاس۔ چھینے کی چھوٹی چھوٹی میٹھی گولیاں جو دودھ میں ڈوبی ہوتی ہیں (درانجی)
چھینا پلاؤ۔ چھینے کا میٹھا پلاؤ۔ (درانجی)
چھینٹا۔ بانس کی تیلیوں سے بنا اور تاڑ کے ریشوں سے بندھا ہوا ٹوکرا۔

خ

خاطر بات۔ آؤبھگت، خاطر مدارات۔
خاک پڑونا۔ پڑونی۔ جس پر خاک پڑے (عو)
خاکی۔ خکیا۔ بددعا ہے (عو)
خاکی انڈا۔ انڈا جو نر و مادہ کی جفت کے بغیر ہو۔
خاکی بچہ۔ ولدیت لامعلوم

خاکی مزاج۔ بدمزاج (عو)

خاتے میں بند کرو۔ بٹیروں کی لڑائی کو ختم کرنے کے لیے انھیں ایک غلاف میں بند کرتے جسے خالتہ کہتے ہیں۔ مزاحاً آدمی کی لڑائی کو ختم کرنے کے لیے بولتے ہیں۔

خدا گنج جانا یا آباد کرنا۔ مرجانا۔

خرچ بات۔ خرچ پات۔ پانوں کا خرچ

خرَدَک۔ چھوٹی شہنائی جس کی آواز باریک ہوتی ہو۔

خرمی۔ آٹے کی تلی ہوئی لوز جسے نمکی اور کھجور جمی کہتے ہیں۔

خریز۔ گھول کر تلے ہوئے انڈے۔ (تربت)

خلچانا۔ وہ رقم جو شادیوں میں دلہن پر نچھاور کرکے دی جاتی ہے۔

خلعت ملے۔ خلعت پائے۔

خلیتا۔ (خریطہ۔ جھولا) کرتا (رانچی)

خمار کی آنکھ۔ نشیلی آنکھ۔

خوشی کا باجا۔ شادیانہ

خولیانہ۔ اندر سے خول کرنا۔

خیر سے سیک تک۔ نک سے ٹک تک شروع سے آخر تک۔

د

دابل۔ ایک آبی پرندہ

دادنی۔ جو رقم مزدوروں کو بطور پیشگی دی جاتی ہو۔

داسا مجوسا۔ داسا

دال۔ ۱ معنی مشہور ۲ کواڑ کا چوکھٹا۔

دام۔ ½ آنہ

دُبلانا۔ دُبلا ہونا۔

دَبوڑنا۔ دبوچنا۔

دَبوئی۔ ۱ سُرخی اور چونے کا مرکب جس سے اینٹیں جوڑتے ہیں ۲ سرخی (اینٹ کا چورا)۔ (بہار شریف)

دُبھی۔ دوب۔ گھاس کی ایک قسم

دَدِری۔ انڈی (ارینڈی) کے چھلکے۔

دِدُوڑا۔ دَدُوڑا۔ چوڑے دانے جو مچھر وغیرہ کے کاٹنے سے جسم پر نکلتے ہیں۔

دِدیانا۔ تیزی سے دوڑنا (عوام)

دَربا۔ ڈربا۔ مرغیوں کے رہنے کی جگہ۔

دَرّا۔ دردرا۔ دال وغیرہ کا چور۔

دُرگوں۔ بڑا آلو۔

درماہہ۔ مشاہرہ (دیہات)

دسانا بیڑا۔ دس دس پانوں کے بیڑے جو نوشاہ کو کھانے کے لیے دیے جاتے ہیں۔

دَستی۔ چھوٹا قلمدان جس میں صرف قلم دوات رکھتے ہیں۔

دسہرا نکلنا۔ درگا اور کالی دیوی کا جلوس نکلنا۔

دِسنی۔ دِسنیا۔ کسی مقدس جگہ حاجت لے کے جانے والی عورت (عو)

دُشمناگت۔ دشمناگی۔ دشمنی

دفنانا۔ دفن کرنا۔

دِقیانا۔ دق کرنا۔

دِکھلوّاں۔ نمائشی اور کمزور چیز۔
دَکھنا ہا یا دکھنا ہی۔ دُکھی۔
دِکھواس لگنا۔ ڈھکواس لگنا۔ (دھکواس، دیکھنا کا حاصل مصدر) دیکھنے لگنا۔ راستہ بھولنے پر گھبرا جانا۔
دِلّا۔ تخم جو چکھٹے کے اندر رہتا ہے۔
دَل گھٹنی۔ (دال گھوٹنی) دال گھوٹنے کا اوزار۔
دَلو کے دھسیٹرا۔ دتو کے دس سیرے، دوسروں کے معاملات میں بے وجہ دخل دینے والا (عو)
دَماہی۔ دامین۔ ایک زنجیر میں دس بیلوں کو باندھ کر غلے کو ملتے ہوئے گھمانا۔ دماہی کی زنجیر۔
دم چُور۔ وہ حقہ جو بولتا نہ ہو۔
دَم مارنا۔ دم لینا۔ ٹھہرنا۔
دَن دَن۔ جلد جلد
دَنگا مشتی۔ دھینگا مشتی۔ لڑائی جھگڑا۔
دوا دَرپن۔ دوا درمن۔
دُواہ۔ دوہا جو۔ وہ جو پہلی بیوی کے بعد دوسری شادی کرے۔
دوبارہ چینی۔ قند دوبارہ۔ دانہ دار شکر دوبارہ صاف کی جاتی ہے اسی لیے دوبارہ چینی کہتے ہیں۔
دوبھٹر۔ دوبڑ۔ دوہرا۔
دو بدو۔ منہ در منہ
دوپلیہ۔ دو پلڑی۔

دوونا۔ کمزنا۔ (دہات)
دودھ کھانا۔ انسان جب جانور کا دودھ پیتے ہیں تو دودھ کھانا بولتے ہیں۔ دودھ پینا شیرخوار بچوں کے لیے مخصوص ہے جو کسی عورت کا دودھ پیتے ہیں۔
دودھ ملیدے کی رسم۔ برات پہنچنے کے دوسرے روز مامائیں گیت گاتی ہوئی سینیوں پر دودھ ملیدہ لے کر آتی ہیں۔ نوشاہ اور براتیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
دودھیا۔ ایک گھانس جس کی ڈنٹھل نیلی اور پتیاں سرخ اور بہت چھوٹی ہوتی ہیں۔ اس سے دودھ نکلتا ہے۔
دَورا۔ بڑی دوری (ٹوکری کی ایک قسم)
دَوری کھیدنا۔ دماہی کرنا (رانچی)
دوسنا۔ دُس دینا۔ خدمت کرنا۔
دوشالہ۔ شال۔ دوہری شال زربفت کا کام کی ہوئی۔
دوکا نگڑی۔ ایک قسم کی پتنگ۔
دولائی۔ رضائی۔
دونجا۔ تمباکو کا پتا جو پہلے پتے مُرہن کے توڑنے کے بعد نکلتا ہے
دونی۔ دماہی۔
دوہر۔ بغیر روئی کی رضائی
دہیری۔ دہی کی ہنڈیا۔
دہی میں سہی۔ ہاں میں ہاں ملانا (عو)
دہیوڑا۔ دیکھیے جل جھنیا۔
دیناپلینا۔ دبالیا۔
دینائے۔ داد (ایک قسم کی خارش)
دیدہ رکھنا۔ حیا کا قائم رکھنا۔ (عو)
دے ڈھیل۔ ایک مزاحیہ جملہ جو پتنگ بازی سے ماخوذ ہے۔
دِیاں۔ چمک (دہات)
دَیّو۔ چھوٹی بچی کو پکارنے کا لفظ (دربھنگہ)

ڈھ

ڈھابا۔ برآمدہ۔ سائبان (رانچی)

دھاپا۔ چانڑ۔ گڈھا جس میں مچھلیاں پکڑ کر رکھتے ہیں۔ (گیا)
دھانکی۔ دیکھیے اچا (سنگھ بھوم)
دھاکڑ۔ سانڈ (سہرسا)
دھاما۔ بید سے بنی ہوئی چھوٹی ٹوکری جو گنبد نما ہوتی ہے۔
دھامن۔ ایک قسم کا بہت لمبا سانپ۔
دھانک۔ بھڑ بھونجا۔
دھانگڑ۔ نوکر۔ مزدور (درابھی)
دھب دھب۔ تکیے پر ہاتھ ٹپکنے کی آواز۔
دھتیا۔ دھتا۔
دھتینی کرنا۔ مارنا۔
دھتا بتانا۔ شکست دینا۔ دھمکانا۔
دھرانا۔ دھمکانا۔
دھرائی۔ رقم جو کہاروں کو دولہا یا دلہن کی سواری رکھنے کے وقت دی جاتی ہے۔
دھر پھنیار۔ مکر۔ فریب۔
دھر پھندیا۔ مکار۔ فریبی۔
دھرتی دھمک۔ بھاری بھرکم آدمی (مزاحیہ)
دھر لیا جانا۔ پکڑ لیا جانا۔ کوئی جرم کرتے وقت پکڑ لیا جانا۔
دھڑا دھڑی کا تجبڑ۔ اچانک بجلی کا گرنا۔ ناگہانی مصیبت۔
دھڑاک سے۔ دھڑ سے۔ فوراً
دھڑ پھڑانا۔ گھبرا جانا۔ جلدی کرنا۔

دھڑ دھوا۔ دھو۔ ڈیل ڈول
دھرم دھکے میں۔ تدبیر کے خلاف اتفاقاً کامیاب ہو جانا۔
دھڑن۔ بلی (شہتیر) جو کمرے کی چوڑائی میں لمبائی والی بلی کو سہارا دیتی ہے۔
دھک دھکانا۔ قلب کا دھڑکنا۔
دھکد دھکی۔ بڑے جینی کے ایک قسم کا زیور۔
دھکڑ۔ جھاڑ۔ گرد والی آندھی (عوام)
دھکم دھکی۔ دھکا پیل۔ بھیڑ میں دھکے دینا۔
دھکیانا۔ دھکے دینا۔
دھماہا۔ چڑیا۔ بندریا (گھاس)
دھمد دھور۔ اودھم مچانا۔
دھم کچڑی۔ دھما چوکڑی
دھمال۔ شادیوں میں انگاروں پر کودنے والا
دھنیس۔ ایک سیاہ رنگ کا پرندہ جس کا تیل گٹھیا کے لیے مفید ہے۔
دھور۔ دھوری۔ دھول۔
دھوبن۔ دھوبن۔
دھوبنیا چیل۔ ممولا (ایک مشہور چڑیا)
دھتیو۔ لمبی شہنائی
دھو دھبک۔ دودیک۔ ڈانٹ ڈپٹ
دھوڑ میں دینا۔ پتنگ اڑانے کے لیے ہاتھ سے پکڑ کر اسے اچھال دینا
دھوکڑا۔ تھیلا (عوام)
دھوکڑی تھیلی (عوام)

دھوکڑی لگانا یا مارنا۔ دوڑنا (دہات)
دھونا۔ رال سفید۔
دھوندھا۔ دھوندھی۔ دھوئیں کی بو سے بسا ہوا یا بسی ہوئی۔
دھن چوہیا۔ ایک چھوٹی چڑیا۔
دھن دینا۔ ۱۔ بہت مارنا ۲۔ بہت بگڑنا۔
دھنسوڑا دینا۔ دھچکا دینا۔ نقصان پہنچانا۔
دھنکی۔ چھوٹا ڈنڈا جس سے دھنیا روئی دھنتا ہے۔
دھنہر۔ (دھان بھار) کھیت جس میں دھان پیدا ہوتا ہے۔
دھیکانا۔ دہکانا۔ گرم کرنا۔
دھیکنا۔ دہکنا۔

ڈ

ڈابر۔ ایک گل اندازی کے اندر کے چھ زکھنوں کا مجموعہ۔
ڈالا۔ بانس کی قمچیوں کی بنی ہوئی لگن
ڈام۔ کچا چھوٹ
ڈانٹا۔ ڈنٹھل۔
ڈانڑے۔ لکڑیاں یا چھڑ جو پہیے کے مرکز سے دائرے تک رہتے ہیں۔ SPOKES.
ڈانڑی۔ دیکھیے جونواں (دانچی)
ڈاوں ڈوبتا۔ شادی کی ایک رسم
ڈباما۔ ڈبونا۔
ڈبرا۔ مٹی کا چھوٹا برتن۔
ڈبری۔ چھوٹا ڈبرا۔

ڈبکنا۔ ۱۔ لہکنا ۲۔ پانی کا گرم ہونا۔ (دانچی)
ڈبیا۔ ۱۔ معنی مشہور ۲۔ ڈھبری (دربھنگہ)
ڈبوری۔ ایک جنگلی پھل چھوٹی کمبہ سے مشابہ۔
ڈرپھوک۔ ڈرپوک۔
ڈرگوہا۔ ڈرپوک۔
ڈکر۔ سینے کی ہڈی
ڈکرا۔ بچھانک۔ ایک زہریلی دوا جو ہلدی کے مشابہ ہوتی ہے۔
ڈگرا۔ بانس کی بنی ہوئی سینی۔
ڈگرن۔ چماری۔ (بہار شریف)
ڈگرنا۔ ڈگرا "ڈگرا" کا مصغر۔
ڈگری۔ چھوٹا ڈگرا۔
ڈگری بیٹھنا۔ ڈھنڈورا پیٹ کے اعلان کرنا۔
ڈگرے میں پاؤں ڈال کے چلنا۔ بہت آہستہ چلنا۔
ڈلیا۔ ۱۔ ڈالی کا مصغر ۲۔ ڈالے کا مصغر۔ بانس کی ٹوکری جس پر ڈھکن ہوتا ہے اور اس کے اوپر دستہ۔
ڈمارا۔ کنڈا (بڑا اوپلا)
ڈمبھا۔ ماہتابی (لیموں) (دانچی)
ڈمبھک۔ ادھ کچرا۔ نیم پختہ پھل
ڈمری کا پھول۔ گولر کا پھول۔ نایاب شے۔
ڈمکو۔ ڈمکولا۔ تاڑ کے پتے کی ڈنڈی۔
ڈنٹا۔ ڈنٹھا۔
ڈنٹی۔ ڈنڈی۔

ڈنڈی۔ مچھلیاں پھنسانے کا چھوٹا جال جس کے دونوں جانب ڈنڈے بندھے رہتے ہیں۔

ڈنڈکس۔ وہ رسّی جس سے پاسی اپنی کمر کو تاڑ سے باندھتا ہے (دربھنگہ)

ڈنڈوانس۔ دیکھیے ڈنڈکس (پٹنہ)

ڈنگانا۔ پیٹنا (ڈنڈے وغیرہ سے)

ڈوریانا۔ ڈوریائے پھرنا۔ کسی کو اپنے ساتھ لیے پھرنا۔

ڈولا۔ ۱ معنی مشہور۔ ۲ مسجد کا چھوٹا سا مجسمہ اس کے ساتھ ایک مصور کتاب جس میں بہشت۔ دوزخ۔ فرشتے اور اسی قسم کی تصویریں ہوتی ہیں۔ ان تصویروں کو دکھا کر اور سمجھا کر دکھانے والی عورت عبرتناک سبق دیتی ہے۔ مسجد کا نمونہ حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کا ڈولا کہلاتا۔ اب یہ چیز مفقود ہوگئی ہے۔

ڈول پتا۔ ایک قسم کا کھیل۔

ڈولی آئی۔ دولی اتری۔

ڈوم۔ بنس پھوڑ۔ نالا صاف کرنے اور سڑک پر جھاڑو دینے والا خاکروب۔

ڈوما تاڑ۔ تاڑ کی ایک قسم۔

ڈومنی۔ ڈوم کی عورت

ڈونڑ۔ ایک قسم کا سانپ

ڈونڑی۔ ڈونڑ۔ ایک قسم کی مچھلی جو سانپ سے مشابہ ہوتی ہے۔

ڈونگھی۔ ٹہنی۔

ڈیرا۔ ۱ عارضی قیام گاہ ۲ اینچا تانا۔

ڈیڑھ نس۔ جیٹھ سل۔ بڑی سالی۔

ڈیڑھ کوا۔ بڑا کوا جو بالکل سیاہ ہوتا ہے۔

ڈینچنا۔ بھاندنا۔ (رانچی)

ڈینگی۔ ڈونگی۔ چھوٹی کشتی

ڈیوڑھ داڑھ۔ ڈیوڑھ کرنا یا لگانا۔ سلسلہ قائم کرنا۔

ڈیہہ۔ اونچی زمین جس میں عموماً سبزیاں ہوتے ہیں۔

ڈھ

ڈھالنا۔ ۱ ڈھلکانا ۲ اونڈیلنا۔

ڈھالواں۔ ڈھلواں۔

ڈھانپ دینا یا مارنا۔ پٹی دینا۔ عیاری کرنا۔

ڈھائی یا ڈھائی لڑانا۔ سر کے اگلے حصے کو دوسرے کے سر کے اگلے حصہ سے لڑانا۔

ڈھب ڈھب۔ ڈھول بجانے کی آواز۔

ڈھبا لڑنا۔ لٹوؤں کا یا دو آدمیوں کا آپس میں ٹکرانا۔

ڈھبری۔ ڈبیا۔ ٹین یا شیشے کی گول ڈبیا جس میں تیل اور لمبی بتی دے کر جلاتے ہیں۔

ڈھبیا۔ لٹوؤں کا ایک دوسرے سے ٹکرا کر ڈھب ڈھب کرنا۔

ڈھٹا۔ ایک قسم کا پودا جس سے عموماً کھاد کا کام لیا جاتا ہے

ڈھڈا ۔ عا بڑا کاغذ جس پر عموماً حساب لکھا جاتا ہے ع۲ ڈھانچا ۔
ڈھڈی ۔ ٹٹی جس کو بوریا یا پیال بانس کی پھٹیوں میں باندھ کر بناتے ہیں ۔
ڈھڈکا ۔ مٹی کا ڈھیلا (چھوٹا ناگپور ریستھال گنہ) ع۲ ڈلا ۔ تھکا (پٹنہ)
ڈھکار ۔ ڈکار
ڈھکنی ۔ چھوٹا ڈھکن
ڈھکنی پانی میں ڈوب مرو ۔ غیرت دلانے کے لیے کہتے ہیں ۔
ڈھکنی پھوٹنا ۔ راز فاش ہونا ۔ اصلیت کا ظاہر ہونا ۔
ڈھلکا ۔ دیکھیے کھگرا ۔
ڈھلکانا ۔ چھلکانا ۔
ڈھلکاؤ ۔ ڈھلکنا کا حاصل مصدر ۔ پہاڑ یا زمین کا ڈھلواں حصہ ۔
ڈھلکنا ۔ چھلکنا ۔
ڈھلنا ۔ عا معنی مشہور ع۲ ڈھلکنا
ڈھلنا ۔ (ڈھول نما) دھات کا گول خول جس میں تعویذ رکھتے ہیں ۔
ڈھمراہا ۔ بھوٹا ۔ بدشکل ۔
ڈھملانا ۔ لڑھکنا (شاہ آباد)
ڈھنڈھان مکان ۔ ڈھنڈار مکان ۔ ویران مکان (سارن)
ڈھنڈھنانا ۔ ڈھن ڈھن کی آواز پیدا کرنا ۔
ڈھنمن مکان ۔ خالی مکان ۔ (عو)

ڈھنبیا کھانا ۔ ہندھکنیاں کھانا ۔
ڈھوڈری ۔ چھوٹی کوٹھری جو عموماً سیڑھی کے نیچے بناتے ہیں ۔
ڈھولا ۔ ڈھولک (سارن)
ڈھولی ۔ دو سو پانوں کا گٹھر ۔
ڈھونس ۔ بڑا مینڈھک ۔
ڈھونس مارنا ۔ گھونس مارنا (جانوروں کا) سینگوں سے حملہ کرنا ۔
ڈھونگل ۔ بے وقوف ۔
ڈھیبا ۔ ٹینٹ (آنکھوں کی) جو ابھری ہوئی ہو ۔
ڈھیلا ۔ عا معنی مشہور ۔ ع۲ ایک قسم کا درخت جس کی لکڑی کی چھڑی بنتی ہے ۔
ڈھیٹری ۔ بھلی ۔
ڈھینڈھس ۔ بے وقوف ۔
ڈھینکی ۔ ڈھینکلی ۔
ڈھینو ۔ جانوروں کے بچہ جننے کے وقت دودھ کی زیادتی ۔

ر

راب ۔ راوا ۔ گڑ کا تلچھٹ
راجہ جلے رانی روئے ۔ ایک کھیل جس میں سنٹھی سے مکان بنا کر جلاتے ہیں اور یہی جملہ کہتے ہیں ۔ (پٹنہ)
راج گھیلا ۔ حسینوں کا بادشاہ ۔ نوشاہ کو کہتے ہیں ۔

راج گھیلا میاں بندر مانا رنجی دامن الائے
(گیت) (عوام)

راڑھی۔ پان کی ایک خراب قسم

راکس۔ اصل راکھشس ہے۔ اگیا بیتال۔ مشہور ہے کہ تیلی مرنے کے بعد خبیث ہو جاتا ہے۔ اس کی چار آنکھیں ہو جاتی ہیں اور سر میں جٹا۔ منھ سے شعلے نکلتے ہیں۔ سائنس دانوں کی تحقیق ہے کہ وہ شعلے میتھین گیس کے ہوتے ہیں ؎

اڑ گیا نیل کنٹھ توڑ قفس
تیلی مر کر کے ہو گیا راکس
(انوار الہدا صاحب انجینیر جمشید پور)

راکس کی جٹا ہاتھ میں آنا۔ نایاب شے کا ہاتھ آنا۔

رام ترئی۔ بھنڈی۔

رام چروا۔ گماشتہ۔ پٹواری کا نوکر۔

رام کند۔ ایک میٹھا کندہ جو قریب ۲ فٹ لمبا اور دس انچ موٹا ہوتا ہے۔ کچا کھایا جاتا ہے۔ (چھوٹا ناگپور)

رانگا۔ رانگ (مشہور دھات)

راہر۔ ارہر۔

راواں داواں۔ رواں دواں۔ برباد (عو)

رائی چھینٹا۔ تتر بتر۔ برباد (عو) (دوات)

رائی سے رتی تک۔ نک سے سک تک۔ شروع سے آخر تک۔

ربڑی۔ رابڑی۔

رپٹنا۔ دوڑا دینا۔

رجواڑ۔ راجگیر کی ایک قوم

رڑیٹھا۔ ارہر کی لکڑی ؎

رڑیٹھا کاٹ کر بیلوں پہ لادا
روانہ کر دیا ہسوا نوادا (لامعلوم)

رستم۔ آگ (بلامؤں)

رس قدم۔ سرخ رس گلا جو خوشبو ہوتا ہے (رانچی)

رس مادھوری۔ چھینے کی مٹھائی جس کے چاروں طرف سفیدی اور بیچ میں زردی ہوتی ہے۔ (رانچی)

رس ملائی۔ چھینے کی چپٹی گول مٹھائی جو بالائی میں ڈوبی ہوئی ہو۔ (رانچی)

رسوم۔ وہ غلہ جو زمیندار کے عملے فصل کاٹنے کے وقت خراج کے علاوہ وصول کرتے ہیں۔

رسی۔ سانپ۔ عورتیں رات کے وقت سانپ کو رسی کہتی ہیں۔

رسیاؤ۔ رسیاول۔ رساول۔ اکھ کے رس میں پکے ہوئے چاول۔

رگھیانا۔ حروف کو بے قاعدہ کھینچ کے پڑھنا۔

رم جھنگی۔ بھنڈی۔ رام ترئی (دربھنگہ)

رنتھی۔ ارتھی۔

رنگ ڈھلیا۔ ایک قوم جو ٹکٹ (گزک) بناتی ہے۔ (بہار شریف)

رنگ ڈھلنی۔ رنگ ڈھلیا کی عورت (بہار شریف)

رُوانی صورت۔ رواندی صورت
رُوہنی۔ روہنا کا حاصل مصدر
رُوٹ بوٹ کا روزہ۔ وہ روزہ جو رجب میں کسی جمعہ کو رکھا جاتا ہے اور روٹ اور سالن پکا کر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی فاتحہ کی جاتی ہے۔
رُوسی۔ رسّی۔ سر کا سفید میل۔
رووان تستانا۔ دل دکھانا۔ جھوٹا الزام لگانا (عو)
رونا۔ رسّی کا پھندا جو گھڑے یا لوٹے کے کنگھے میں لٹکانے کے لیے بنایا جاتا ہے۔
رَہَم۔ لڈو جو چاول کے آٹے میں شکر ملا کر بناتے ہیں۔
رہے رہے۔ رہ رہ کے (عو)
ریڑ۔ ارنڈ۔ رینڈی کا درخت۔
ریڑمیوں۔ ارنڈ پھل۔ پپیتا (پلاموں)
ریگھا۔ ریکھا۔
ریگھی۔ ریکھا۔
ریوڑی۔ ۱ بھوڑی ۲ ایک مشہور مٹھائی۔
رَے۔ کھیتوں یا حصہ مکان کی تخمینی قیمت بٹوارے کی غرض سے۔
رے بندی۔ رے قائم کرنی۔

ز

زٹوٹ۔ فرسودہ۔ زٹل۔
زیٹ۔ ڈینگ۔ بے جا نمائش
زیٹنا۔ بے جا نمائش کرنا (بہار شریف و اطراف)
زیٹیا۔ زٹیل۔ مغرور۔ بے جا نمائش کرنے والا۔

س

سابا۔ گبّی۔ ایک کشمشی رنگ کی گھاس جس [illegible] سڑا کر رسّی بناتے ہیں۔
سائنا۔ چپکانا۔
ساٹھ کھانا یا کھلانا۔ بچے کی پیدائش کے [illegible] چھٹی کے دن دعوت کھانا یا کھلانا [illegible]
سارکھ۔ نیلوفر کی جڑ۔
سارِل۔ لکڑی کا پختہ حصہ۔
سارے۔ ساکھو کا بیج (چھوٹا ناگپور)
ساما۔ ۱ چہرے پر کے سیاہ داغ۔ ۲ ایک [illegible] کا غلہ۔
سانچی پان۔ دساوری پان۔ ایک قسم کا پان جو کسی قدر خوشبودار ہوتا ہے۔
سانڑ۔ ۱ سانڈ ۲ ہل کا ایک حصہ۔
ساننا۔ ساندنا۔ آٹا یا ستو کو ہلکے ہاتھوں [illegible] گوندھنا۔
ساو۔ بنیا کا خاندانی خطاب
سپٹا۔ ٹاٹ (سارن)
سپر۔ بانس کا ڈھانچہ جس پر ایک طرف [illegible] بڑی ڈھالیں باندھتے ہیں۔ دوسری [illegible] زرتار کپڑا، اوپر لمبا ریں رہتی ہیں [illegible] پر پھول وغیرہ۔ محرم میں تعزیے کے [illegible] نکالتے ہیں۔
سپرنا۔ کسی کام کا خاص کر ارادہ کرنا۔

ستارہ گنج۔ ایک آتش بازی جس سے گولہ نکل کر
اُڑتا ہے۔
ستکار۔ غلّہ کاٹنے اور دانہ بندی سے پہلے کا
تخمینہ۔
ستل پاٹی۔ بید کے چھلکے کا بُنا ہوا بوریا۔
ستنجا۔ (سات اناجا) ایک کھچڑی جو چاول
میں چھ قسم کی دالیں ڈال کر پکائی جاتی ہے۔
ستوا۔ سیپ۔
ستو پڈو۔ ایک قسم کا کھیل۔
ستانا۔ ۱ چپکانا۔ ۲ مانوس کرنا ۳ دو چیزوں
کا ایک دوسرے سے وصل کرنا ۴
بھگتانا (بقایا کا)
ستاوُ۔ بھگتان۔
ستنا۔ ۱ چپکنا۔ ۲ مانوس ہونا ۳ دو چیزوں
کا ایک دوسرے سے وصول ہونا۔ ۴
بھگتنا (بقایا کا)
ستوا پٹوا۔ وہ اجارہ جس میں سود کے ساتھ اصل
قرض بھی بہ قسط ادا ہوتا جائے۔
ستوال۔ ساری کے نیچے کا تہہ بند (سارن)
ستجوٹی۔ سوکھا غلّہ جو ماما کو تنخواہ کے علاوہ کھانے
کے بدلے دیا جاتا ہے۔
سجھاتا۔ سُلجھانا۔
سنجھرنا۔ سُلجھنا۔
سنجیا آم۔ امرود (دربھنگہ)
سندتی۔ پتنگ اُڑانے کا سادا دھاگا۔

سدھارن۔ سادھارن
سدھور۔ وہ تحفہ جو عورت کے لیے حمل کے موقع
پر اگر سسرال میں ہو تو میکے سے یا میکے
میں ہو تو سسرال سے بھیجا جاتا ہے۔
سڈھا برابر۔ آمد و خرچ کا برابر ہونا۔
سڈول بدن۔ سُڈول بدن۔
سرادری۔ سردر۔ اوسط۔
سُرسُرانا۔ کلبلانا۔
سرہٹیل۔ بیل (مشہور بیل) (بھجوا ضلع شاہ آباد)
سردیاہا۔ سردی کا اثر لینے والا۔
سرسادی۔ (شیرشاہ آبادی) راج محل کے
ایک علاقے میں جو گنگا کے کنارے
ہے مسلمانوں کی ایک جماعت آباد ہے
مشہور ہے کہ شیرشاہ نے بنگال کی مہم پر
ایک فوج بھیجی تھی جو کسی سبب سے
یہیں رہ گئی۔ ان کی اولاد اپنے کو
سرسابادی (شیرشاہ آبادی) کہتی ہے
ان کی بولی اردو۔ بنگلہ اور سنتھالی کا مجموعہ
ہے اور سرسابادی کہلاتی ہے۔
سُرسُری۔ سُرسُراہٹ۔ کلبلاہٹ
سُرسُرائن۔ سُرسُری پیدا کرنے والا۔ کھردرا۔
سرہج۔ سلہج۔ سالے کی بیوی۔
سرہل۔ ۱ ساکھو کا پھول ۲ ایک آدی باسی
تیوہار جو چیت میں منایا جاتا ہے۔ جس میں
سرہل کی پوجا ہوتی ہے۔ (چھوٹا ناگپور)

سَری۔ سِرا۔ سرکنڈا۔ سِریا۔
سَریانا۔ ترتیب سے رکھنا۔
سَریا دینا۔ کسی کی خوب خبر لینی۔
سَڑائن۔ سڑیندھا۔ سڑاندا۔ سڑاہندا۔
سَڑیا۔ تیزی عموماً بولنے کے لیے۔
سٹر سرانا۔ مارنا۔
سُٹر سُٹرانا۔ ناک سے نیٹ گرانے کی آواز۔
سَٹرکنا۔ (غذا کا) اُچھو ہونا۔
سَسارنا یَسَسرانا۔ سَسَرنا کا متعدی۔ سرکانا (عوام)
سُستانا۔ سَستانا۔ آرام کرنا۔
سَسَرنا۔ سَرکنا (عوام)
سَسُر۔ سُسرا۔ سَسُر۔
سُسُم۔ کنکنا۔ نیم گرم۔
سسوہنا۔ پتوں یا گوشت کو ایک بار شروع سے آخر تک کھینچ لینا۔
سُفیدہ۔ ۱۔ چونا۔ ۲۔ ایک قسم کی دوا۔ ۳۔ فرش کی چاندنی۔ (دہات)
سَک بَک۔ ہوش و حواس (عو)
سِکچی۔ ایک قسم کی مچھلی۔
سِکری۔ پتلی چھوٹی زنجیر۔
سُکڑانا۔ سُکڑنا۔ سِکوڑنا۔
سِکہر۔ چھینکا۔
سُکھڑا۔ ایک قسم کا سانپ جس کی پیٹھ پر سبزی مائل پھول ہوتے ہیں۔

سُکھلاہا۔ دُبلا پتلا۔
سُکھلیا۔ دُبلی پتلی۔
سُکھلیل۔ سُتھنی۔ (ایک تندی پھل) (عوام)
سُکھوا۔ ساکھو (ایک درخت)
سُکوا۔ صبح کا تارا (زہرہ) (سارن؟)
سُگی۔ سُگیا۔ پیلی چونچ کا طوطا۔
سَلمہ۔ اپنے سے چھوٹے کے لیے مخصوص ...
سِلن۔ ایک قسم کی مچھلی۔
سِلودھا۔ سرخ رنگ شیر۔
سِلہچی۔ ایک قسم کا ساگ۔
سِمبتھا۔ ترسیمہ (جمشید پور)
سَمتا۔ ہوش والا۔ دیوانے کا برعکس۔
سمدھ۔ بیٹا یا بیٹی۔ سمدھی کا بیٹا یا بیٹی۔
سمسوچا۔ پوراع۔ سموچی گٹھری کو دکھاتا ہوں میں
سَمّوا۔ سامی۔ دھات کا خول جو لکڑی کے ... پر پہنایا جاتا ہے۔
سَنانا۔ سبزیوں میں سے سَن کے سے ریشوں کا نکلنا۔
سناہا۔ سنایا ہوا۔ ریشوں سے بھرا ہوا۔
سنتھی۔ سنئی کے بیج کی ڈنٹھل۔
سنجوگنا۔ ترتیب سے رکھنا۔
سنجھوتی دکھانا۔ شام ہوتے ہی چراغ روشن کرنا (دہات)
سندنا۔ بنسلوچن۔ طباشیر (رانچی)
سندیس۔ ۱۔ ایک قسم کی مٹھائی ۲۔ سوغات۔

سَنکروا ۔ اسرول ۔ لال بیگ ۔
سنگارنا ۔ اکٹھا کرنا ۔
سِنگرنا ۔ اکٹھا ہونا ۔
سِنگھا ۔ (باجا) نرسنگھا ۔ قرنا ۔
سِنگھار ۔ ہارسنگھار (ایک پھول)
سِنگھراس ۔ ایک قسم کا گھوڑا جو مبارک سمجھا جاتا ہے ۔
سِنگھن ۔ ۱؎ گھوڑی کی ایک قسم جو منحوس سمجھی جاتی ہے
۲؎ ایک قسم کی بھونری جو گھوڑے کے
جسم پر ہوتی ہے ۔
سَہنک ۔ صحنک ۔ مٹی کا گہرا برتن
سَنئی ۔ پودا جس سے سن نکالتے ہیں ۔
سوال داخل کرنا ۔ سوال دینا ۔ حاکم کے
پاس درخواست دینی ۔
سُوپری ۔ مٹی کا برتن سینی سے مشابہ ۔
سوتار ۔ سنبھال ۔
سوڑ ۔ سُوت ۔ ریشے ۔
سَوراپہن ۔ بیج جو کھیت جوتنے والے کو
مدد کے طور پر دیا جاتا ہے ۔
سورج کنہرا ۔ میٹھا (دربھنگہ)
سورج منڈل ۔ آگمنائی جو پورب پچھم لمبی ہوتی
ہے ہو اسے نامبارک سمجھتے ہیں ۔
سَورجوڑنا ۔ زچہ خانے کے دروازے پر آگ
روشن کرنا ۔
سُوڑھن ۔ رئیسوں کے دربار کا مسخرا جسے سب
بیوقوف بناتے ہیں ۔

سُوڑھی پٹسونڈا ۔ سونڈ والے چھوٹے چھوٹے
کیڑے جو غلے کو خراب کرتے ہیں ۔
۲؎ تیلی کی ایک قسم ۔
سوکھوار ۔ سوکوار ۱؎ دبلا پتلا کمزور ۲؎ نازک
طبع (رانچی)
سُوکھی بولی ۔ کھنکھلاتی بولی ۔
سُومبار ۔ سوموار ۔ پیر کا دن ۔
سُومباری میلہ ۔ پٹنہ کا ایک میلہ جو ہر سموار
کو کچہری کے میدان میں لگایا جاتا ہے
سُونٹی ۔ سہجنا کے پھل ۔ (رانچی)
سُونڑھ ۔ سونڈ
سونگھی ۔ سانگی ۔ پاٹی ہوئی بیل گاڑی ۔
(جہان آباد و اطراف)
سونے کی چڑیا دیکھو ۔ ختنہ کے وقت بچے
کا منھ دوسری طرف متوجہ کرنے کے لیے
کہتے ہیں ۔
سَوہڑ ۔ سوہر ۔ سگھڑ
سُوئی ۔ سُوتا ۔
سُوئیا ۔ سبز رنگ کی چڑیا جو گوریا کے برابر ہوتی ہے ۔
سہجوار ۔ سازوار ۔ سازگار ۔ مبارک (عو)
سِہری چڑھنا ۔ دولہا یا دلہن پر لباس اور
آرائش کا چڑھنا ۔
سِہکنا ۔ سسکنا ۔ بسورنا ۔
سِہکی ۔ سسکی ۔
سہنگا ۔ کلی دار لہنگا ۔

سہورے۔ سسرال (عو) (بت):
میرا امراؤ چلا سہورے کو۔
سہیڑ۔ بکریوں وغیرہ کا گروہ
سیار۔ گیدڑ۔
سیار پچھی۔ ایک قسم کی گھاس کی جھاڑو جو گیدڑ کی دم سے مشابہ ہوتی ہے۔ (دیکھیے چل جھاڑو) (رانجی)
سیٹھی۔ ۱ پھسل ۲ اگال (پان کا)
سیدھیانا۔ سیدھا کرنا۔
سیدکا۔ وہ تحفہ جو شادی میں لڑکی کی پہلی رخصتی کے بعد لڑکی والے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور لڑکی کو میکے لے آتے ہیں۔
سیدکا ہوتی۔ ایک قسم کی ٹوکری۔
سیکر۔ زنجیر۔
سیل کرنا۔ لٹو کے کھیل کی اصطلاح
سیلہا۔ سیلا۔ ایک قسم کا ابالے ہوئے دھان کا موٹا چاول۔
سیمل۔ سینبل۔ ایک قسم کی روئی جو تکیوں میں بھری جاتی ہے۔
سیہارنا۔ سرہانا (سارن)
سیوہلی۔ چہرے پر سفید داغ۔

ش

شپالڑانا۔ شپا = نیزہ۔ شپالڑانا = نیزہ لڑانا۔ ہوشیارانہ تدبیر سے یا لوگوں کے تعلق پیدا کر کے کام نکالنا۔
شطرنجی۔ بڑی دری
شقفا۔ دیوار کا روزن
شکر پالا۔ شکر پارہ۔
شور کرنا۔ ۱ پکارنا (در بھنگہ) ۲ معنی مشہور
شہانی رات۔ شبِ زفاف

ص

صبنانا۔ کپڑوں میں صابن لگانا۔

غ

غازی مرد۔ مجازاً گھوڑے کو کہتے ہیں۔
غازی میاں کا بیاہ۔ جب کسی کے بیاہ میں غیر معمولی دیر ہوتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس کا بیاہ غازی کا بیاہ ہے۔ چونکہ حضرت سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کنوارے شہید ہوئے کچھ لوگ ہر بیساکھ میں ان کا بیاہ رچاتے ہیں۔
غصانا۔ غصہ کرنا۔
غصہ بھری صورت بنانا۔ تیوری چڑھانا۔ روکھی صورت بنانا۔ ناک بھوں چڑھانا
غلالہ کرنا۔ غرارہ کرنا۔
غلفا۔ (غلفق = پانی کا پھل) ایک سفید پھل جو ناریل کے اندر ہوتا ہے۔
غمے میں ہونا۔ افیون کی پینک میں ہونا۔ بے خبر

اور بے حس ہونا۔

قوم - ایک گیت جو بہار میں ملک قوم کے یہاں شادیوں میں گایا جاتا ہے۔ اس میں ان کی قومی تاریخ ہوتی ہے۔

ف

فلاخسی - کاہل (فلاخلی = پس وہ خطاوار نہیں ہے) کاہل کسی کا کچھ نہیں بگاڑتا اس لیے کہتے ہیں۔

ق

قبلہ - عموماً سسرے کو اس لقب سے ملقب کرتے ہیں۔

قرض گوام - قرض و وام۔

قسمت کا دھاکڑ - قسمت کا سانڈ

قلفی - ۱ قلفی ۲ چائے کی پیالی۔ نیچے کا وہ حصہ جو دھات کا ہوتا ہے اور گھومتا ہے

قلمدانی - ایک قسم کا باریک چاول۔

قند آلو - شکر قند (سارن)

ک

کاٹھ کٹمبھر - کاٹھ کوٹھ - کاٹھ کباڑ

کاٹھ کو رو ہو جانا - چپ لگ جانا

کاٹھی - ۱ لکڑی (رانچی) ۲ تلوار کی نیام۔

کادو - کیچڑ (عوام)

کادو کرنا - کھیت کو کیچڑ سے بھر دینا۔ کاشتکار اس کا خاص تیوہار مناتے ہیں۔

کارنس - کانس

کاڑا - کاٹڑا - ۱ پاڑا - پڑوا - بھینس کا نر بچہ - ۲ سرکی -

کاڑی - کاٹڑی - پاڑی - پڑیا بھینس کا مادہ بچہ۔

کاکٹ - گٹی کاٹنے کا آلہ

کاکر بیرا - کاکر بیزی۔

کاگ دڑس - (کاگ = عدد طاق - دڑس = عدد جفت) ایک کھیل جو املی کے بیجوں کو مٹھی میں لے کر کھیلا جاتا ہے۔

کانا - ۱ معنی مشہور - ۲ اترا نچھتر

کانا پھسکی - کانا پھوسی -

کاندر - کودن - غبی - کاہل -

کاندن - کاندو کی عورت۔

کاندو - بھڑبھونجا - عربی "کانون" بمعنی چولھا سے مشتق ہے۔

کانے کترے - کانے کھدرے

کبارنا - اکھیڑنا (عوام)

کبارن - کنجڑن

کباڑی - کنجڑا -

کبیر - سویرے کا اٹھنا - دیر کرکے -

کبی - ایک قسم کی مچھلی جو سبزی مائل ہوتی ہے۔

کپاس کی کہانی - بچوں کا ایک کھیل جس میں ایک دوسرے سے یہ پوچھتا ہے کہ "کپاس کی کہانی سنو گے؟" ہاں اور نہیں دونوں

جواؤں سے پریشان کرتا ہے۔
کُپّا پُھلانا۔ کپّا ہونا۔ روٹھنا۔
کَپَڑ سُنگوا۔ دیکھیے جُھریٹا۔
کَتاب۔ چوپایہ کی آنت کا ایک حصہ
کِتاری۔ اوکھ۔ اینکھ ۔ ۔
کتاری کا مگدر ہلاتا ہوں میں
سموچی گمری کو کھاتا ہوں میں
کُتّا۔ کنگھا جس پر جُلّی منڈھتے ہیں۔
کُتّا خصّی ہونا یا بنے پھرنا۔ ۱؎ بے کار وقت برباد کرنا۔ ۲؎ مارا مارا پھرنا۔
کَتلا۔ ایک قسم کی مچھلی جس کے جسم پر چھپّے ہوتے ہیں۔
کَتّھ۔ کتھا۔
کَتّھک۔ کیتھا۔ بیل سے مشابہ ایک ترش پھل جس کی چٹنی پیسی جاتی ہے۔
کَتّھئی۔ کتھئی۔ کتھے کے رنگ کا۔
کَتّی۔ ایک قسم کا کھیل۔
کُتّی۔ کُتیا۔
کَٹاس۔ کاٹنے والا یا والی۔ عموماً بلا۔
کٹاو دہی۔ پتلا دہی۔
کٹ کلیجا۔ کٹ کریجا۔ کرنجا۔
کٹ کٹاہا۔ کٹ کھنا۔
کٹ کٹاہی۔ کٹ کھنی
کٹّو۔ مسور۔ کھیاری کی ڈنٹھل کے ٹکڑے
کٹھ باپ۔ سوتیلا باپ۔

کٹھ پگلیا۔ (کاٹھ کا پگلا) پاگل عورت (عو)
کٹھہرے دار۔ جس کے کنارے آری کی طرح دندانے دار ہوتے ہیں۔
کٹھ کھُدوا۔ کٹھ پھوڑا۔ ہُدہُد۔ مشہور ہے کہ چونچ سے کاٹھ (لکڑی) کھودتا ہے۔
کُٹکی۔ بہت چھوٹے مچھر
کَٹیا۔ ۱؎ کٹنی (دربھنگہ) ۲؎ ٹھہری (سارن)
کٹیلا۔ گھموئی۔ کٹائی۔ ایک خاردار پودا۔
کجرا۔ کرنجا۔ چشم ازرق۔
کجری۔ ۱؎ ایک کیڑا جو شاخوں اور کلیوں کو خراب کر دیتا ہے ۲؎ ایک راگنی۔
کجری دیکھنا۔ کسی کے انگوٹھے میں کاجل لگا کر عملیات کے ذریعہ کسی کا حال معلوم کرنا۔
کجر مٹیا۔ ایک جرم پیشہ خانہ بدوش قوم۔
کچائن۔ کچاہند۔ کچیاند۔ گندہ۔ شور، دغل (عو)
کچ بچیا۔ ۱؎ ایک چڑیا۔ ۲؎ ستارہ۔
کچڑمی۔ پسی ہوئی دال کی ٹکیا۔
کچک۔ دھچکا۔
کیچ کڑا۔ کچ کڑ۔ ایک مصنوعی دھات۔ پلاسٹک
کچکل۔ کیچڑ سے اٹا ہوا۔
کچکن۔ چُڑیل۔
کچو۔ اروی۔
کچی۔ چیپڑ۔ آنکھوں کی لعاب دار رطوبت۔
کچی چینی۔ نیلی سفوف چینی۔
کدرم۔ ایک درخت جس کے پھول عنابی ہوتے

ہیں صبح سے دوپہر تک کھل کر شام کو سکڑ جاتے ہیں۔

کیشوا۔ (پٹ سن) اس کی شاخ کے ریشوں سے نکلتا ہے۔

کُدوا۔ ۱ کھرا چیچک کی ایک قسم۔ ۲ آدی باسیوں کی قبر۔ (رانچی)

کدیہ۔ کُھنڈا۔

کراسن کا تیل۔ (انگریزی کیروسن) مٹی کا تیل۔

کرائی۔ بونٹ کی بھوسی۔

کرجنی۔ گھونگچی۔ بیضاوی سُرخ دانے جن پر ایک سیاہ داغ ہوتا ہے۔ اس سے سونا تولا جاتا ہے۔

کرا۔ کاغذ کا گول ٹکڑا۔

کری۔ ۱ چھوٹا کرا۔ ۲ ایک نیا پیسہ

کرسی۔ گلے کا ایک زیور۔

کرکرانا۔ ۱ کرکرانا۔ (روغن کو گرم کرنا) ۲ مرغی کی آواز جو انڈا دینے سے پہلے اس کے منھ سے نکلتی ہے۔

کرما۔ ۱ دیودار سے مشابہ ایک لکڑی ۲ آدی باسیوں کا ایک تہوار (چھوٹا ناگپور)

کرمی۔ ایک بیل جو پانی میں ہوتی ہے پتے چھوٹے اور پھول بیے کی شکل کے ہوتے ہیں۔

کرنج۔ چھوٹا ناگپور کا ایک پھل جو سیم سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کے تخم سے تیل نکلتا ہے جو خارش میں لگایا۔ چراغ میں جلایا اور صابون بھی بنایا جاتا ہے۔

کرہا۔ کرنجی آنکھ۔ نیلی سی آنکھ۔ چھوٹی نالی جو کھیتوں میں پانی پہنچانے کے لیے کھودی جاتی ہے۔

کرینگ۔ کشتی نما لوہے کا ظرف جس کو لاٹھے میں باندھ کر کھیتوں کو سینچتے ہیں۔

کڑاکُل۔ قرقرا (ایک مشہور پرندہ)

کڑاہی۔ ۱ معنی مشہور ۲ ہانڈی (دربھنگہ)

کڑرو۔ پڑرو۔ بھینس کا بچہ۔

کڑہا۔ کُنبہ۔

کڑوینی۔ ایک درخت جس کا پھل مثلث اور چھلکے بادام سے مشابہ ہوتے ہیں۔

کڑہوئی۔ وہ شادی جس میں لڑکی کو شادی سے پہلے سسرال لاکر کے شادی رچاتے ہیں۔

کُسار۔ لکڑی کا سفید رنگ۔ خام حصہ۔

کس کُٹ۔ ۱ مرکب دھات۔ ۲ مخلوط النسل

کسیلی۔ سپاری۔ ڈلی۔ چھالیا۔

کفنانا۔ کفن پہنانا۔

کگرہا۔ جھگڑا پیدا کرنے والی چیز۔

کگوت۔ کگوہٹ۔ کوانچ۔ ایک پودا جس کے رونگٹے جب بدن کو لگتے ہیں تو کھجلاہٹ پیدا کرتے ہیں۔

کگھیا۔ کنگھی (ایک قسم کا پودا)

کلاؤ۔ کراؤ۔ مٹر کے سوکھے دانے۔

کلسانا۔ ترسانا
کلسنا۔ ترسنا
گلشنا۔ گوٹا کا مصغر
گلشنی۔ گوٹی کا مصغر
کل جبھا۔ کل جبھی۔ کالی زبان والا یا والی۔ وہ جس کی بددعا اثر کر جائے۔
گلس۔ ۱ معنی مشہور۔ ۲ کیلے کا پھول جو گلس سے مشابہ ہوتا ہے۔
کلسوپ۔ بانس کی تیلیوں کا بنا ہوا سوپ۔
کلکھا۔ کلکھاہی۔ کالک والا یا والی
کلوندا۔ کروندا۔
کلہانی۔ تاڑ کے پتوں کی بنی ہوئی چھوٹی ٹوکری۔ (پٹنہ۔ بہار)
کلیانا۔ درخت میں کلی کا کھلنا۔
کلیجے سوپ کی طرح ہونا۔ خوشی سے پھولے نہ سمانا۔

سوپ کی طرح کلیجے ہوئے دہقانوں کے
جانب دشت بڑھے پاؤں بھی دیوانوں کے
(احمد ارمان آروی)

کماسُت۔ کماؤ
کمانی دار۔ وہ محراب جو دائرے کا ایک حصہ ہوتی ہے۔
کمتی۔ کمی (عوام)
کمر توڑی۔ کمر ہیٹی۔
کمہائن۔ کمہاری ۱ کمہاری کی عورت ۲ سرخ رنگ کا پتنگا جس کا گھونسلا مٹی کا اور چکنا ہوتا ہے۔

کمیا۔ کمیرا۔ اجرت پر کاشتکاری کا کام کرنے والا۔
کن پترا۔ ہر بات بے سوچے سمجھے یقین کرنے والا
کنستی۔ ایک مٹھائی جو بڑی بڑی کو شکر کے شیرے میں ڈال کر اور جما کر بناتے ہیں۔
کنٹھا دھاری۔ دیکھیے کنٹھاہا برہمن۔ (ترہت)
کنٹھاہا برہمن۔ وہ برہمن جنھیں ہندو کے یہاں موت ہو جانے پر کھانا کھلایا جاتا ہے۔ بہت بسیار خور ہوتے ہیں۔
کنجڑ۔ شیر جس کے جسم پر لکیریں ہوتی ہیں۔ (بنگال، ٹما ٹیاگر)
کنجی دینا۔ (گھڑی میں) کوک دینا۔
کن چٹر۔ کن پٹی۔
کندری۔ کندوری۔ ایک قسم کی سبزی پٹول سے مشابہ
کندھے اترنا یا کندھے پار اترنا۔ الزام دوسرے پر ڈال کے نکلنا۔ (عو)
کنڈا۔ کانڑا۔ سرکنڈا۔ سرکی (پٹنہ۔ بہار)
کنڈا۔ چاول کا سرخ چھلکا جو چھانٹنے کے بعد گرد ہو جاتا ہے۔
کنکنایا کنکناہی۔ مٹی یا بالو ملا ہوا یا ملی ہوئی۔ یہ کیفیت دانت کے نیچے محسوس ہوتی ہے۔
کنکنی۔ فضا کا سرد ہو جانا۔
کنکھا۔ گھڑے ہانڈی وغیرہ کی گردن۔
کنکھی۔ کن انکھی۔
کنگلیا۔ چھنگلیا۔ ہاتھوں کی چھوٹی انگلی۔

کنگوجر۔ کنکھجورا۔ کھنکھجورا۔
کنی۔ کنی (چاول کی خامی اور سختی) کہتے ہیں: چاول میں کنی رہ گئی یعنی چاول پورے طور پر گل نہ سکے۔
کنے کنے توس۔ ایک قسم کا کھیل جس میں بچے ایک دوسرے کے کان کے پاس یہ الفاظ کہتے ہیں۔
کنواں۔ ۱ (وزن) چھٹانک ۲ (گز کا) گرہ
کوال مٹی۔ چکنی مٹی۔
کوپل نکلی۔ کوپل اگی۔ کوپل پھوٹی۔
کوتھا ہونا۔ کھٹی چیز کے کھانے سے دانت کا کھٹا ہونا۔
کوتھا دمر۔ ایک قسم کا کچا پھل۔
کوچا۔ جلی ہوئی مرچیں۔ کچے آم۔ نمک اور کڑوے تیل وغیرہ کا مرکب۔
کودو۔ کودوں۔ ایک معمولی قسم کا غلہ
کوڑنا۔ تھوڑا کھودنا۔
کوڑھی۔ ۱ جزامی ۲ اپاہج۔
کوڑی۔ ۱ معنی مشہور ۲ ½ دام۔
کوپس۔ پیال سے مشابہ گھاس۔ خس اس کی جڑ ہوتی ہے۔
کوسلا کرنا۔ طعنہ دینا (عو)
کوکٹی۔ روئی جس کا پیدائشی رنگ زرد ہوتا ہے۔
کوکڑا۔ کیکڑا۔
کوکنی۔ گاؤدم کانی۔
کولکی۔ کولی۔ چھوٹا گلیارہ جس کے تین جانب دیواریں ہوں۔

کونڈی۔ چھابا۔ ۱ لوہے کا مخروطی شکل کا ڈول ۲ اسی شکل کا شیشہ جس میں موم بتی جلائی جاتی ہے۔
کونی۔ کنکھی۔ ایک قسم کا غلہ جس کے دانے چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔
کونے کی بوبو۔ گوشہ نشین۔ شرمیلی (عو)
کووا۔ کویا۔ (تاڑ یا کٹھل کا)
کوا کرنا۔ پریشان کرنا
کول۔ کمر بلاہ۔ دو لکڑیاں جو تقاطع پر ہوتی ہیں اور بلی کو سہارا دیتی ہیں۔
کوہا۔ کہاسا۔ کہر۔ کہرا۔
کویا۔ پھلی جس کے اندر سے روئی نکلتی ہے۔
کویا۔ ریشم کے کیڑوں پر کا غلاف جس سے ریشم کاتتے ہیں۔
کہارن۔ کہاری
کہبر۔ حجرۂ عروس۔
کہرنا۔ کراہنا۔
کنہڑا۔ کنہڈا (ایک مشہور ترکاری)
کہہ کہہ۔ آواز جو بھوک سے پیٹ سے نکلتی ہے۔
کہوا۔ کاہو (ایک قسم کا درخت)
کہیا۔ چھوٹے منہ کی مٹی کی ہانڈی۔
کیڑی۔ چھوٹے چھوٹے کیڑے جو غلے میں ہوتے ہیں۔
کینتا۔ چھینڈا (ایک قسم کی سبزی)
کیلی۔ کیری۔ کچا آم۔
کینبد۔ ایک قسم کا پھل اس کے پتوں کی بیڑی بنتی ہے۔

کیولا - سنگترہ، سنترہ، نارنج۔ (رائجی)
کیولیٔ رنگ - کیولے کے رنگ کا، نارنجی رنگ۔

کھ

کھاجا - ۱ ناڑ کی آنتھی کا گودا جو کھایا جاتا ہے
۲ ایک مشہور مٹھائی (کھجلا) کھاجا اور جوڑا پیلاؤ
(قریب بہار شریف) کا بہت مشہور ہے۔
کھارا یا کھرا پانی - کھاری پانی۔
کھانچ - کواڑ کے دو پلوں کے کنارہ ان کو چھیل
کر ایک دوسرے سے وصل ہونے کے لیے
جو جگہ بنائی جاتی ہے۔
کھب کھب - آدمیوں کی بھیڑ کے لیے بولتے ہیں۔
ٹکھا کھوا - ۱ بھیٹ کی پھلی ۲ بھیٹ کے دانے
کھپٹریوں نور برستا ہے۔ طنزاً بہ معنی پھٹکار۔
کھتوا - ایک ہندو قوم جو کھاری کرتی ہے (دھنگر)
کھتیتی - بے تابی، تجسس
کھٹک - ہندو سبزی فروش۔
کھٹکن - کھٹک کی بیوی۔
کھٹنا - سخت محنت کرنا۔
کھٹوا - کھٹا ملا کر پکایا ہوا بھات۔
کھٹی - کھٹھی - کھرنڈ جو زخم یا دانوں پر جم
جاتی ہے۔
کھجلا - ۱ کھاجا (مٹھائی) ۲ بد دعا کا لفظ (عو)
کھجلانا - جھلانا۔ غصہ کرنا (عو)
کھنجلانا - کھجانا۔

کھجلاہٹ - کھجاہٹ
کھنجلی - بد دعا کا لفظ
کھچا لڑکا - نابالغ
کھچ بھچ - بہت زیادہ بھیڑ
کھچم کھچ - بھرا ہوا۔
کھچڑا یا بال - کھچڑا بال۔ سفید اور سیاہ ملے
ہوئے بال۔
کھچڑی فروش - چاول دال بیچنے والا۔
کھدبدیا۔ کھدمدیا - ہنڈ کلھیا۔
کھدوکا - لگاون بجھاون (
کھدی - چونی - چاول کے چھوٹے ٹکڑے۔
کھراین - کھڑاہند۔ کھڑاند - پیشاب کی طرح
سی بو رکھنے والا۔
کھرچی - لکڑی جو کواڑ دو دتوں کے درمیان
رہتی ہے۔
کھرچھاین یا کھرچھیندھا - نمکین
کھرل کرنا (بات کا) ایک بات کو بار بار
دہرانا (اطراف دیانواں)
کھرکی - کھڑکی۔
کھرہرا - ۱ کھرا - کھرکھرا (بے فرش کا پلنگ)
۲ کھریرا (گھوڑے کا)
کھرہری - کھڑی - کھرکھری۔
کھرہرا - کھرورا۔
کھرہری - کھردری۔
کھڑی - چھوسنا - گھوڑے کے کھریرا کرنے کے

بعد اس کے جسم سے چونٹیوں کا چھوٹنا۔ اس کے بعد اس کو نہلاتے ہیں۔ مجازاً زیادہ گرمی معلوم ہونے کو کہتے ہیں۔ (عوام۔ بہار شریف)

کھڑچال۔ کھٹ چال۔ کھٹ جال۔ (کھڑ۔ گھاس + چال امر چالنا کا) چالی جو پلنگ کی بُن سے بنائی جاتی ہے۔

کھُڑنی۔ کھُودنی (سلاخ جس سے آگ کو اشتعال دیتے ہیں)

کھسکھسانا۔ کھانسی کا ہونا۔

کھکسا۔ کھکھسا۔ شُول (ایک لکڑی جو درخت کے خول میں گوند کی طرح ہوتی ہے اور پانی میں ڈالنے سے پھول جاتی ہے)

کھکسی۔ کھکھسی۔ جِھبیل (ایک قسم کی سبزی جس کا چھلکا سبز دانہ دار ہوتا ہے۔ شکل بیضوی) (پٹنہ۔ گیا۔ رانچی)

کھنگھارا۔ کھنکھار (منھ سے نکلا ہوا بلغم)

کھنگھیر۔ نیولے سے مشابہ ایک جانور۔

کھنگھورن۔ کھُرچن۔

کھنگھڑی۔ ۱۔ کھکسا (سارن) ۲۔ وہ دھان جس کے اندر چاول نہ ہو۔

کھنگڑا۔ تاڑ کا پتہ ڈنڈی سمیت۔

کھنگڑی۔ وہ جگہ جہاں تاڑ کے بہت سے درخت ہوں۔

کھلی۔ کھلی ۱۔ تیل نکالنے کے بعد تلہن کی سیٹھی۔ ۲۔ سفید رنگ مٹی جس سے تختوں پر لکھتے ہیں۔

کھلواڑی۔ کھلنڈرا

کھلوری۔ کتھا یا چونا لگانے کی چمچی (پٹنہ۔ دیہات)

کھلوڑیا۔ کھلواڑی کا مصغر۔ گیتوں میں نوشاہ کو کہا جاتا ہے۔ ع

کھلوڑیا بنا موہرا سہورے چلا

(گیت۔ عورت)

کھلی۔ پان کا مثلث بیڑا۔

کھنجڑی۔ کھنجری۔

کھنچلی۔ کھنچیا۔ کھانچی کا مصغر۔

کھنتی۔ ۱۔ رانبا۔ سَبَل ۲۔ سڑک کے کنارے کی نالی جس سے کھیتوں کی سیرابی ہوتی ہے۔

کھندڑا۔ سوزنی۔ موٹے دھاگوں سے سوزنی کیا ہوا بستر۔

کھندانا۔ کھندوانا۔ کھُدانا۔ کھدوانا۔ (دیہات)

کھُندنا۔ کھودنا (دیہات)

کھُندی گور چاہنا۔ بے حد کاہل ہونا (عو)

کھندھا۔ کھیتوں کا مجموعہ جس کے تحت کئی کھیت ہوں۔

کھنڈر۔ مکان کا وہ حصہ جو رہائشی مکان کے علاوہ صرف دیواروں سے گھرا ہو۔

کھُنڈلا۔ ڈربا۔

کھوتھا۔ گھونسلا۔ جھونجھ

کھوجنا۔ ڈھونڈھنا۔

کھورا لگانا۔ نقص پیدا کرنا۔ خراب کرنا۔

کھورا لگنا۔ بالوں کا اُڑ جانا۔

کھوراہا۔ کھوراہی۔ بدصورت عیب دار بدمزاج۔

کھونکا۔ کھوکا۔ تاڑ کی ڈنڈی کا نچلا ہوشلا نہ حصہ۔
کھونچیا ہا۔ کھونچ لگانے والا۔ کھنچوا۔
کھونیچا۔ رقم جو تقریب میں حجام یا میراثن کو دی
جاتی ہے۔
کھوبیلا دینا۔ اوکھلی میں غلہ کو کوٹتے وقت
لکڑی سے اکسانا۔
کھیر کھلائی۔ نوشاہ کو کھیر کھلانے کی رسم جب
وہ حجرۂ عروسی میں جاتا ہے۔ اس کو رقم
دی جاتی ہے۔
کھیر موہن۔ چھینے کی گول جیسی مٹھائی۔
کھیری۔ کھیری۔ زرد رنگ چھوٹے چھوٹے
بیضوی پھل
کھبکا۔ (کھانے کا) داہنا ہاتھ (اطراف کھی سرائے)
کھیلنا۔ ۱ معنی مشہور ۲ جن شیطان وغیرہ کی تسلط۔
کھینچا کھینچی۔ اینچا کھینچی۔ کھینچا تانی۔
کھینگ گڑنا۔ بچانس چبھنا۔
کھینی۔ تمباکو کے پتے
کھیہن بہن۔ دیکھیے شورا بہن۔

گ

گابھ۔ دھان کا وہ نرم خوشہ جو چھوٹا نہ ہو اس میں
دودھ ہوتا ہے۔
گاچھ۔ ۱ درخت ۲ باغ (دربھنگہ)
گاچھی۔ ۱ چھوٹا پودا ۲ باغ (دربھنگہ)
گادا۔ مٹر کے ہرے دانے۔

گادی۔ ایک قسم کی کھوئے کی برفی جس میں میوے
ڈالے جاتے ہیں۔ (بہار شریف)
گارنا۔ نچوڑنا۔
گارن۔ ۱ گارنا کا حاصل مصدر ۲ چھوا۔ تلچھٹ
گال ہانکنا۔ غرور کی باتیں کرنا (عو۔ رانچی)
گالی گفتا۔ گالی گلوج۔
گاناگوٹی۔ ایک کھیل جو گوٹیوں یا ٹھیکریوں سے
سے کھیلا جاتا ہے۔
گانج۔ دیکھیے پوڑنج (مغربی پٹنہ)
گانجا۔ ۱ بانس کا مخروطی ٹوکرا ۲ معنی مشہور۔
گاندھی۔ ایک کیڑا جو دھان کو کھا جاتا ہے۔
گاہی۔ پانچ عدد کا مجموعہ۔
گبھا۔ چھوٹی توشک جس پر بچے سوتے ہیں۔
گبھانا۔ دھان کا بیال کے اندر چھپا رہنا (رانچی)
گبھرو۔ گبھروا۔ گمبھیر۔ گمبھرو۔ سنجیدہ۔ نوشاہ
کو کہا جاتا ہے۔ (عو)
گتکا۔ گدکا۔ چھوٹا ڈنڈا جس سے تلوار چلانے
کی مشق کی جاتی ہے۔
گٹا۔ ۱ کلائی کا جوڑ ۲ گڑ کی ریوڑی (بہار شریف)
گٹا پارچہ۔ باریک کچ کڑا۔
گٹ رو۔ چھوٹا خاکی رنگ کا بیضوی پھل (جمشید پور)
گٹھی۔ گٹھلی (سخت بیج مثلاً آم۔ لیچی وغیرہ کی)
گٹی۔ گٹیخ ۱ ٹھیکری جس سے چلم کے سوراخ کو
بند کرتے ہیں۔ ۲ پتھر کے چھوٹے چھوٹے
ٹکڑے۔ (بہار شریف)

گجّا۔ بڑا شکر پارہ۔ دیکھیے بلگرامی۔
گجڑا۔ گاجر۔
گدال کھاتا۔ چیزوں کا بے ترتیبہ انبار۔
گدّا۔ گود۔
گدڑ۔ گدلا۔
گدھا۔ تاش، چوسر وغیرہ کے کھیل میں اپنا فریق۔
گدڑا۔ گدڑنی کا مکبّر۔
گدگدانا۔ ۱۔ زخم کو چھیڑنا ۲۔ تنگ کرنا۔
گدہا۔ گدھا۔
گرانکٹ۔ گنگارٹ۔ گنگٹ۔ چھوٹے چھوٹے پتھر جو ندی کے کنارے ہوتے ہیں۔
گرتھائن۔ گرہستھائن (گھر کی مالکہ)
گردی۔ ڈھال جو بانس کی تیلیوں کو کچے سوت سے بن کر بناتے ہیں۔ گدگا کھیلنے میں اسی سے ڈھال کا کام لیتے ہیں۔
گرگٹ۔ گیرو سے مشابہ سرخ پتھر (رانچی)
گرمی دھونس۔ تونس۔
گرگرا۔ چاول کے آٹے کا بجکا جس میں چنے وغیرہ نہیں ہوتے اور پانی کا پکا ہوا ہوتا ہے۔
گروال۔ گروی (رہن)
گری۔ گری ناریل
گروایت۔ پاسبان۔ دوسادھ
گرگرا۔ فرشی۔ گڑگڑی جس میں بوتا لگا کر اور ڈال کر پیتے ہیں۔
گرلا۔ ایک قسم کی مچھلی۔

گرڑوا۔ گڈا (گڑیا کا مذکر)
گرنبہ۔ (گڑ + انبہ) امگڑا (گڑ میں بنا ہوا کچے آموں کا مربہ) کھٹے میں میٹھا ڈال کر گڑنبہ بناتے ہیں۔
گرھا۔ گڈھا۔
گرھی گھاس کھانا۔ خود کام نہ کرنا اور دوسروں کی محنت سے فائدہ اٹھانا۔
گرٹرنا۔ غرانا (دیہات)
گلا دبانا۔ ۱۔ گلا گھونٹنا ۲۔ دباؤ ڈالنا۔
گل بجبوا۔ گلوگیر آواز والا۔
گل پھڑا۔ باچھ۔
گل تھتھرا۔ (گال تھتھرا) بدزبان (عو)
گل تھتھری۔ بدزبانی (عو)
گل تھری۔ بدزبان عورت (عو)
گلٹا۔ گولٹ۔ گلاوٹ۔ ایسی شادی جس سے ایک شخص دوسرے کا بہنوئی بھی ہوتا ہے اور سالا بھی۔
گلگلانا۔ پلپلانا۔ پھل وغیرہ کو دبا دبا کر نرم کرنا۔
گلگلیا۔ کنجر۔ ایک خانہ بدوش قوم۔
گلگلینی۔ گلگلیا کی عورت۔
گلّا۔ گنڈیریاں۔
گلٹاہا۔ دیکھیے گٹاہا۔
گلوات۔ بات چیت
گلہت۔ گلتھی، بہت گیلے اور گھٹے ہوئے پکے ہوئے چاول جو مریضوں کو دیتے ہیں۔

گلنڈا۔ گالی بکنے والا۔
گلیارا۔ گلی کا مصغر۔ چھوٹی گلی۔
گلینا۔ شیشے سے مشابہ ایک دھات۔
گمچھا۔ انگوچھا۔
گم رسی۔ روٹھ کر چپ رہنے والی (عو۔ دہات)
گمسائن۔ بدبو جو مرے ہوئے چوہے کی بو سے مشابہ ہوتی ہے۔
گمہار۔ ایک قسم کا درخت۔
گنپوڑوا۔ گنپوڑا۔ ایک گھاس جس کی بیل چھتدار، پتے گول ہوتے ہیں۔
گنجی۔ بنیائن۔ (لباس)
گنٹاہا۔ دبلا بچارا صورت۔
گیندھاری۔ ایک قسم کا ساگ۔
گندوڑا۔ کوڑا کرکٹ کا ڈھیر
گندھڑا۔ کھینہ حڑا کا تابع مہمل۔
گندھی۔ ۱ عطر فروش ۲ ایک قسم کا بدبودار پروانہ
گنگل۔ گوگل (مشہور خوشبو دار لکڑی جو جلائی جاتی ہے)
گنوارن۔ گنواری۔
گوام۔ ۱ باندھ باندھنے والوں کی جماعت ۲ قرض
گوتنی۔ جٹھانی یا دیورانی۔
گوٹا۔ ۱ عدد (دربھنگہ) ۲ پٹھا وغیرہ
گوٹے۔ پورا۔ سب (رانچی)
گودی۔ گود۔
گودی دینا۔ شادی میں لڑکی کی رخصتی کے وقت رشتہ داروں کا لڑکی کو رقم یا تحفہ دینا۔

گورکھ دھندھاری۔ گورکھ دھندا۔
گورکھیا۔ (گئو رکھیا) چرواہا۔
گورنا۔ کسی پھل کو پکنے کے لیے چھپا کے رکھنا
گوڑا۔ ۱ کڑا جو دھات کے برتنوں کے پیندے میں لگایا جاتا ہے ۲ ایک قسم کا موٹا چاول۔
گوڑا ٹاہی۔ بار بار آنا جانا۔
گوڑکی۔ ۱ بکری اور دوسرے چوپایوں کا پایہ ۲ کھجور کی شاخ کا نچلا خاردار حصہ۔
گوڑیا اینٹ۔ (گوڑ + یا) پجاوے سے نکلی ہوئی اینٹ۔
گوکھلا۔ گوکھرو (خاردار پودا)
گولوا۔ ساگ جس کی پتیاں بہت چھوٹی چھوٹی گول سی ہوتی ہیں۔
گولیانا۔ گول کرنا۔
گوندنی۔ ایک غلہ جس کے دانے گول اور گوندنی سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کا بھات اور کھیر پکاتے ہیں۔ (چھوٹا ناگپور)
گونڑ۔ کاندو کی ایک قسم۔ (سارن)
گونگرا۔ ترئی (رانچی)
گونٹھا۔ اُپلا۔
گونٹھے میں گھی سکھانا۔ بے فائدہ کام کرنا۔
گہرا۔ گوبر کا لمبا اوپلا۔
گہنا پاتی۔ گہنا پاتا۔
گہونڑی۔ گوہنجی، گوہانی۔ دانے جو پک چکے ہیں

گہیلا۔ گہنا، پکڑنا۔ گہیلا بمعنی پکڑنے والا۔ مجازاً فریفتہ کرنے والا حسین۔ شوخ

گیبرو۔ ایک پرندہ

گیٹم۔ دری سے مشابہ کپڑا۔

گید رگیہ۔ بے شمار، (راںچی)

گیڑا۔ دیکھیے ڈابر۔

گینتا۔ گینت (پتھر توڑنے کا نوکیلا اوزار)

گینچا۔ گینتا۔ چھینڈا (ترہٹ)

گیہم۔ گوہم۔ گیہوں۔

گھ

گھاس گرھنا یا اکھاڑنا۔ گھاس کھودنا۔

گھٹاہا۔ (گھٹنے والا) بے حیا۔

گھپٹ میل۔ مختلف چیزوں کا مل جل جانا۔

گھچی۔ تختہ۔

گھچ۔ نہیں۔ دو پان کا گٹھڑ (بہار شریف)

گھچر پچر۔ گھچ پچ۔ سنج نج

گھچکا۔ تاڑی کی بھنی (حاجی پور اطراف)

گھچ گردنیا۔ پست گردن والا۔ دیکھیے مثل سویرجولی ......

گھچی۔ چھوٹا گڈھا جو گولی کھیلنے کے لیے کھودا جاتا ہے۔

گھرچی۔ کنگھی

گھرچیانا۔ الجھنا

گھرچیاہا۔ ۱۔ الجھنے والا دھاگہ ۲۔ عیار آدمی۔

گھری جوتنا۔ خوشامد کرنا (دربھنگہ)

گھرکنڈوا۔ گھروندا۔

گھرگھڑا۔ گہرے بادامی رنگ کا ٹڈا۔ پرندے اس کو کھانے کی لالچ میں جال میں پھنستے ہیں۔ دیکھیے مثل گھرگھڑا سوجھے ہے....

گھرموہنا HOME SICK جو اپنے وطن سے باہر جانا نہ چاہے۔

گھرتیا۔ گھریلو۔

گھڑپڑاس۔ نیل گاؤ۔

گھڑسٹری۔ گھڑاونچی (بہار شریف)

گھڑکنا۔ گھرکنا۔ ڈانٹنا۔

گھڑلی۔ چھوٹی چھوٹی مٹیا جس میں پانی بھر کر اس کے اوپر روٹیاں رکھ کر شادی میں شامیانہ کے نیچے برات کے روز فاتحہ کی جاتی ہے۔

گھڑنائی۔ (گھوڑا + نائی) دو گھڑوں کی گھڑنائی جس پر پاسی گھوڑے کی طرح چڑھ کر سنگھاڑے نکالتے ہیں۔

گھڑمیں دینا۔ دیکھیے ڈھومیں دینا۔

گھس گودھا۔ گھسیارا۔ گھس کھدا۔

گھنڈی۔ ۱۔ گھڑونچی ۲۔ مٹی کا چھوٹا چبوترہ جس پر گھڑے رکھے جاتے ہیں۔

گھکڑانا۔ سمٹانا۔ سکڑنا۔ ٹھٹھرانا۔

گھنکڑنا۔ سمٹنا۔ سکڑنا۔ ٹھٹھرنا

گھگھا دینا یا مارنا۔ پتنگ کے دھاگے کو تیزی سے پیٹنا۔

گھلٹانا۔ لڑھکانا۔ پریشانی میں مبتلا کرنا۔

گھلٹنا۔ لڑھکنا۔ پریشانی میں مبتلا ہونا۔
گھموری۔ گھماچی۔ گھمسی۔ اَلھوری۔
گھنگھنی۔ گھنگھنی۔ تلے ہوئے بوٹ یا مٹر وغیرہ
گھوٹی۔ گھٹی۔ وہ دوا جو شیر خوار بچوں کو پلائی جاتی ہے۔
گھود۔ گچھا (عموماً کیلوں کے لیے بولتے ہیں)
گھور۔ محراب جو نیم دائرہ ہو۔
گھوڑی۔ ۱؎ مادہ گھوڑا ۲؎ سرخ چیونٹے۔
گھوگھا۔ تاڑ کے پتوں کا بنا ہوا لمبا کوٹ جس سے
بارش سے بچنے کے لیے سارا جسم ڈھک
لیتے ہیں۔
گھوگھا۔ پرندوں کا معدہ جو آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے
گھوگھل۔ ایک آبی پرندہ۔
گھول منٹھا۔ گھورمنٹھا۔ کئی چیزوں کو ملا کر خبط ربط کرنا۔
گھونٹ دینا۔ دھونس دینا۔ دھمکی دینا۔ گردن
دبا کر مارنا (عوام۔ پٹنہ)
گھیٹنا۔ گھانٹنا۔
گھیلا۔ گھڑا (عوام)
گھیورا۔ تری (دربھنگہ)

ل

لاٹ کھانا۔ پتنگ کا گھومنا۔
لاٹھا۔ ایک قسم کا ڈھینکل جس میں بانس باندھ
کر اس سے ڈول یا کونڈی لٹکاتے ہیں۔
لاڈلی۔ ۱؎ گول چپٹا یاقوت جو نتھ میں رہتا ہے
(عو۔ پٹنہ) ۲؎ پیاری۔

لار۔ رال جو عموماً بچوں کے منھ سے ٹپکتی ہے۔
لارپوار۔ نڈھال۔ کمزور۔ (عو)
لاڈ۔ لاڑھ۔ لاڈ۔ (رانچی)
لاڑو۔ لاڈو۔ لاڈلی۔
لاڑھ لگانا۔ لاڈ پیار کرنا۔ (رانچی)
لاس۔ لوہا جس پر موچی چمڑا کوٹتا ہے۔
لاکڑ۔ لکڑا۔ لکڑ بھگا۔ ایک قسم کا بھیڑیا۔
لال بنا۔ خوب صورت نوشاہ (عو) سے
دامن موڑ موڑ چلیو مورے لال بنے (گیت)
لالمی۔ خربزہ (عوام)
لانگھنا۔ ناگھنا۔
لاوا۔ کھیل (دھان کی)
لاہ۔ لاکھ۔
لاہی۔ بیٹ۔
لائی۔ ۱؎ چھیڑہی (سارن) ۲؎ بھیٹ یا
جدوار کے بنے ہوئے لڈو۔
لبدانا۔ ڈھیلا مارنا۔ (رانچی)
لبڑی بتانا صاف۔ (لیبری۔ انگریزی لیوری
یعنی چپراسی کی وردی۔ بتانا، انگریزی
بیٹن یعنی چھوٹا ڈنڈا) سب سامانوں
کا جاتا رہنا۔
لپ لپ۔ لپ لپ۔ جلد جلد (چھونے کے لیے)
لبنا۔ بڑی لبنی (عو)
لبو شبو۔ لگی لپٹی۔
لپا شپا کرنا۔ ہوشیاری کی تدبیر کرنی (پٹنہ)

لپ جانا۔ لکڑی یا چھڑ وغیرہ کا بیچ سے جھک جانا۔
لپ سیٹھ۔ دغا بازی (ٹھٹنہ)
لپ سیٹھیا۔ دغا باز (ٹھٹنہ)
لپکا۔ چور۔
لپکی۔ چوری۔
لپھندر۔ دغا باز مکار۔
لت لترڑ۔ بیل (پودوں کی)
لتا آم۔ امرود (دربھنگہ)
لتاڑی۔ دولتی۔
لتاہر۔ لڑکی کو سسرال سے میکے یا میکے سے سسرال لینے کو جانا۔
لتو پتو۔ للو پتو۔ لگی لپٹی۔
لتی۔ ۱؎ لٹو کی ڈوری۔ ۲؎ سرخ نرکل جس کا قلم بنایا جاتا ہے۔
لتڑانا۔ الجھ جانا کسی بات کا سلسلہ قائم ہو جانا۔
لتڑا۔ الجھنے والا۔
لت مردن۔ پاؤں سے روندنا۔
لتھاڑنا۔ لتاڑنا۔
لتا۔ دبلا پتلا۔
لتاہاتھی۔ وہ آدمی جو پہلے موٹا ہو اس کے بعد دبلا ہو گیا ہو۔
لٹ بور کا تیل۔ تیل جو دلہن کے لیے ساچق کے ساتھ جاتا ہے۔
لٹ پٹانا۔ پھنس جانا۔
لٹ پٹ لٹ پٹ۔ دغا بازی۔

لٹیا۔ لعاب دار۔ چپٹنے والا۔
لٹی۔ چھوٹی روٹی۔
لٹی کا روزہ۔ ایک روزہ جس میں بچیاں لٹی سے افطار کرتی ہیں۔
لٹ جانا۔ دبلا ہو جانا۔
لٹھو ہونا۔ لٹو ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ اصرار کرنا۔
لٹکو آں۔ لٹکنے والا۔
لچیڑ۔ لسٹر۔
لدبھد۔ لت پت۔
لر۔ ہیچوان کا وہ حصہ جس سے حقہ پیتے ہیں۔
لرہا۔ لراہی۔ لعاب دار۔ لسدار۔
لڑبڑا۔ لڑبڑا۔ بہت زیادہ نرم۔ (عموماً دھاگوں کے لیے بولتے ہیں) جو جھک جایا کرے۔
لرتا نگر۔ بدحال۔
لرجڑ۔ رشتہ دار۔ لگاؤ والے۔ ع
اور لرجڑ ایسے شیطاں کا جہاں کوئی نہ ہو
(سید حسن مختار)
لرچھت۔ متعدی۔ پھیلنے والا مرض۔
لزلز۔ بہت نرم چیز۔
لس پھسانا۔ خواہش کا پیدا ہونا۔ خواہش کا پورا نہ ہونا۔
لسی۔ ۱؎ خارش کے دانوں کی رطوبت ۲؎ دہی کا شربت۔
لسوڑہا۔ لسلسا۔ لہسوڑا۔ بیستان۔
لک۔ لوکا۔ آگ کا شعلہ جو گھما کر پھینکا جاتا ہے۔

لُکانا۔ لُکنا کا متعدی۔ اچھالنا (کسی چیز کو)
لُکانا۔ چھپانا (عوام)
لکڑپیچا۔ (لکڑ ایک سابقہ ہے جو علامت تکبیر ہے) بڑا چندا۔
لکڑ دادا۔ جد اعلیٰ۔ پردادا کا دادا۔
لکڑ سُنگھوا۔ لکڑی سُنگھانے والا۔ ایک زمانے میں مشہور تھا کہ کچھ لوگ لکڑی سنگھا کر دوسروں کو اپنے قبضے میں کر لیتے تھے۔
لُکا چوری۔ آنکھ مچولی۔
لُکنا۔ چھپنا (عوام)
لکھیا۔ لکھی کا مصغر۔ لاکھ سپاہیوں کا افسر نوشاہ کی تعریف میں کہا جاتا ہے۔
لُگدا۔ ماماؤں کا نوشاہ کے ساتھ سسرال جانا۔
لُگدن۔ نوشاہ کے ساتھ سسرال جانے والی مامائیں۔
لگّا لگانا۔ تدبیر کرنا۔
لگے سے پانی پلانا۔ محض برائے نام کام کرنا۔ جس کام کو خود کرنا چاہیے اسے دوسروں پر چھوڑ دینا۔
لگنا۔ مذہل کا ایک حصہ نہ مشہور مصدر۔
لگن دھرنا یا ڈالنا۔ کام کی ابتدا کرنا۔ خاص کر شادی کی بات چیت۔
لگھڑانا۔ لڑھکانا۔
لگھڑنا۔ لڑھکنا۔
لگھڑنیا کھانا۔ لنڈھکنیاں کھانا۔

لگوری۔ لگا ہوا۔ ملا ہوا۔
للانا۔ للچانا۔ لالچ پیدا ہونا مثل ایک کھائے ایک للائے۔
للچاہا۔ لالچی۔
لموترا۔ لمبوترا۔
لبیھا۔ بورا ( ) (کڑوی کیلا)
لم چھیا۔ (لمبی پونچھ والا) دیکھیے پوڑی (چڑیا)
لم چھوآ۔ (لمبائی چھوئے ہوئے) کسی قدر لمبا۔
لنجھاڑ۔ لنجھاڑا۔ لنجھیڑا سلسلہ قائم کرنے والا۔
لند پھند۔ دھوکا فریب۔
لند پھندیا۔ فریبی۔
لندڑا۔ کھنڈرا (رانجی)
لُنڈھا۔ لنڈھا۔
لنگا۔ لنگٹا۔ ننگا۔ بدمعاش
لنگا جھاڑی۔ ننگا کرکے جامہ تلاشی کرنا۔
لنگئی۔ بدمعاشی۔
لنگڑی بادشاہت۔ ایسی حکومت جو بادشاہی نہ ہو مگر مطیع کی تعداد کافی ہو۔ عموماً مفلسی کے بیٹے کو کہتے ہیں۔
لنگڑی پچھی۔ ایک قسم کا کھیل۔
لنگی۔ لنگٹی۔ ننگی۔
لونی نظر۔ چھچھورا پن (عو)
لوٹن۔ بامعنی۔ سنپولیے سے مشابہ جانور جس کے جسم پر سفید اور رنگین چوڑی لکیریں ہوتی ہیں۔
لوتھا۔ دیکھیے بلیٹھا۔

لُوڑھا۔ تُنبا (سل کا)
لُوکنا۔ گرتی ہوئی چیز کو ہاتھ پر روک لینا۔
لُوکھڑی۔ لومڑی (در بھنگہ)
لُول۔ نول (پرندوں کی چونچ)
لُول لُول۔ بچوں کو کاجل لگاتے وقت عورتیں کہتی ہیں۔
لُولُو بالا۔ لنگر پیچ۔ ایک کھیل جس میں دھاگے
ڈھیلا یا ٹھیکری باندھ کر ایک دوسرے
سے لڑاتے ہیں۔
لُونجھ۔ لُنجا۔
لُولھا۔ لولا۔ ٹنڈا۔
لُوہیا۔ تانبے کا پیسہ جس میں کوئی چھاپ نہیں
ہوتی تھی (سارن) پٹنہ میں اسے گورکھپوری
پیسہ کہتے ہیں۔
لوہیا دینا یا جمانا۔ باتوں میں لانا (بہار شریف)
لہا لوٹ۔ لہلوٹ۔ بیتاب۔ شیدا و فریفتہ (عو)
لہالہی۔ بہت گرمی۔
لہر۔ ۱ جلن ۲ دریا کی موج۔
لہرنا۔ جلن ہونا۔
لہڑیا۔ زمیندار کا ادنی درجہ کا ملازم
لہتے بہتے۔ خوش خوش (عو)
لہوا لہان۔ لہو لہان۔
لہیانا۔ غصہ ہونا (دہات)
لہیانا۔ فریفتہ ہونا۔
لہیری۔ کھرا۔ لاکھ کی چیزیں بنانے والا۔
لہیریا۔ لہردار (کپڑا)

لیٹروا بسکٹ۔ لمبا کڑا بسکٹ (رانچی)
لیلین۔ استر۔
لیموں چوس۔ انگریزی لیمن جوس۔ مٹھائی جو لیموں
کا عرق ڈال کر بنائی جاتی ہے۔
لیا۔ لگدی۔ لبدی۔

م

ماٹ بگڑنا۔ غصہ ہونا۔
ماٹھا۔ ۱ ایک قسم کی بالوشاہی ۲ ایک قسم
کا سُرخ رنگ چیونٹا۔
ماچا۔ مچان۔ ٹانڈ۔
مارا کھکھیڑا۔ مارا کھڈیرا۔ مارا مارا پھرنے والا۔ (عو)
ماربیٹ۔ مار دھاڑ۔
ماڑ۔ مانڈ۔ مانڑ۔ پیچ۔ ابلے ہوئے چاولوں
کا پانی۔
ماڑا۔ مانڈا۔ جھلی جو آنکھ کی پتلی پر چھا جاتی ہے۔
ماڑی۔ مانڈ۔ کلف (کپڑے کا)
مالکونی۔ مالکنگنی (ایک دوا)
مالن۔ مالن۔
مان۔ ایک پودا جس کا پتا لمبا ہوتا ہے۔
مانجا بٹھانا۔ مانوں بٹھانا۔
ماں کی دہی کرنی۔ ماں بہن کی گالی دینا۔
مانگ جانگ۔ مانگ جانچ۔
مانگن نوچیا۔ غلہ جو کاٹتے وقت گرایت نوچیا
یا بطور حق لیتا ہے۔

مانگن نقدی ۔ نقد جو گرواہت فصل کٹتے وقت
وصول کرتا ہے ۔
متائن ۔ (ماتائن) چیچک کی نور رکھنے والا ۔
متھنی ۔ ٹیلہ جس پر قبریں ہوتی ہیں (پٹنہ)
متی ۔ ہنٹی ۔
مٹھ ۔ موٹھ ۔ ڈنڈے کا دستہ ۔
متھر ۔ ۱ متھا ۔ کاہل ۲ ضدی
متھی ۔ معنی مشہور ۲ وہ بوجھ جو مٹھی میں سما جائے ۔
متھری ۔ مینڈی ۔
مٹھیا ۔ ۱ ہل کا ایک حصہ ۲ مٹھی بھر اناج
جو کسی کار خیر کے لیے روزانہ نکالا جاتا ہو ۔
مٹکی مارنا ۔ آنکھ مٹکانا ۔
مٹیانا ۔ جان کر انجان بننا ۔
مٹیا ہا ۔ مٹیاہی ۔ ۱ مٹی ملا ہوا یا ملی ہوئی
۲ مٹی کی مانند ۔
مثلہ مارنا ۔ ضرب المثل بولنا یطعن کرنا ۔ (عو)
مجکند ۔ زرد پُر مغز خوشبو پھول جس میں
چار پنکھڑیاں ہوتی ہیں ۔
مجمع لڑانا ۔ بہ یک وقت بہت سی پتنگوں
کا لڑانا ۔ (پٹنہ)
مچھڑ ۔ مچھر
مچھلو کا ۔ (مچھلی ٹوکنے والا) سفید رنگ پرندہ
جو غوطہ مار کر مچھلیاں نکالتا اور کھاتا ہے ۔
مچیا ۔ نیچے پاؤں کا چھوٹا چوکھٹا کھٹولا جس
پر صرف ایک آدمی بیٹھ سکتا ہے بعض
میں اڑانی بھی ہوتی ہے ۔
مخدومانہ ۔ کھیت جو کسی بزرگ کی فاتحہ
کے لیے وقف ہو ۔
مدھوبینی ۔ مُدھ بھری ۔ نشیلی (عو) ۔
لال بنے کی ہیں مدھوبینی انکھیاں (گیت)
مرانا ۔ بانٹنا ۔ سن کو اینٹھ کر رسی بنانا ۔
مرچا ۔ بیسن میں لپٹی ہوئی تلی ہوئی مرچیں ۔
مرجھانا ۔ مرو آنا ۔ مولانا ۔ مرجھانا ۔
مردانہ ۔ مرد (عوام)
مردنی ۔ موت کے قریب ہونے کی علامت (عو)
مرزئی ۔ ۱ ایک قسم کا خستہ شکرپارہ ۔ ۲
لباس جو کمر تک ہوتا ہے اور اس میں
دو بند ہوتے ہیں ۔
مرغا مرغی ۔ ایک قسم کا کھیل ۔
مرکھن ۔ موٹا حصہ جو غلے کو پھٹکنے کے بعد چھاج
میں رہ جاتا ہے ۔
مرکھنڈا ۔ مرکھنا ۔
مرکھنڈی ۔ مرکھنی ۔
مرنے کنارے ۔ مرنے کے قریب (پٹنہ)
مرہی ۔ دیکھیے بھڑہی (رانچی جمشید) مرمرے
(لکھنؤ) بھونے ہوئے چاول جو پھول
جاتے ہیں ۔
مرسٹیا ۔ منڈاسا ۔ چھوٹی پگڑی ۔
مڑانا ۔ منڈانا ۔
مڑکی ۔ ۱ چھینے کا شکرپارہ ۲ ایک زیور

مُڑنا۔ ۱۔ کترانا ۲۔ عقیقہ۔
مَڑوا۔ منڈھا۔ شامیانہ
مُڑوآ۔ مَنڈُو۔ (غلے کی ایک قسم)
مڑیڑا۔ منڈ یرا (عوام)
مَزُور۔ مزدور (عوام)
مسبھنڈ۔ (ماس بھنڈ) = بھاری بھرکم۔ کاہل۔
مَسکا۔ ایک قسم کی نرم مٹھائی جو آسانی سے مسک جاتی ہے۔
مَس کَٹا۔ مُرچڑا۔ وہ فقیر جو پیسہ نہ ملنے پر اپنے گوشت کو کاٹتا یا اپنی زبان میں سلاخ بھونک لیتا ہے۔
مُسکوڑا۔ مُسُوڑا۔
مُسہر۔ (موس = چوہا + ہر = پکڑنا) یعنی چوہا پکڑنے والا۔ ایک قوم چوہے وغیرہ کو کھاتی اور مزدوری کرتی ہے۔
مُسہرنی۔ مُسہر کی عورت
مشتری بھاری ہونا۔ لڑکی کی شادی میں دیر ہونا۔ (عو)
مَکتَب۔ ۱۔ بسم اللہ خوانی کی رسم ۲۔ بچوں کی تعلیم گاہ۔
مَکڑی۔ دیکھیے پیگی (پاسی کی)
مَکئی۔ مکّا۔ بھٹا۔
مَکئی کا لاوا۔ پَرَمل۔ مکئی کے بھنے ہوئے دانے
مَکیری۔ مسلمانوں کی ایک قوم جن کے آباو اجداد ہندو تھے۔

مُگیری۔ لکڑی جس سے گھنٹہ بجایا جاتا ہے۔
ملائی چوپ۔ چھینے کی مٹھائی جس کے اوپر بالائی ڈالی جاتی ہے۔ (رانچی)
ملائی کری۔ چھینے کی سفید بغیدی مٹھائی (رانچی)
مل غوبا۔ گھی ملی ہوئی چینی۔
مَلِک۔ بہار کے مسلمانوں کی ایک قوم جو حضرت سید ابراہیم سپہ سالار و صوبہ دار بہار (جنھیں بادشاہ وقت کی طرف سے مَلِک بیو کا خطاب ملا تھا) کی اولاد ہے یہ لوگ اصولاً سید ہیں لیکن مَلِک کہلانا پسند کرتے ہیں ان کی شادیاں آپس ہی میں ہوتی ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر بہار کے تین ضلعوں: پٹنہ، گیا اور میں آباد ہیں۔ یوپی، پنجاب اور بنگال کی ملک قوم کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
مَلکا مَلکنا۔ بجلی چمکنا۔
مِلکی۔ ۱۔ سید ۲۔ ذاتی زمیندار جو شہر میں آکر بس گئے ہوں۔ (پٹنہ)
مَلوَا۔ ۱۔ ملبہ ۲۔ چھوٹی پیالی (رانچی)
ملئی۔ پیالی (دولت)
ملیا۔ ملئی کا مصغر۔ چھوٹی پیالی۔
مموڑنا۔ مڑوڑنا۔
مموڑ چموڑ۔ مڑوڑ چڑوڑ
مناہٹ۔ مناہی۔ ممانعت۔
منجر۔ بور (آموں کا)

مَنجرانا۔ آموں میں بور آنا۔
منجھٹر۔ مسٹوئی۔ سمویا۔ مخلوط
منجیرا۔ مجیرا۔ پکھاوج۔
منہ چھوڑ ناک سے پانی پینا۔ آسان چھوڑ کر مشکل طریقہ اختیار کرنا۔
مَندا۔ ماند۔ بے رونق۔
مَندرسا۔ اندرسے سے مشابہ ایک مٹھائی۔
مُنڈ۔ آدی باسیوں کا ایک قبیلہ ہے وہ جو عام رعایا سے خراج وصول کرکے منکی کو دیتا ہے۔ (چھوٹا ناگپور)
مُنڈاری۔ مُنڈا کی زبان۔
منکی۔ وہ آدی باسی جو منڈوں سے خراج وصول کرکے بڑائک کو دیتا ہے۔
مَن کھپ۔ مَن ہُنڈا۔ اس شرط پر کھیت جوتنا کہ مالگزاری جنس کی صورت میں چند من فی بیگھا کے حساب سے ہو۔
مُنگا۔ سنجنا کا پھول۔
منگوچھی۔ منگچھی (مونگ کی میٹھی پھلوری)
منگرا۔ بڑا کھپرا جو دو چھپروں کے جوڑ پر رکھا جاتا ہے۔
منگلواری۔ بعض ذاتوں میں شادی میں منگل کو کھیر پکا کر بی بی سہاجا کی نیاز دی جاتی ہے
من منانا۔ بے حد خواہشمند ہونا۔ (عو)
منہا۔ ایک من کا دیگ جس میں ایک من کھانا پک سکے

منہ کندھرانا۔ منہ تھوتھانا (عو۔ دہات)
مُنہ کھولانا۔ منہ کھولنا۔ نوزائیدہ بچے کو پہلی بار دودھ پلانا (عو)
مُنہ لگا۔ مجلس چور۔ جو لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھے۔
مُنہ مندا۔ (منہ بند کیا ہوا) میٹھا دیا ہوا منہ بند سموسا۔
مُوآف۔ موباف۔ فیتہ جو چوٹی یا جوڑے میں باندھا جاتا ہے۔
مُوچھ۔ مونچھیں۔
موچھا موچھی۔ لڑائی جس میں اپنی بڑائی کا اظہار ہو۔ (مشرقی چمپارن)
موچھ میں گھی لگانا۔ حیثیت نہ ہونے پر نمائش کرنا۔
مُوتھا۔ ناگر موتھا۔ (ایک گھاس)
مُوٹانا۔ موٹا ہونا۔
مُوٹیا۔ (کپڑا) گاڑھا۔ گزی۔
مُورا باندھنا۔ دھان کی موری باندھنا۔
مُورَن۔ کرہا بنانے والا۔
مورہن۔ تمباکو کے پتے جو پہلی بار نکلتے ہیں۔
مورہیار۔ کھیت جس میں مولی بوتے ہیں۔
مُوڑنا۔ مُنڈنا۔
مُوڑی۔ بھیڑہی (شمالی مونگیر)
مُوکا۔ دیوار کا روزن۔
مُوگا۔ زنخا۔
مُوگ مہرا۔ زنخا۔
مُولویائن۔ استانی۔

موبخچ۔ سرکی کا پھول۔ (اسارن)
موہنی۔ مذ گڈھا جو ہنسنے میں لبوں کے کنارے
گال پر نمایاں ہوتا ہے۔ مؤ دلکش۔
مہ مہٹا۔ بانس کا کھمبا جس میں ماہی کے بیلوں کو باندھتے ہیں۔
مہافی۔ مہینے کا روزینہ
مہری۔ موری (پاخانے کی)
مہری گوتھنا۔ شادی میں دلہن کی چھوٹی چھوٹی
چوٹیوں کو ملا کر گوندھنا۔ (عو)
مہ مہ۔ خوشبو۔ دلکش۔
بیٹ کرے کہہ کہہ جوڑا کرے مہ مہ (شل۔عو)
مہنا۔ دودھ سے مکھن نکالنا۔
مہندانا۔ سیلنا۔ نم ہونا۔
مہینہ لگنا۔ ایام حمل کا گزرنا۔ (عو)
مہینہ چڑھنا۔ چاند چڑھنا۔
مونیا۔ مونی کا مصغر۔ چھوٹی ٹوکری۔
میاں بندرا۔ دلہا سے میاں بنرے کو لاگی جھیپ
جوٹ کنگنوا میں نا پہنوں گی۔ (گیت۔عو)
میتا۔ تانبے کا برتن۔ متیا سے مشابہ۔
میتھل برہمن۔ متھرا کے برہمن۔
میٹھا ٹکڑا۔ شاہی ٹکڑا۔ ڈبل روٹی یا شیرمال
کے ٹکڑے جو گھی میں تلنے کے بعد شیرے
میں ڈبوئے جاتے ہیں اور ان پر دودھ
ڈالا جاتا ہے۔
میٹھی چیز۔ قرآن شریف (عو)
میندلی۔ ترانگٹ کا موٹا چونا (بہار شریف)

میر شکار۔ چڑی مار۔
میگھ راسی۔ وہ جس کی شادی میں پانی برستا ہے۔
مینجور۔ مور (دراتی)

ن

ناٹا۔ ٹھینگنا۔ پست قد۔ بہار سے باہر
قلیل الاستعمال ہے۔
ناٹی۔ ٹھینگنی۔ پست قد۔
نادھ۔ ناند۔
نار۔ نال (نوزائیدہ بچے کی ناف)
نارا۔ ناڑا۔
نارن۔ چمڑے کا تسمہ جس سے ہل کو پانو سے
باندھتے ہیں۔
ناک پر کوڑی نچانا۔ بے حد مجبور اور عاجز
کر دینا (اعترافِ اسلام پور)
ناکر نوکر۔ ناکر نوکر۔ حیلہ حوالہ۔ ٹال مٹول۔
نانِ بنبہ۔ خمیری روٹی جو روئی کی طرح نرم ہوتی ہے۔
نٹوا۔ شادیوں میں ناچنے گانے والا۔
نٹھا نٹھر۔ بانجھ۔ چوپایہ
نٹھالا۔ سنسان
نربھر۔ خالص۔
نچنی۔ کھجاہٹ
ندیا۔ مذ چھوٹی ہانڈی مؤ ندی کا مصغر۔
نرکٹ۔ نرسل۔ نرکل
نرکٹوا۔ بچوں کی نال کاٹنے کا چاقو۔

نَرہنی۔ نُہرنی۔ ناخن کاٹنے کا اوزار۔
نَریٹی۔ نرخرا۔ ٹیٹوا۔
نَس کٹوا۔ نس کاٹنے والا۔ خطرناک۔ ایک
زمانے میں مشہور تھا کہ کچھ لوگ زبردستی
لوگوں کی نس کاٹ لیتے ہیں۔
نشہ جاتا رہنا یا ٹوٹنا۔ نشہ ہرن ہونا یا کرکرا
ہونا۔
نشہ خوار۔ متوالا۔
نَشتَر۔ نِشتَر۔
نقّارے کی کڑک۔ نوبت کے ٹھکور۔
نکاسی (نقاشی) نکلنا۔ چیچک نکلنا۔
نکاون۔ نِکونی۔ ایک قسم کا غلہ جو پرندوں
کو کھلاتے ہیں۔
نک چینی۔ ناگ چینی۔
نکمٹی۔ سوکھی نیٹ
نکیانا۔ ناک سے بولنا۔
نکار۔ پانی کا نکلنا (دہات۔ ٹپنہ)
نِگرین۔ راستہ جس سے کھیتوں کا پانی نکل جاتاہے۔
نکد۔ اچھا۔ (راںچی)
نَلا اکھڑنا۔ ناف کا ٹل جانا۔
نِملا۔ کمزور۔ مجبور۔ بے بس۔
نندسی۔ نندوئی۔ نند کا شوہر (مو)
ننکلاٹ۔ لٹھا۔ انگریزی۔ لونگ کلوتھ
ننند۔ نند۔ شوہر کی بہن۔
نند یوٹرا۔ نندانی۔ وہ جوڑے جو شادی

میں لڑکی کا باپ لڑکی کی نند وں کو [illegible]
نِنوآل۔ ترئی۔ (شاہ آباد و سارن)
نِواڑ۔ ۱ نواڑ (جس سے پلنگ بنتے ہیں) ۲
نواڑی (ڈھول)
نوسارن۔ ایک پرندہ گروڑ سے مشابہ۔
نوسی۔ سیرلی
نوشہ ہار۔ گلے کا ایک زیور۔ مالے سے مشابہ
نوکنیٹھ۔ دیکھیے کنٹھ
نوگوٹیا۔ ایک کھیل جو زمین یا کاغذ پر ب[illegible]
بنا کر کھیلتے ہیں۔ دونوں فریقوں کے پا[س]
نو نو گوٹیاں ہوتی ہیں۔
نوماسہ۔ ایک رسم جس میں حاملہ عورت کے پہ[لے]
دنوں گود بھری جاتی ہے اور دعوت
کی جاتی ہے۔
نَوَن۔ نائن۔
نہُوآ۔ ۱ نائی۔ ۲ سیاہ پتنگا جو نردورے
کاٹتا ہے۔
نہالی۔ لگن (شمع دان کی)
نہ چھوآ۔ شادی کی رسم جس میں نوشاہ کو سنوارنے
کے بعد حجام پاؤں کے ناخنوں کو نہرنی
سے چھو دیتا ہے اور اسے نیگ دی جاتی ہے
نِہڈّا۔ بے ہڈی کا۔
نَہرا۔ کنوئیں کی پختہ منڈیر۔
نَہسُر۔ چمڑا جو ناخن کے پاس بھوچڑ کی طرح
نکل آتا ہے۔
نہلا۔ ۱ لوہے کا دستہ دار کشتی نما اوزار جس[illegible]

زمین کی گچ چکنی کی جاتی ہے۔ ۲۔ تاش
کا پتا جس میں نو بوٹیاں ہوتی ہیں۔
نہورا۔ ۱۔ خوشامد ۲۔ احسان جتانا (دربھنگہ)
نیا پھل کھانا۔ پھل نیا کرنا۔
نیاری۔ نیاریا۔ سونار کی بھٹی سے سونا نکالنے
والا۔
نیٹا۔ نیٹ۔
نیٹھو۔ کپڑے یا رسی کا بنا ہوا کڑا جس کو سر
پر رکھ کر اس کے اوپر گھڑا رکھتے ہیں۔
نیم کا پلٹو۔ گوشہ نشین آدمی۔
نیوتا پھیرنا۔ بلاوا بھیجنا۔ مہمانوں کے پاس
جا جا کر بلاوا دینا۔
نیول۔ نیولا۔
نیون۔ دہی کا مکھن جس سے گھی نکالا جاتا ہے۔
نیہر۔ میکا۔

و

وصولنا۔ وصول کرنا۔

ہ

ہاتھا نہیں۔ ہتھراس۔ ہاتھا پائی
ہاتھ لپک۔ چھوٹی چیزیں چرانے والا چور
ہارا ہاری لگانا۔ جب رقم کم ہو اور حقدار زیادہ
تو بقایا حق کے تناسب سے تقسیم کرنا۔
ہاڑو ہاڑ۔ شور و غل۔ اچھل کود
ہانڈی اوندھانا۔ مفلس ہو جانا
ہانڈی۔ ہنڑیا۔ ہانڈی۔ ہنڈیا۔

ہبکنا۔ دانت سے کاٹنا۔
ہپچا۔ گڈھا جس میں پانی اور کیچڑ جمع ہو۔
ہدیانہ۔ آدھا آنا۔
ہڈا۔ لال بھڑ۔
ہراٹھا۔ تندرست۔ محنتی۔
ہرارہ دینا۔ بعض دیہاتوں میں شادیوں کی یہ رسم
کہ شب عروسی میں لڑکی کو سنوارنے کے
بعد خاص گیت گا کر جنات یا پریوں کو
بلا دیتے تاکہ تسلیط کا آخری فیصلہ ہو جائے۔
ہرائی۔ ہلواہے کی اجرت جنس کی صورت میں۔
ہرچکار۔ گوکھرو۔
ہرناتا۔ تاڑ کی ایک قسم۔
ہرپائن۔ ہرائند۔ ایک ناگوار بو جو عموماً کچے
چتوں یا کچی ہلدی میں ہوتی ہے۔
ہرس۔ ہل کا ایک حصہ
ہڑبڑاہٹ۔ جلدی کرنا بے صبری۔
ہڑپیٹا۔ پیٹو۔
ہڑکانا۔ بھگا دینا۔
ہڑوا۔ دیکھیے ہنڈرنا۔
ہسکل ڈومنی۔ لوہے کی خمدار میخ اور لمبے پتر
کے سرے پر کا قلابا جس میں میخ ہوائیں
اور قلابے پھاٹک کے کواڑوں میں جڑے
ہوئے ہوتے ہیں۔
ہش مش قلندر۔ وحشی۔
ہکار پڑنا۔ واویلا مچنا (دیہات)

ہلانا۔ کھسانا۔ (دہات)
ہلٹا۔ پتھر کا ڈھیلا (سنتھال پرگنہ)
ہُبجل۔ وحشت۔
ہلفا۔ ہلکی موج۔
ہلفے دار۔ لہردار
ہلکنا۔ جھانکنا (دہات)
ہلکی سردی۔ گلابی جاڑا۔
ہلوان۔ بکری کا چھوٹا بچہ۔
ہلواہا۔ دوسرے کے کھیت کو اُجرت پر جوتنے والا۔
ہلوماں۔ لنگور۔
ہنپنا۔ ہانپنا۔
ہنٹر۔ بڑی کھنتی (پانی کی) جو عموماً راستے
کے کنارے ہوتی ہے۔
ہُنڈار۔ بھیڑیا۔
ہنڈولا۔ چھوٹی ہانڈی۔
ہنڈولا۔ جھولا۔
ہنڈولی۔ ہنڈولا کا مصغر۔
ہنڈھا۔ سالن جو مرچ۔ ہلدی۔ اور بھنی ہوئی
دھنیا ان تینوں کا سفوف دے کر ہانڈی
میں پکایا جاتا ہے۔ دیہاتوں میں شادیوں میں
رسم سایہ مہندی کے روز کھلایا جاتا ہے۔
ہنسلی ۱۔ ہانسی (گلے کی ہڈی) ۲۔ گلے کا ایک
گول زیور۔ ۳۔ اوزار جس سے پاسی
تاڑ چھیلتا ہے۔
ہنسوا۔ ہنسیا۔ درانتی
ہنہنانا۔ ہنہنانا (گھوڑے کی آواز)
ہو۔ ۱۔ ہونا کا امر ۲۔ آدمی پاسی قوم کا ایک فرقہ
ہوابہنا۔ ہوا چلنا۔
ہورا۔ ہول۔ بجائے یا لاٹھی کی نوک کسی کے
جسم میں چبھو دینا۔
ہوڑا۔ ہُڑک۔
ہوکھا۔ ہوکا
ہولہا۔ ہولا۔
ہہر جانا۔ گھبرا جانا (بچوں کا)
ہیلنا۔ گھسنا۔
ہینگا۔ کھیت برابر کرنے کی چوکی
(سارن)

(تمام شد حصہ اول فرہنگ بہار)

سید یوسف الدین احمد بلخی

فرہنگِ بلخی

حصّہ دوم

ا

مثل	معنی
آپ تعزیہ بنائے آپ ہی لام کرے۔	کسی کام کو خود ہی کرے پھر خود ہی بگاڑے۔ (مغربی و مشرقی پٹنہ)
آدمی کھوجے داؤ، ماچھی کھوجے گھاؤ	مکھی کو گھاؤ کی تلاش رہتی ہے اور دشمن گھات میں رہتا ہے۔
آدمیوں میں آپ کو دیکھا سانپ میں تھُتھُر سانپ کو دیکھا	ضدی آدمی کے لئے بولتے ہیں چونکہ تھُتھُر سانپ اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا۔
آدمی میں چتر نوآ۔ جانوروں میں چتر کوآ لکڑیوں میں چتر جھوآ	آدمیوں میں حجام جانوروں میں کوّا اور لکڑیوں میں جھاؤ بہت چالاک ہے۔ جھاؤ بہت جلد جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اُس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔
آدھا چترا رائی مُرائی :: آدھا چترا جو کرائی (کراؤ)	آدھے چترا میں روئی اور سولی بونا چاہئے اور آدھے چترا میں جَو اور مٹر۔
آدھے میں نر بینا، آدھے میں سارا گھر بینا۔	ایسی نامناسب تقسیم جس میں آدھا ایک شریک کو مل جائے اور دوسرا آدھا تمام شریکوں میں بانٹا جائے۔
آدی نہ برسے اَدرا ہست برسے ندان کہے میا ڈاک سنو بھلاری بھئے کسان لسان	ادرا اگر شروع میں اور ہتھیا آخر میں نہ برسے تو ڈاک کہتا ہے کہ کسان تباہ ہو جائے گا (شاہ آباد)

آری جائے تو کیا ر لاٹھی، بیچ بنگا چرواہی
آری (آل) پر جا کر سر بچانے کے لئے لاٹھی رکھ دو تب بانگے کے کھیت میں مویشی چراؤ۔

آنکھ جو کھلی تو برات نکل گئی
وقت گزرنے کے بعد تدبیر سوچ کرنا کام دہ گئے اس کا تعلق ایک قصے سے ہے۔ ایک برات میں ایک روشنی بردار کو نیند آگئی جب اس کی آنکھ کھلی تو برات نکل چکی تھی۔ (پٹنہ)

آنکھوں دیکھی دور کرو میں کانوں سنا ہے
آنکھوں دیکھی بھٹ پڑے میں نے کانوں سنا ہے اسی موقع پر بولتے ہیں جب کوئی آدمی کسی کی آنکھوں دیکھی باتوں کو جھٹلاتا ہے اور اپنی غلط بات پر اڑا رہتا ہے (دو۔ پٹنہ)

آدا بو آبھے بتاس۔ تب ہو لا برکھا کے آس
اگر ہوا چاروں طرف سے چلتی ہے تو بارش کی آس بندھتی ہے۔

آیا تو آم گیا تو لبیڈا
کام اگر ہو گیا تو فائدہ نہ ہوا تو نقصان بھی نہ ہوا۔

اب وہ بارو نہیں
بارو ضلع مونگیر کا ایک گاؤں ہے جو بیو توفی میں ضرب المثل ہے۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب جماعت ترقی کر جاتی ہے اور خرابی جاتی رہتی ہے۔

اپنا ٹیٹن سوجھے نہیں دوسرے کی پھولی پر نظر
اپنا ٹینٹ نہ سوجھے اور کی پھلی نکھارے۔ اپنی زیادہ برائی نہیں سوجھتی دوسرے کی ذرا سی برائی پر بدنام کرتا ہے۔

اپنے میں سپنا
اپنی چیز بے قدر ہوتی ہے۔

اَترا میں جنی رو پا ہو بھیا
تین دھان ہو تیرہ پاننا[1]
اترا نچھتر میں روپنے سے دھان کی فصل اچھی نہیں ہوتی یعنی بے وقت کام بے فائدہ ہوتا ہے (ترہت)

---

[1] دھان جس میں چاول نہ ہو

اٹکڑ پچے ڈیڑھ سو

اٹکر پیس باتیں۔ واہیات اور بے قرینہ باتیں۔

ادرا برسے سب کچھ ہاں
ایک جواس پتر بن بھاں

ادرا کے برسنے سے سب کچھ اُگتا ہے۔ اگر ایک جواس ہو پتے گر جاتے ہیں۔

ادرا دھان پُنر بس پیا
گیل کسان جو بوئے چتریا

دھان اگر ادرا میں بویا جاتا ہے تو بہت ہوتا ہے۔ پُنربس کا بویا ہوا بھوسا اور چترا کا بویا ہوا کچھ نہیں ہوتا ہے۔

ادرا گیل، تین گیل، سن ساٹھی کپاس
ہتھیا گیل سب گیل، آگل، پاچھل، چاس
ادرا گئے اُپاس، سن ساٹھی کپاس

ادرا نہ برسے تو سن، ساٹھی اور کپاس برباد ہوتا ہے۔ مگر ہتھیا کے نہ برسنے سے جو بویا گیا اور جو بویا جائے گا سب برباد ہوگا۔

ادرا ماس جے بوئے ساٹھی
دکھ کے مار نکالے لاٹھی

ادرا میں اگر ساٹھی دھان بویا جائے گا تو بہت فائدہ ہوگا۔ پریشانی دور ہوگی۔

اگھال بگی پیٹھی تپنا۔

کسی کام کو ہمیشہ کرتے رہنا پھر بھی اس سے واقف نہ ہونا۔ (راپچی)

اگھن جے برسے میگھ
دھن راجا دھن دیس
اگھن دوبر۔ پوس ڈیوڑھا

اگر اگھن میں برسے تو راجا اور ملک دونوں خوش ہوں۔
اگر اگھن میں برسے تو دوگنا ہو۔ پوس میں ڈیوڑھا ماگھ میں سوایا اور پھاگن میں برسے تو برباد ہو۔

اُگے اگست بن پھوٗلے کھاس
اب نہیں برکھا کی آس

ثریا (ستارہ) نکلا اور جنگل میں خس پھولے اب بارش کی امید نہیں ہے۔ اگست ایک درخت کا نام بھی ہے۔

اگنی دوسے چلنی جس میں بہتر چھید

جو خود عیب دار ہے اُسے دوسرے کی عیب جوئی نہیں کرنی چاہیئے۔

اُوے مچھلی بھکوے جوئے اندھے کی کائے
بیانی مچکالے کے دوڑے۔

بے وقوف کو شکار میں مچھلی کافی ہاتھ آتی ہے اور بیوی اچھی ملتی ہے۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب لوگ سیدھے آدمی کے مال سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ای (یہ) بڑنیک کام (گاؤں)
کیتاہ جن کے اکھان نہ بسولا

یہ احمق بڑھئی کیا کمائے گا جس کے پاس کوئی اوزار نہیں۔ اس شخص کے لئے بولتے ہیں جو ضروری سامان کے بغیر کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔

ایک کان، دو کان، تین کان، بیابان
ایکو پانی جوں برسے سواتی
کُرمن پہیں سونا پاتی

راز کسی ایک کو بھی کہنے سے مشہور ہو جاتا ہے۔
اگر سواتی میں ایک بار بھی بارش ہو تو کُرمن بھی سونے کا آویزہ پائے گی۔ فصل کے لئے سواتی کا پانی مناسب ہوتا ہے۔

ایک کھیڑ نہیں اُچٹاتا
ایک ہاتھ لکڑی نو ہاتھ بیاّ

ایک کام نہیں کرتا۔ کاہل ہے (عو۔ دہات)
جب چیزوں کی ترتیب مناسبت سے نہیں کی جاتی ہے تو بولتے ہیں۔

یاہی رہیلا کے پوری کچوری، اپنی رہیلا کی دال
اپنی رہیلا کے بیلیں کھردرا، بہت موٹیلیں گال

اسی بوبنٹ کی پوری کچوری تلی اُسی کی دال اُسی کا پیٹھا بنایا اور میرے گال خوب موٹے ہوئے۔
(مظفر ترہت)

ب

باپ رہل پیٹے پوت گیل برات

باپ پیٹ میں تھا اور بیٹا برات گیا۔ کُسم کا تخم پیٹ ہی میں رہتا ہے کہ پھول کھلتے ہیں اور اس کے رنگ سے شادی کے جوڑے رنگے جاتے ہیں۔

بُاپک گرے مؤ گری پوتک گرے رُدراچھ
بات کا بڑا کرتب یا کرنی کا خوار

باپ بدمعاش اور بیٹا پارسا ہے (ترہت)
باتوں کے چکنے کاموں کے خوار۔ بات بنانے والے نکمے ہوتے ہیں۔

بارہ بھٹی بنگالہ، ایک رہو آنالہ

رہو آنالہ لکھی سرائے کے پاس ایک گاؤں ہے جو ایک زمانے میں ڈاکوؤں کا مسکن تھا۔ وہ ہر مسافر

نوٹ:۔ مالا جو شیوجی کے پجاری پہنتے ہیں۔

کو لوٹ لیتے تھے۔ بنگال کی بارہ بھٹیوں میں شراب پینے سے اتنی تباہی نہیں ہوتی جتنی ایک ہی بار رہوا نالہ کے ڈاکوؤں کی لوٹ سے ہوتی تھی۔ (جنوبی مونگیر)

بارہ دری کا حقہ

بارہ دری بہار شریف کا ایک محلہ ہے۔ مشہور ہے کہ ایک زمانے میں وہاں مہمان کے لئے حقہ پان وغیرہ کے آنے میں تکلف کی وجہ سے دیر ہوتی تھی۔ اس موقعہ پر بولتے ہیں جب مہمان کی خاطر تواضع میں دیر ہوتی تھی۔

بارہوں پرب کرتے ہیں

ہر طرح کی رنگ رلیاں مناتے ہیں۔

بانٹا گوتیا بڑو سیا برابر

جو گوتیا الگ رہتا ہے اس سے ہمدردی باقی نہیں رہتی۔ (عو)

باہر میاں چھیل[1] چکنا گھر میں لنگی جوئے

باہر میاں ہفت ہزاری گھر میں بیوی قہر کی ماری = حیثیت کچھ نہیں اور نمائش بہت زیادہ (عو۔ پٹنہ)

بہیر[2] ہٹلوا، چق دھن او بیٹی کے بارڈھ
ایہو سے دھن نہ گھٹے تو کر سانڈ سے دارڈھ

برہمن کو نوکر رکھنے، چق سے روپیہ پانے اور زیادہ بیٹی ہونے سے دولت گھٹتی ہے۔ اگر اس سے نہ گھٹے تو بڑے سے لڑنے سے گھٹے گی۔

بٹائی لٹائی

کھیت کی پیداوار کی تقسیم بٹائی کے اصول پر ہوتی ہے۔ تو اس میں بددیانتی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ (پٹنہ۔ دیہات)

برڈھک آڑ سیار اُپاس

دوسرے کے لئے بے فائدہ تکلیف اٹھانی۔ جب سخت محنت پر کوئی چیز ہاتھ نہیں آتی تو بولتے ہیں۔ (رانچی)

بُربک کنیا کے نو آنہ کھوئینچا

بے وقوف دلہن کو نو آنہ کھوئینچا ملتا ہے۔ یعنی بے وقوف بے قدر ہوتا ہے۔ (جنوبی مشرقی ترہت)

---

[1] چھیلا اور چکنا
[2] برہمن

بڑے بڑے ڈوبے جائیں بھیڑی پوچھے کتنا پانی
اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی مشکل کام کے کرنے سے ہوشیار گھبرائیں اور ناتجربہ کار کرنے کا ارادہ کریں۔ (پٹنہ۔ دیہات)

بڑے میاں بڑا نام
کسی کی شہرت بہت ہو مگر حیثیت کچھ نہ ہو۔ (عو۔ پٹنہ)

بلائی بُوا میوں
چڑچڑی عورت کے لئے بولتے ہیں۔

بہار کا راستہ وَیاوُ
نزدیک کی راہ چھوڑ کر دور کی راہ اختیار کرنا وَیاوُ بہار شریف سے پورب ایک گاؤں ہے کسی زمانے میں وہاں ایک سخی زمیندار تھے بعض لوگ خواہ مخواہ وَیاوُ ہو کر بہار جایا کرتے تھے۔

بنس میں باندا پھوٹنا
باندا اس درخت کو کہتے ہیں جو کسی درخت کی شاخ میں نکل آتا ہے اور اُس کو سکھا دیتا ہے۔ اُس موقع پر بولتے ہیں جب کسی اچھے خاندان والا بُرے چلن اختیار کرتا ہے۔ بانس میں باندا نہیں لگتا۔ اچھے خاندان والے کا بدچلن ہونا ویسا ہی تعجب خیز ہے جیسا بانس میں باندا پھوٹنا۔ (بہار شریف و اطراف)

بن میں رہنا بن میں کھانا
بڑے کی بات بڑا پہچانتا
بڑے کی بات بڑا ہی سمجھ سکتا ہے۔

بُولی لکھڑی پھولے کھاس
اب نہیں برکھا کے آس
لومڑی کے بولنے اور خس کے پھولنے سے بارش کی آس جاتی رہتی ہے۔ (ترہت)

بیٹھا بنیا کیا کرے۔ ای کوٹھی کا دھان او کوٹھی
بے کار آدمی بے فائدہ کام کرتا ہے۔

بیٹی اپنے گھر کی
بیٹی اُس وقت تک میکے میں رہتی ہے جب تک کنواری رہتی ہے۔ پھر سسرال ہی اس کا گھر ہو جاتا ہے اُس پر والدین کا قابو نہیں ہوتا۔ (عو۔ پٹنہ)

بیٹی بیاہا کنواں اُڑاہا

بیٹی کے بیاہ کے بعد فکر سے سبکدوشی ہو جاتی ہے۔ (ع و۔ پٹنہ)

بیٹی کا بیاہ گلہری کا گودڑ ہے

جس طرح گلہری اپنے گھونسلے میں طرح طرح کی چیزیں جمع کرتی ہے اسی طرح بیٹی کے بیاہ میں بے شمار سامانوں کا مہیا کرنا پڑتا ہے۔ (پٹنہ)

بیٹے کی بری بزار میں کھڑی

بیٹے کے بیاہ رچانے میں آسانی ہوتی ہے۔ بیٹی کے بیاہ کا سا اہتمام نہیں کرنا پڑتا۔ (ع و)

بیٹی کے جنم سے نہیں کرم سے ڈرتے ہیں۔

بیٹی کی پیدائش گھبرانے کی بات نہیں۔ مگر والدین اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں خراب جگہ شادی ہو کر اس کی زندگی تکلیف میں نہ گزرے۔ (ع و۔ پٹنہ)

بید بدت ہو کھے آن۔ بلا تُلا نہیں پھٹائے دھان
سکھ سکھراتی دیب اٹھان تکرے برھے کپے تھان
تکرے برھے کھیت کھریان تکرے برہے کوٹھی دھان

جو وید میں لکھا ہے اُس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ تُلا سے پہلے دھان پک نہیں سکتا۔ سکھراتی سے دیوی اٹھانے تک خوشی بڑھے گی۔ اُس کے بارھویں دن دھان کھلیان میں رکھے۔ اُس کے بارھویں کوٹھی میں۔

بیل پھوٹا رائی رائی

پریشانی میں ایک کو دوسرے کی خبر نہ رہی۔ (ع و۔ پٹنہ)

بیل موٹائے دماہی میں
آدمی موٹائے گواہی میں

بیل دماہی میں موٹا ہوتا ہے اور پیشہ ور گواہ گواہی میں کماتا ہے۔

بھ

بھاگل پور کے بھگیلے، کہل گاؤں کے ٹھگ۔
پٹنے کے دیوالیے، یہ تینوں نامزد۔
سن پائے چھپرہیا تینوں کی توڑے رگ

بھاگل پور کے بھگیلے۔ کہل گاؤں کے ٹھگ اور پٹنہ کے دیوالہ مارنے والے تینوں بد معاملہ ہونے میں مشہور ہیں۔ مگر چھپرہ والے ان سبھوں سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔

بھائی لڈّن، بھائی وصی علی

لڈن اور وصی علی نام کے دو درمیس محلہ بارہ دری بہار شریف میں تھے۔ مشہور ہے کہ جب حقّہ آتا تو یہی دونوں ایک دوسرے کو بڑھاتے اور لوگ محروم رہ جاتے۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب خاطر تواضع دو ایک ہی آدمیوں تک محدود ہوتی ہے۔

بُھنئی تو پُٹ پُٹ، پسئی تو پھانکا
سَنئی تو مُنھڑی، برابر لینگے حِصّہ

جب بھونتا ہے تو اتنا کم کہ غلہ پُٹ پُٹ کر کے رہ جاتا ہے پیستا ہے تو بڑے بڑے ٹکڑے رہ جاتے ہیں سانتا (گوندھتا) ہے تو پنڈیاں بن جاتی ہیں اور پوری اُجرت مانگتا ہے۔ اس موقع پر کہتے ہیں جب کوئی مزدور کام پورا نہیں کرتا اور پوری اجرت مانگتا ہے۔ (دیہات - پٹنہ)

بھوج کے وقت کُہنڑا (کُھنڈا)

جس چیز کو پہلے سے مہیا کرنا تھا اس کے لئے عین موقع پر ہاتھ پاؤں مارنا۔

(رانچی - بہار شریف)

بھور بھئے مانس سب جاگے
حقہ چلم باجن لاگے

صبح ہوئی سب لوگ جاگے۔ حقہ گُڑگُڑانے لگا یعنی صبح ہوتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔

بھؤ کا بنگالی بھات ہی بھات

بھات بنگالیوں کی مرغوب غذا ہے۔ ہر شخص کی فکر اس کے اپنے ماحول کے موافق ہوتی ہے۔

(رانچی)

بَھیّا بھروسے گتکا؟

دوسرے کی مدد کے بھروسے کوئی کام نہیں کرنا چاہئے۔ (پٹنہ)

بَھیّا کسنوا رے بیلوا کی ڈوری نہ بھلائے

ہر شخص کو اُس کے مشغلے کی بات ہمیشہ یاد آتی ہے۔ (دربھنگہ)



یارسال کے جیٹھ میں دیں گے

دیہاتوں میں مہاجنوں کی باقی جیٹھ میں ادا کرتے ہیں جب کسی تقاضہ دار کو باقی دار ٹالتا ہے تو لوگ طنز سے یہی کہتے ہیں۔ (دیہات پٹنہ)

یارسال کے بھادوں میں دیں گے

دیکھیے اوپر والی مثل (رانچی)

یان بڑا نہیں مان بڑی ہوتی ہے

معمولی ضیافت جو خلوص سے کی جائے اس سے بہتر ہے جس میں خلوص نہ ہو، نمائش ہو۔ (پٹنہ)

پانی برسے آدھا پوس
دھا گیہوں آدھا بھوس

اگر آدھے پوس میں بارش ہو گئی تو گیہوں کی فصل برباد ہو کر رہ جائے گی۔ بے وقت بارش سے فصل اچھی نہیں ہوتی۔

رانا پان نہ کھانسی نہ زکام

پرانا پان بہت اچھا ہوتا ہے اُس کے کھانے سے بیماری نہیں ہوتی۔

رایا مال بیچ کھایا پانی پیا بیچ گیا

دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر حاصل کر کے اس سے فائدہ اٹھانا اور ہوشیاری سے اُس کا پتہ چلنے نہ دینا۔

ر سرکو دیں موسل چند

دوسرے کے بل بوتے پر غرور کرنے والے کے لئے بولتے ہیں۔

ر کاٹنے سے ہٹر کانا بہتر ہے

لالچی کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دینا چاہئے۔

ر منڈی پھلہار!

جس چڑیا کے پر منڈے ہوں اس کے لئے پھل کھانا زیبا نہیں۔ یعنی اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرنا نہ چاہیے

دوا پر جوں پچھوا بہے ہنسی رانڈ بات کرائے
ان دونوں کی یہی بچار اُو برسے ای کرے بھتار

اگر پُروا پچھم میں پچھوا ہوا چلے اور کوئی بیوہ مسکرا کر بات کرے تو ان دونوں باتوں سے سمجھو کہ بارش ہوگی اور وہ دوسرا بیاہ کرے گی۔ (شاہ آباد)

پُروا رو پے پور کسان
آدھا کھکھڑی آدھا دھان
پکڑنے کو گوڑ تو پکڑ لیا سُور

اگر پُروا نچھتر تک دھان کا روپنا ختم نہ ہو گا تو
آدھا بھوسا آدھا دھان ہو گا۔
جو تدبیر کرنی چاہیے وہ نہ کرکے کچھ اور کی
(بہار شریف)

ٹکھ پُنّر بس بوئے دھان
مگھا اشلیکھا کا دوسان
پوت مارہیں بچھڑی تو مائے لگیں جھبور[2]

ٹکھ پُنّر بس میں دھان بونا چاہیے اور مگھا
اشلیکھا میں کادو کرنا چاہیے
یہ طنزیہ مثل ہے جب کھانے والا کچھ نہیں کرے
گھر کے لوگ کچھ نہیں کر سکتے۔ (چھوٹا ناگپور)

پُٹھیا[1] مچھلی چالا کرے رہو سر میائے
خود بد معاشی کرے اور دوسرے کو شرمندہ کرے
(دربھنگہ)

پوکھاری راجو کھاری[3] اور سب پوکھرا
راجا سیب سنگھ اور سب چھوکرا

راجو کھاری کا پوکھرا سب سے بڑا پوکھرا ہے
سب چھوٹے پوکھرے ہیں۔ راجا صرف سیب سنگھ
ہیں اور سب چھوکرے ہیں۔

پیٹ کرے گُہ گُہ ـ جوڑا کرے مَہ مَہ
کھانے کو میسر نہیں مگر نمائش نہیں جاتی (ع. پٹنہ)

پیٹ میں ہے منہ میں نہیں۔
اس بات کے لئے بولتے ہیں جو کچھ کچھ یاد ہو مگر بخوبی
الفاظ میں ادا کرنے کے قابل یاد نہ ہو۔

پیسہ نہ کوڑی بیچ بزار دوڑا دوڑی
پیسہ نہ کوڑی بانکی پور[4] کی سیر
اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی مفلس خواہ مخواہ
بازار کی سیر کیا کرتا ہے۔

پھ

پھاگن گرائی، چیت چُنک کرتک[5] نتھاہی تار
سواتی نتھاہی مانجھر تل، کا ہے کئے ڈاک گوار

پھاگن کی بارش اُرد کو خراب کرتی ہے چیت کی
نیموں کو، کرتک تاڑی کو اور سواتی سیم اور
ڈاک گوالا کہتا ہے۔
(شاہ آباد)

---

[1] مچھلی [2] شوربا [3] راجو کھاری دربھنگہ ضلع کا ایک گاؤں ہے
[4] بانکی پور شہر پٹنہ کا صدر مقام ہے [5] کرتک روہن سے پہلے کا نچھتر ہے

پھر مُنڈلی بیل تل!

سر مُنڈی پھر بیل کے درخت کے نیچے گئی! اُس موقع پر بولتے ہیں جب کسی شخص کو کسی کام سے نقصان پہنچ چکا ہو اور کوئی پھر اُسی قسم کے کام کا مشورہ دیتا ہے۔ (دعو)

ت

تال تو بھوپال تال اور سب تلیّا
راجا تو سیب سنگھ اور سب رجیّا

بھوپال کا تالاب سب سے بڑا تالاب ہے اور سب چھوٹے۔ اور سیب سنگھ سب سے بڑا راجا ہے اور سب چھوٹے۔ (شمالی مشرقی ترہت)

تری بیٹی راج اجاوے
ترا بیٹا بھیک منگاوے

یو پی کی مثل اس کے برعکس ہے۔ وہی عورتوں کا خیال ہے کہ پہلے تین بیٹوں کے بعد بیٹی کی پیدائش مبارک ہوتی ہے اور پہلی تین بیٹیوں کے بعد بیٹے کی پیدائش نامبارک (دعو)

تُرک تیلی تاڑ، ان تین سے بہار

بہار شریف میں تین چیزوں کی کثرت ہے مسلمان، تیلی اور تاڑ کے درخت

ترل[۲] کھانے پنڈو گرل جائے

گھی میں پکی ہوئی ترکاری کھانے پر بھی دُبلا ہے۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب اچھی غذا کھانے کے باوجود انسان دبلا ہی رہتا ہے۔ (ترہت)

تسلا تُور کہ مُور

کسی زمانے میں شاہ آباد ضلع ڈاکوؤں کا مسکن تھا کوئی مسافر کسی گاؤں سے گزرتا تو پوچھتے کہ "تسلا تور کہ مور" یعنی تیرا ہے یا میرا دونوں صورتوں میں لوٹ لیتے۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی کی چیز ظلم وستم سے چھین لیتا ہے۔

---

[۱] بھوپال اور راجو کھاری دربھنگہ ضلع کے گاؤں ہیں جہاں سیب سنگھ نے بہت بڑا تالاب کھُدوایا تھا۔ (ایمار نفس اللغت مولفہ گریرسن) [۲] گھی میں پکائی ہوئی ترکاری

تیتر پنکھ میگھا اُڑے اِی بدھوا مُسکائے
کہے ڈاک سنو ڈاکینی اُو بر سے اِی جائے

اگر بادل تیتر کے پر کی طرح اُڑے اور بیوہ مسکرائے تو ڈاک کہتا ہے کہ اے ڈاکینی بارش ہوگی اور یہ دوسرا بیاہ کرے گی۔ (شاہ آباد)

تیلی بیل لا کھینی ستی

تیلی کے بیل کے لئے کہارن ستی ہوئی۔ اس وقت بولتے ہیں جب ایک کے لئے دوسرا بے فائدہ نقصان اٹھاتا ہے۔ (شاہ آباد)

تین احمق، اگوا، ضامن دُدے
جُورو سے روٹھے سُوئے

تین شخص بے وقوف ہوتے ہیں۔ بیاہ میں اگوا کا کام کرنے والا، مقروض کا ضامن اور بیوی سے روٹھنے والا۔

تین پٹاون، تیرہ کوڑن

کیاری کی کاشت کو بہت نگرانی کی حاجت ہے تین بار سینچنے اور تیرہ بار کوڑنے کی۔

تین سوئیں چوتھی روئیں

جس کی چار شادیاں ہوتی ہیں اُس کی تین بیویاں مرجاتی ہیں اور چوتھی بیوہ ہو جاتی ہے۔ (ع و۔ پٹنہ)

تھ

تھاکل بَرَد کے پٹار بھاری

تھکے ہوئے بیل کے لئے پٹاری بھاری ہوتی ہے یعنی کاہل کے لئے ہلکا کام بھی بھاری ہوتا ہے (ترہت)

تھالی ٹوٹی یا نہ ٹوٹی جھنا کا تو ہوا

یو۔پی اور پنجاب میں ہے "تھالی پھوٹی تو پھوٹی جھنکار تو سنی"۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب برا کام نہ کرنے پر بھی بدنامی ہوتی ہے۔

تھوڑ جو تیہا، بہت ہینگیہا، اوتع کے بندھیا آر
اُبجے تہ اُبجے ناہیں تو گھاگھ کے دیہا گار

تھوڑا جوتو، بہت چوکی دو، آل اونچی باندھو اگر اس پر بھی پیداوار نہ ہو تو گھاگھ کو گالی دو یعنی پیداوار ضرور ہو گی۔

تھوڑے پانی میں پوٹھیا اُپلائے

کم حیثیت والا غرور کرے

ٹھاڑک چوکل باٹنر، آرک چوکل کسان

ال سے غافل کسان شاخ سے گرا ہوا بندر کی مانند ہے یعنی کام سے بے خبر ہونے پر نقصان اور ذلت ہوتی ہے۔

ٹھٹھیرے ٹھیرے نہیں بدلا ہوئے
ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے کا بدلا ہے

دو برابر والے ایک دوسرے کے مقابل ہو سکتے ہیں کسی کو شکست کا خوف نہیں ہوتا۔

ٹھنڈا پانی گرم ہوا گرم پانی ٹھنڈا

پرانے زمانے میں مہمانوں کے استقبال کے لئے یہی کرتے تھے۔ یعنی مہمان کا خیر مقدم کیا۔

ج

جاڑا گئے جڑا اور

اس وقت بولتے ہیں جب وقت گذرنے کے بعد کام کیا جائے۔ (عو)

جا میں تیں کچھو پا مّنی سہیے لڑدی بین
لات کھات پچکارتیں سہت دودھاری دھین

جس سے کچھ فائدے کی امید ہوتی ہے اس کی سخت باتیں بھی گوارا ہوتی ہیں۔

جاہل جٹھ شیطان کی لٹھ

جاہل بہت سمجھانے پر بھی بات نہیں مانتا اور ضد پر اڑا رہتا ہے۔

جائے جیجی پٹنہ جوڑا اک جانت (جانتا)

اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی ایسی سوغات لائے جس کی اُس جگہ کثرت ہو۔

جب جینہ کھر جک ہیں کرتکا میں تو بوئیہا چین

جب غلے کا انبار ختم ہو جائے تو کرتک میں چینا بونا چاہئے۔ (شاہ آباد)

جب سے آئی جائی۔ تب سے چھوٹا بھائی

گھر میں بیوی کے آنے کے بعد بھائی سے محبت کم ہو جاتی ہے۔

جب مُرُوا آکے گاچھی بھیل
دھیا پوتا سُکھ سُکھ ماچھی بھیل
جب مُرُدا میں بال بھیل
دھیا پوتا کے گال بھیل

منڈوے میں جب گاچھی ہوتی ہے تو لڑکے ناامید ہو کر سوکھ جاتے ہیں۔ اور جب خوشے ہوتے ہیں تو اُن کے گال خوشی سے پھول جاتے ہیں۔ (شاہ آباد)

جدھر گیئں کھیر ورانی ادھر ے گیئں آگ پانی
فسادی آدمی ہر جگہ فساد ہی پھیلاتا رہتا ہے۔
(عو۔ دیہات۔ پٹنہ)

جس نے کیا شرم اُسے کے پھوٹے کرم
بے جا شرم کی بدولت ناکامی ہوتی ہے۔
(عو۔ پٹنہ)

جکرا بارہ بیگھا بانگ کمر میں ڈورونا
جس ے بارہ بیگھا بانگا ہے اس کی کمر میں ڈورا بھی نہیں۔ بخیل کے لئے بولتے ہیں (مشرقی مونگیر)

جکر کمایا بن بن لوٹے پھکروا ٹھوک ٹھوک کھائے۔
کمائے کوئی کھائے کوئی (دربھنگہ)

جیکا کھیوا نہیں سے آگیلا مانگے سوار
جس کے پاس کرایہ نہیں وہ آگے بیٹھنا چاہتا ہے اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی اپنے حق سے زیادہ مانگتا ہے۔ (چمپارن جنوب مشرقی ترہت)

جو بانس کا بانس بنسواڑا
وہ بانس کا سوپ دورا
ہر آدمی میں خاندانی مزاج اور خصلت ہوتی ہے
(عو۔ پٹنہ)

جو جری گیل، بھار لا با نہل چھی
بھڑ بھُنجے نے میرا جو بھی جلا دیا اور اجرت کے لئے باندھا بھی۔ یعنی مالی نقصان کے ساتھ ذلت بھی ہوئی (ترہت۔ جنوبی بھاگلپور)

جو دیکھے میں نہیں سو چکھے میں کیا ہوگا
کسی چیز کا عیب یا ہنر دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔
(عو۔ پٹنہ)

جُوری جَری گیں، اینٹھن تھا ے
رسی جل گئی بل باقی رہ گیا (ترہت)

جو کمائے سو کھیر[1] کھا دے اور بکری اچار کھائے
کمانے والا فائدہ نہ اٹھائے اور نکھٹے فائدہ اٹھائیں۔ (دربھنگہ)

جوں برسے بیسکھا راؤ
اک دھان میں دو بر چاؤ
اگر بیساکھ میں برسے تو ہر دھان دوگنا ہو جائے۔
(شاہ آباد)

---

[1] گھاس

جوں پُروا پُروایا پاوے
سُکھلے ندیا ناؤ بہاوے

پروا اُترا میں پُروا ہوا چلے تو اتنی بارش ہو کہ سوکھی ندی میں بھی ناؤ چلے۔ (ترہت)

جو نہ بھرے اسرلیسا مگھا
وہ پھر بھرے اسر لیا مگھا

اگر اخلیکھا اور مگھا میں بارش نہ ہوئی یا کھیتی نہ کی تو سال بھر انتظار کرنا ہوگا۔

جو نہ دیکھن نون سو دیکھن سون

اس کے بارے میں بولتے ہیں جو غربت کی حالت سے یکایک ترقی کر کے مغرور ہو جاتا ہے۔

جیکر تبل رکھوارے تیکر بارہوں ماس

جس کے کھیت اساڑھ میں تیار ہو گئے وہ سال بھر اچھا رہے گا۔

جہاں درخت نہیں وہاں رینڑ درخت

جہاں روکھ نہیں وہاں ارنڈ ہی روکھ ہے۔
یعنی جہاں اعلیٰ درجے کی چیز نہیں ہوتی وہاں ادنیٰ درجے کی چیز بہت سمجھی جاتی ہے۔

۱ جہاں سوئی نہ اٹے وہاں پھاڑ
۲ جہا سوئی نہ سمائے تہاں پھالا سمائے
جیوں بھیجے تیوں کمل بھاری
(بھیگے)

جہاں تیلی نہ جائے وہاں موصل!
محال کام کی کوشش کرنی (۱ دارانجی) (۲ دربھنگہ)
کمل جتنا بھیگتا ہے اتنا ہی بھاری ہوتا ہے
یعنی دیر کرنا خطرناک ہوتا ہے۔ (شمال مشرقی ترہت)

چ

چترا برسے مائی مارے
آگے بھئے گرڈئی کے کارے

چترا کی بارش مٹی کی طاقت کو برباد کر دیتی ہے اس کے علاوہ پودوں میں خرابی لاتی ہے۔

چرگوڑوا باندھا جاہے کہ دو گوڑوا؟

چوپایہ کو باندھ کر بس میں رکھ سکتے ہیں مگر آدمی کو قید و بند میں رکھنا مشکل ہے۔

چڑھت برسے اودرا، اُترت برسے ہست
کاتک راجا دانڑلے، رہے آنند گرہست
۱ چھلنی تو دے سوپ، جنیکا سہاسر گوٹ چھید
۲ چھلنی دوسے سوپ کو جس کے بہتر چھید

ادرا شروع میں اور ہتھیا آخر میں برسے تو زمیندار کتنی ہی مالگزاری دے گرہست خوش رہے گا۔
دیکھئے انی دوسے چلنی ...... (۱ ترہت)
(۲ پٹنہ)

چلو بھائی گنگا نہائیے

سخت محنت یا پابندیوں سے فرصت کے بعد بولتے ہیں۔ (مشرقی پٹنہ)

چلے نہ جانے آنگن ٹیڑھا

ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا (در بھنگہ)

چور ک بھگوا ڈاہی

چور کی دھوتی جلا دو یعنی اس کو ذلیل کرو

چور ک سنگھ چور، پہر ک سنگھ خواص

چوروں کے ساتھ چور اور پہرہ دار کے سامنے نوکر
ناقابل اعتماد شخص کے لئے بولتے ہیں۔ (ترہت)

چوری کے دھن مُندر ک پیلا

مال مفت دل بے رحم (رانچی)

چوڑے کی گواہی دہی

جھوٹا گواہ جھوٹے مدعی کی طرفداری کرتا ہے ایسی
گواہی ماننے کے قابل نہیں

چون تماکو سان کے بن مانگے جو دے
سر پر، تر پر، ناگ پر، تینوں لبس کرے

تمباکو اور چونا ملا کر بے مانگے جو دے گا وہ آسمان زمین
اور تحت الثریٰ تینوں کو مسخر کرے گا (ترہت)

چیت جاگے بیساکھ سووے
اس کا دکھوا بن بن رووے

جو دن کو چیت میں نہیں سوتا اور بیساکھ میں سوتا
ہے وہ کبھی بیمار نہیں پڑتا۔

چیت کے پچھیا، بھادوں کے جلا
بھادوں کی پچھیا، ماگھ کے پلا (پارا)

چیت کی پچھیا ہوا بھادوں کی بارش لاتی ہے
اور بھادوں کی پچھیا ماگھ کے جاڑوں کا پیام ہے

چھ

چھپ کے اُگے تو کیا بھئے، نرمل اپنی گرنت
کے جل دیکھیہا سگرا، کامنی گوپ بھرنت

سورج بادل میں چھپ کے نکلا تو کیا ہوا رات کو
آسمان صاف ہے تو بارش ہرگز نہ ہوگی۔ حرف
سمندر میں پانی ہوگا اور عورتیں کنوئیں پر پانی بھر
جائیں گی۔

چھٹل گھوڑ کھنٹبل بھار

چھٹا ہوا گھوڑا بھوسا گھر میں ٹھہرتا ہے یعنی آزاد
ہمیشہ اپنا فائدہ کر لیتا ہے۔
(سارن اور چمپارن)

د

دانہ نہ گھاس دونوں سانجھ ڈگمگا

یکہ کے گھوڑے کی قسمت ایسی خراب ہے کہ دانہ

گھاس کے بغیر ہر وقت دُم گڑا لگا رہتا ہے یعنی ہر وقت سواری میں رہتا ہے۔ (اجاکلپور)

دائی کا پیٹ پھوٹا تو سب نے دیکھا
بی بی کا پیٹ پھٹا تو کسی نے نہیں دیکھا

کسی کی معمولی تکلیف کو بہت اہمیت دی جاتی ہے اور کسی کی بڑی مصیبت کا خیال نہیں کیا جاتا (عی

دشمن کو بھی اونچا پیڑھا دو

کسی سے بدسلوکی نہ کرو دشمن سے بھی اچھا سلوک کرو۔

دُودھک جریں مٹھا پھونکی پیے

دودھ کا جلا مٹھا پھونک کر پیتا ہے (ترہت)

دہی کھاتے ہیں دہیڑی نہیں کھاتے

اس وقت بولتے ہیں جب ملازم مالک کا تھوڑا مال چراتا ہے۔ بالکل تباہ نہیں کر دیتا۔

دیکھے میں چھوٹی موٹی کھائے میں سموچی روٹی

اوقات کم کھانے میں زیادہ (دربھنگہ)

دِیل کھری[1] کھائے نہیں کولہا[2] چاٹل جائے

بیل کو کھلی دی جاتی ہے تو نہیں کھاتا مگر کولہو چاٹتا ہے۔ یعنی چور کو چوری میں مزا آتا ہے۔

دھ

دُھوبک باپ کر، کچھو نہیں پھاٹ

دھوبی باپ کا کپڑا احتیاط سے دھوتا ہے اور نہیں پھاڑتا۔ (ترہت)

دھوبی پر دھوبی بسے تب کپڑے پر صابن پڑے

دھوبی اُس وقت کپڑا دھوتا ہے جب بہت سے دھوبی ایک جگہ ہو جاتے ہیں دھوبی کی وعدہ خلافی اس سے ظاہر ہوتی ہے۔

دھوبی، ناؤ، درجی تینوں الگرجی

دھوبی، نائی، درزی یہ تینوں بے پروا ہوتے ہیں۔ (ترہت)

ڈ

ڈیڑھ گوٹ[3] گوڑی[4]، نو گوٹ فوج

ڈیڑھ راس گھوڑی نو نفر نوکر یعنی حیثیت سے زیادہ نمائش (ترہت)

---

[1] کھلی ۔ [2] کولہو [3] عدد [4] گھوڑی

ر

راتک کا گا دِنک بسیار
کی جھڑی بادر کی اپتار

کوا رات کو اور گیدڑ دن کو بولے تو پانی کی جھڑی لگے گی یا سیلاب[1] آئے گا۔

رات بندر (یا راتک چلمک) دن کے چھایا
گیس گھاگھ بجے برکھا گایا۔

رات بے بادل کی ہو اور دن کو ابر چھایا ہو تو گھاگھ کہتا ہے کہ بارش نہ ہوگی۔

راجا کے ایک گاؤں پرجا کے سو گاؤں

راجا یا زمیندار کا راج یا زمینداری ختم ہونے کے بعد وہ کہیں کا نہیں رہتا۔ مگر رعایا نئے حاکم یا دوسرے جگہ کے حاکم کی رعایا کی حیثیت سے رہ سکتی ہے۔

رانچی گلے کی پھانسی

جو رانچی میں عارضی سکونت اختیار کرتے ہیں وہ عام طور پر وہاں بس جاتے ہیں۔ (رانچی)

رہڑی کے دال گلوے
پڑوسیا کے ہلوے

ارہر کی دال کو گلانا چاہئے اسی طرح پڑوسی کو اپنے بس میں مجبور کرکے رکھنا چاہئے۔ (ترہت)

س

ساٹھی پا کے ساٹھ دن
برکھا ہووے رات دن

رات دن بارش ہو تو ساٹھی دھان ساٹھ دن میں پک جاتا ہے۔

سارا کا کو جل گیا بی بی کمال سوئیں

اُس وقت بولتے ہیں جب انہماک میں بڑے بڑے واقعات کی خبر نہ ہو۔ حضرت بی بی کمال رحمۃ اللہ علیہا حضرت قطب الاقطاب سید شہاب الدین پیر جگجوت رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں بہت بڑی ولیہ تھیں شب و روز عبادت و ریاضت میں رہتیں۔ آپ کا مزار کو میں ہے۔

ساری ککڑی کھا کے پینڈی تیتی

اُس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی کام کو شروع سے بخوبی ادا کرتا ہے اور آخر میں بگاڑ دیتا ہے (پٹنہ)

---

[1] سیلاب

ساون پچھوا، بھادوں پُروا آسن بہے اِیسان[۱]
کاتک کنتا سِکیو نہ ڈولے، کاٹے کے رکھوا دھان

ساون میں پچھوا، بھادوں میں پُروا، آسن میں اُترا پروا چلے اور کاتک میں ہوا اتنی کم چلے کہ سرکی کا پتا[۲] بھی نہ ہلے۔ تو دھان وافر پیدا ہوگا۔

ساون پچھیا ہی بھرے
بھادوں پُروا پتھل سڑے

ساون میں پچھیا چلے تو سیلاب آجائے اور بھادوں میں پروا چلے تو اتنی بارش ہو کہ پتھر بھی پگھل جائے۔

ساونک پچھوا دن دوئی چاری
چولہک پاچھا اُپجے ساری

ساون میں پچھوا ہوا دو تین دن بھی چلے تو دھان چولہے کے پیچھے بھی (کثرت سے) پیدا ہو

ساون کے پروا بھادوں پچھا چور
پروا پیا چلو دیس کا اور

ساون میں پُروا اور بھادوں میں پچھم کی ہوا چلے تو کسی اور ملک کو چلو یعنی بارش نہ ہوگی دوسرا پیشہ اختیار کرو۔

ساون شُکلا سپتمی اُگ کے لہا ہیں سور
ہانک پیا ہر برد بر کھا گیل بڑی دور

ساون کی روشن پکھ کی ساتویں صبح کو سورج نکل کے بادل میں چھپ جائے تو ہل بیل الگ کرو۔ بارش نہ ہوگی (شاہ آباد)

ساون شُکلا سپتمی اُودے جوں دیکھے بھان
تم جاؤ پیا مالوہ ہم جیبو مُلتان

ساون کے روشن پکھ کی ساتویں صبح کو بادل نہ گھرا ہو تو بارش نہ ہوگی۔ دوسرا پیشہ کرنا ہوگا۔ (شاہ آباد)

ساون شُکلا سپتمی جوں گرجے آدھی رات
تم جاؤ پیا مالوہ، ہم جیبو گجرات

ساون کی روشن پکھ کے ساتویں دن بادل آدھی رات کو گرجے تو بارش نہ ہو دوسرا پیشہ کرنا ہوگا (شاہ آباد)

ساون سکلا سپتمی چھپی کے آگا ہیں بھان
توں لاگی میگھا برسے جُوں لاگی دیب اُٹھان

ساون کے روشن پکھ کی ساتویں صبح کو سورج بادل میں چھپا ہوا نکلے تو کاتی پوجا تک بارش ہوتی رہے گی۔ (شاہ آباد)

ساون سکلا سپتمی رینی ہونہی سیار
کہہ بھڈرا و بھگلاری پربت اپجے سار

ساون کے روشن پکھ کے ساتویں دن رات اندھیری ہو تو پہاڑ پر بھی اچھی فصل ہوگی۔ (شاہ آباد)

---

۱ اتر پروا ۲ سرکی کا پتا ۳ کیا

ساون ماس بہے پُر بیّا
بیچو بَرد اکینو گیّا

ساون میں پروا ہوا چلے تو بارش نہ ہوگی کاشتکا[ری]
چھوڑ کر دوسرا پیشہ اختیار کرو۔

سب تالوں میں بھوپال تال
اور سب تلیّا
سب گڑھوں میں رہتاس گڑھ
اور سب گڑھیا

دیکھئے تال تو بھوپال تال .....

سرکی اک کُلانی تاہیں،
تاہیں بیر میں آئل پانی
سرکی اٹھائل رہل نہ بیرا
آگے ناتھ نہ پاچھو پگھا

سرکی تان کر دالان بنایا اس میں پانی آگیا جھونپڑا اٹھا[نے]
کا وقت نہ ملا اور رہنے والا گدھے کی مثل ہو گیا۔
ناگہانی مصیبت کے بارے میں بولتے ہیں۔
(ترہت)

سرگ پتالی، بھونن ٹیر
اپن کھائے پڑوسیا ہیر

جس بیل کے سینگ اوپر نیچے یا جس کی بھنویں
ٹیڑھی ہوں وہ اپنے مالک کے لئے منحوس ہوتا
ہے اور پڑوسی کو زخمی کرتا ہے۔

سڑ گل جائے گوتیا نہ کھائے
گوتیا کا کھایا اکارت جائے

اس موقع پر بولا جاتا ہے جب کسی کو رشتہ دار
سے بے حد نفرت ہوتی ہے۔ (عو۔ پٹنہ)

مٹی ماں والدہ

اس موقع پر بولتے ہیں جب نااہل کی قدر و
منزلت کی جاتی ہے۔

سُسرال میں بَسنا
تین کل نَسنا

سسرال میں بسنا خودداری کے خلاف ہے
اس سے دادھیال، نانہال اور سسرال
تینوں خاندان کی ذلت ہوتی ہے۔ (عو۔ پٹنہ)

سکھ کرے بدری، سنیچر رہے چھائے
ایسا بولے بھڈّاری بن برسے نہیں جائے

جمعہ کو بادل آئے اور سنیچر کو چھائے تو بارش
ضرور ہوگی (شاہ آباد)

سو پر کیبول ہزار پر کانا، سوا لاکھ پر اینچا تانا
اینچا تانا کہے پکار، کچھ گردن سے رہو ہوشیار

آنکھ میں پھولی والا بہت خطرناک ہوتا ہے اس سے زیادہ
کانا اس سے بڑھ کر اینچا تانا اور اس سے کہیں زیادہ
پست گردن والا ہوتا ہے۔ (عو۔ پٹنہ)

سوتن کا ٹونا سوتن کے نیہر
سوتن سے نفرت ہونا، پھر اس سے لگاؤ بھی رکھنا (عورتیں پٹنہ)

سیاں کا ارجن بھیا کا نام
جوڑا پہن کر ساسُر جام
سیاں کے برتے بھیا کا ناؤں
پہن اوڑھ کر ساسُر جاؤں
تمام خرچ شوہر کا اور نام بھائی کا ہو (عورتیں پٹنہ)

سیڑھا ساٹھی ساٹھ دن
جینو دیب برسے رات دن
سیلہا اور ساٹھی ساٹھ دنوں میں تیار ہوتا ہے اگر بارش رات دن ہو۔
(جنوب مغرب شاہ آباد)

سید کی مرغی ٹکے ٹکے
اونچے گھرانے والے عموماً تجارت سے نابلد ہوتے ہیں اس لئے نفع نہیں ہوتا۔

سیدھا سندیہہ گبھ گبھ کرکھی
جو کھانا پانے کا مستحق نہیں وہ شوخی سے دودھ مانگے۔ خواہ مخواہ حق جتانے والے کے لئے بولتے ہیں۔ (ترہت)

ش

شورا شور کرے گندھک زور کرے
کوئلا لے اڑے
شُرّا (ایک آتشبازی) میں شورا، گندھک اور کوئلا دے کر بناتے ہیں۔ تینوں کی یہ تین خاصیتیں ہیں۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب کئی آدمی مل کر فساد کی تدبیر کرتے ہیں۔

ص

صبح کو ہیرا، دوپہر کو کھیرا، شام کو بیرا
کھیرا کھانا صبح کو بہت مفید ہے دوپہر کو کسی قدر فائدہ مند اور شام کو نقصان دہ ہوتا ہے۔

ط

طعام آمد و مکھیا برخاست
مگدھ والے شرمیلے اور غیرت مند ہوتے ہیں اگر کسی کے یہاں اتفاقاً کھانے کے وقت پہنچ بھی جاتے ہیں تو کھانا آتے ہی اٹھ جاتے ہیں

ک

کاسی کوسی چوتھ کے چان
اب کا، روپبا دھان کسان

گھاس اور کوسی (گھاس کا پھول) بھادوں کے روشن پکھ کی چوتھی تاریخ کو پھولے تو دھان روپنا بے کار ہے۔ (شاہ آباد)

کام نہ دھندھا اڑھائی روٹی بندھا

کام کچھ نہیں کرتا مگر پوری مزدوری لیتا ہے (دربھنگہ)

کاہو[1] کے بھنٹا[2] بیری، کاہو کے بھنٹا پتھ[3]
کبھی کدو پر چھری، کبھی چھری پر کدو
کبھی ناؤ پر ہاتھی، کبھی ہاتھی پر ناؤ
کپڑے کی ہوئی تنگچی[4] تو نام رکھا مرزئی[5]

ایک ہی چیز کسی کو نقصان دہ کسی کو مفید ہوتی ہے۔
کسی کی سرشت نہیں بدلتی
ایک ہی شخص کبھی غالب ہوتا ہے کبھی مغلوب
اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی کفایت شعاری سے عزت قائم رکھتا ہے۔

کدو پر ہنسوا چوکھا

اس موقع پر بولتے ہیں جب بہت زیادہ طاقتور کمزور پر ظلم کرتا ہے۔

کرتکا چوئے چھ بے موئے
جوں روہنی ناہیں کا دو کرے

کرتک میں برسے تو چھ پچھتر دن تک بارش نہ ہوگی۔ اگر روہنی میں کیچڑ نہ ہو۔

کرسی اماوس چوتھی چان
اب کا روپبا دھان کسان

کرسی۔ اماوس اور چک چندے کے بعد کسان کو دھان روپنا بے کار ہے۔ (شاہ آباد)

کرکٹے[6] بھنجائے[7] کنکری، سنگھ[8] گرجے جائے
کہ بھڈر سنو بھنڈاری کتا بھات نہ کھائے

برج سرطان میں کنکری بھیگے اور برج اسد میں گرج کر چلا جائے تو اتنا بھات ہو کہ کتا بھی نہ پوچھے (شاہ آباد)

کلکتے کی کمائی دنوا بھلوا میں گنوائی

دنوا اور بھلوا شیرشاہی سڑک کے کنارے ہزاری باغ ضلع کے دو بڑے جنگل ہیں۔ پہلے زمانے میں کلکتہ میں ملازمت کرنے

---

[1] کسی کو [2] بیگن [3] بیماری سے اچھے ہونے کے بعد پہلی غذا [4] تنگی [5] مشہور لباس
[6] برج سرطان [7] بھیگے [8] برج اسد

والے جب اس راستہ سے گزرتے تو دلوا بھلوا میں لُٹ جاتے تھے

کوڑھیا بیل کا پھوپھکار بڑ بھار
کاہل بیل بہت ہانپتا ہے۔ کاہل آدمی ہلکے سے کام سے تھک جاتا ہے۔

کوڑی بردکے پھنپھاری[1] بہت
کوڑھی ہنکار کے مُو گرسا آنٹی
کاہل کسان لاٹھی سی پتلی آنٹی بناتا ہے یعنی کاہل آدمی ہلکا کام بھی نہیں کرسکتا۔

کوڑھیا ڈرادے تھوک سے
اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی کو مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ (عو)

کون پڑو کھ بھیلا ہوں گائے
چلنی لائے دوہا دے جائے
کسی آدمی کی گائے میں ہوں کہ مجھے دوہنے کے لئے چلنی لایا ہے۔ اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص مال کو بے فائدہ برباد کرتا ہے۔
(جنوب مشرقی ترہت)

کہادے لا سید چرادے لا جُھچھی[2]
سید کھلاتا ہے اور چھوچھی چراتا ہے۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شریف زادہ ذلیل کام کرتا ہے۔ (ترہت وجنوب مغربی سارن)

کھ

کھاتے ہیں اڑاتے ہیں
بے کار آرام طلبی کی زندگی گزارتے ہیں (عو)

کھانے سے بھونسی اور ہگنے سے خودی!
غریب آدمی اور خوب غرور کرے! (رانچی)

کھائی کہ بجی کہ مائی؟
کھائے کو جُڑے نہیں نہادے کو تڑکے
جو کھلاتا ہے اس سے محبت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت ماں کے اس وقت بولتے ہیں جب مفلس شان وشوکت کی نمائش کرتا ہے۔ (مشرقی پٹنہ)

کھٹ مرے مُرغی بلائی کھائے انڈا
محنت کوئی کرے اور فائدہ کوئی اٹھائے۔ (دربھنگہ)

کھیت بجھے[3] آری کوڑے
کھیت پانی سے بھر جاتا ہے تو پانی کے زور سے

---

[1] ہانپنا [2] چوچھی [3] پانی سے بھرے

آل ٹوٹ جاتی ہے۔ یعنی خواہش نفسانی پوری ہو کے رہتی ہے۔

کھیت مہیشی چرا، پڑرو ہیں مار
لڑائی میں چھوٹے پکڑے جاتے ہیں۔ اصل مجرم بچ جاتے ہیں۔

کھینی کھائے نہ تما کو پئے
سے نر بتاؤ کیسے جئے
بغیر کھینی کھائے اور حقہ پئے کوئی زندہ نہیں رہ سکتا۔ (ترہت)

گ

گائے گوار یں ملاپ :: ٹھونا پانی دودھاب
گائے اور گوالے میں ملاپ ہے۔ گھٹنوں پانی میں بھی دودھ دیگی یا گھٹنوں کے پاس سے گھڑا ہٹلئے بغیر پانی ملانے دیگی۔

گردا گاڑی لنگور، ان تینوں سے بھاگلپور
بھاگلپور گرد، گھوڑا گاڑی اور لنگور کے لئے مشہور ہے۔

گدھا کے نہ دوسر گسیاں
دھوبیا کے نہ دوسر پروھن
دھوبی اور گدھا دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ (ترہت)

گدھا گیلا سرگ۔ چھان نکلے گیلہن
گدھا جنت کو گیا اور چھان ساتھ گیا یعنی برائیاں انسان کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہیں (ترہت)

گگری بھرا اناج پر راج!
تھوڑی پونجی پر غرور کرنے والے کے لئے بولتے ہیں۔

گوارک گونر ڈوہوڈس چکن
گوالے کا اوپلا دونوں طرف چکنا ہوتا ہے یعنی گوالا بہت محنتی ہوتا ہے۔ (مشرقی ترہت)

گوشت بھات مٹھا، کوئی نہ کرے ٹھٹھا
غربا شادی میں گوشت بھات مٹھا کھلاتے ہیں۔ یعنی جو اپنی حیثیت کے موافق خرچ کرتا ہے اور فضول خرچی میں مقروض نہیں ہوتا۔ وہ نہ مفلس ہوتا نہ کوئی اس کا مذاق اڑاتا

گئے بھاگ بھیچا — وقت گزرنے کے بعد کام کرنا بے فائدہ ہے

---

۱ مویشی ۲ مالک ۳ غلام ۴ ہولی ۵ ایک قسم کی کھچڑی

گھ

گھر جرِ یہیں، گھر بتادُ[1]

گھر جلتاہے اور گھر بتاتا ہے۔ اشرفی نٹی بائے کوئیلوں پر مہر (شمالی مشرقی ترہت)

گھر دہی، باہر دہی

جس کو گھر پر دہی ملتاہے اسے باہر بھی دہی ملتا ہے۔ شکرخورے کو شکر۔

گھر گھرا سوجھے ہے، پھندا نہیں سوجھے

پرندوں کو پھنسانے کے لئے گھر گھرا پھندے میں باندھتے ہیں۔ اس کے کھانے کی لالچ میں پرندے پھنس جاتے ہیں۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی لالچ میں آکر اپنے نقصان سے بے خبر ہوتا ہے۔ (پٹنہ۔ دیہات)

گھی پچے نہیں پوری لا مرے

جو کام طاقت سے باہر ہو اُس کی ہوس نہیں کرنی چاہئے۔

ل

لاٹھی ایسی چیز ہے، سدا رکھے سنگ
ندی نالا اگاہ، جہاں تہاں بچاؤ انگ

لاٹھی ایسی چیز ہے جس کو ہمیشہ ساتھ رکھئے ندی، نالا، بے تھاہ پانی ہر جگہ بدن کو بچاتی ہے۔ (شاہ آباد)

لاد دو لدا دو، لادنے والا ساتھ دو
بہار کا راستہ بتا دو۔

اس وقت بولتے ہیں جب کوئی یہ چاہتا ہے کہ اُس کا ہر کام دوسرا کرے۔

لبنا بھر دھان پر شہر اُبلاے

تھوڑے مال پر غرور کرنے والے کے لئے بولتے ہیں۔

لیٹن بدیا گھوستن زور کچھ نہیں
تو تھوڑیک تھوڑ

کوشش سے ہر مشکل آسان ہوتی ہے۔

لڑ پر وسن دیدہ رکھ

ایسی لڑائی نہیں لڑنی چاہئے جس سے میل ہونے پر شرمندہ ہونا پڑے (ع۔ پٹنہ)

---

[1] وہ گڈھا جس میں پیال وغیرہ جلا کر رات کو تاپتے ہیں۔

لکھے گوڑہا[1] پکھے[2] تیر

غلیل کی مہارت لاکھ گولیوں اور تیر اندازی کی پانچ سو تیر چلانے سے ہوتی ہے۔ (پٹنہ)

لنگ لنگوٹی فتے خاؤں
من کرے کلکتے جاؤں

خالی ہاتھ ہونا اور ارادے بلند رکھنا (رانچی)

لوٹ لایا کوٹ کھایا

مال مفت دل بے رحم (پٹنہ)

لوٹو گیل تھیلو (تھالی) یا جتوو (ذات) گیل

اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی ہر صورت سے خسارے میں رہتا ہے (دیہات پٹنہ)

لے کے ٹھوں ہو گئے

دھوکا دے کر بھاگ گئے (بہار شریف)

م

مار کے سسر کھا کے پسر

کسی کو مارنے کے بعد بھاگ جانا چاہئے اور کھانے کے بعد لیٹنا چاہئے۔

مارے چور اُپس لے پاہن
اب نہ جیبو لورسے آنگن
مارڈ نہ جڑسے تاڑی!

چور جہاں مار کھاتا ہے، اور مہمان جہاں بھوکا رہتا ہے وہاں پھر نہیں جاتا۔
اُس وقت بولتے ہیں جب مفلس فضول خرچی کرتا ہے۔

ماس کھائے سے ماس بڑھے دودھ کھائے
بل ہوئے۔ ساگ کھائے سے اُوجھ
بڑھے بوٹا کیسے ہوئے

طاقت دودھ کھانے سے ہوتی ہے ورنہ گوشت کھانے سے گوشت بڑھتا ہے اور ساگ کھانے سے آنت۔

مالا توڑے رے بھگتوا جعفر خاں کے باغ

باغ جعفر خاں پٹنہ کا ایک پرانا باغ ہے اب ویران ہے مگر پہلے رومانیت میں بدنام تھا وہاں پرہیزگار بھی توبہ شکنی کرتے تھے۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب کہیں جاکر کوئی توبہ شکنی کر بیٹھتا ہے۔ یہ ستار کا پہلا بول ہے۔

---

[1] غلیل کی گولی [2] پانچ سو

مال والا ہارے، گال والا جیتے

منہ زور اپنی ناحق بات بھی منوا لیتا ہے۔
(عو۔ پٹنہ)

ماگھ کے گرمی جیٹھ کے جاڑ پہلا پانی بھر گیل تاڑ
گھاگھ کہیں ہم ہوبوں جوگی کنوئیں کا پانی
دھوئہیں دھوبی

ماگھ کی گرمی جیٹھ کا جاڑا اور پہلے پانی میں
تالاب کا بھرنا بارش نہ ہونے کی علامت ہے
کاشتکاری کے سوا دوسرا پیشہ کرنا ہوگا۔

مچھڑ، مختار، مالزادی
یہ تینوں گیا کی آبادی

گیا میں مچھڑ، مختار اور مالزادیوں کی کثرت
ہے۔

مرگسرا بنے، روہنی لبے، ادرا جائے
بدبدائے ۔۔ کہے ڈاک سنو بھلاری
کتا بھات نہ کھائے

مرگسر گرم ہو (اور نہ برسے) روہنی برسے اور
ادرا میں چند بوندیں پڑیں تو ڈاک کہتا ہے کہ
سنو بھلاری بھات اتنا وافر ہو کہ کتا بھی نہ سونگھے۔

مڑوا، مین، چپن سنگھ دہی
کوڈو کے بھات دودھ سنگ دہی

منڈو، مچھلی اور چینا، دہی کے اور کودوں کا
بھات دودھ کے ساتھ کھانا چاہیے۔ (شاہ آباد)

مکھ سدھی نہ پرکار
ٹینکا ارپانک بڑ چمتکار

جو اپنے مہمان کو ایک سپاری بھی نہیں کھلا سکتا
وہ گھر سے باہر اس کا بہت شاندار استقبال
کرتا ہے جب کوئی بخیل مہمان کی تواضع کرتا ہے
تو تعجب سے بولتے ہیں۔ (مشرقی ترہت)

مگھا لگاوے گھگھا سواتی سواس باٹی
تہاری ہاتھی رانی ہم ہوں آوت پائی

مگھا میں بارش کی زیادتی سواتی میں ختم، اور
ہتھیا کی گرج اس کے آنے کا پیام دیتی ہے۔
(شاہ آباد)

ملائی کی اگورا بلی!

دشمن سے فائدے کی امید نہ رکھو (عو۔ پٹنہ)

منہ میں کلیجہ، دھان ڈالو تو لادا

انتہائی پریشانی کی حالت (عو۔ پٹنہ)

موئل بردا چھکری

مرا ہوا بیل چھ دانتوں کی بچھیا کی طرح بے کار
ہوتا ہے۔

میاں برابر نماز!

خادم اور آقا کا مقابلہ کرے

میاں کو مونچھ نہیں نوکر کو پٹا

مالک سے زیادہ نوکر کی شان شوکت ہے۔ (عام محتج)

میرا بیٹا نیم بکائن
تیرا بیٹا آم املی

پر بولتے ہیں جب حفظ مراتب کا لحاظ نہیں کیا جاتا ہو۔ نیم اور بکائن کے پھل کڑوے ہوتے ہیں کوئی نہیں کھاتا۔ آم اور املی سبھی کھاتے ہیں۔ یہ بد دعا ہے یعنی میرا بیٹا جئے تیرا بیٹا مرے۔
(عو۔ سائیں و اطراف)

ن

نا اِت بدلی، نا اِت دھوپ
نا اِت لُب لب، نا اِت چوپ

ہر چیز اندازے کے اندر اچھی ہوتی ہے۔ نہ زیادہ بادل کا گھرنا، نہ زیادہ دھوپ، نہ زیادہ بولنا نہ زیادہ چپ رہنا اچھا ہے۔ (دہات۔ پٹنہ)

بخنت سوئے کمہرا، مٹیا نہ لے جائے چور

کمہار آرام سے سوتا ہے کیونکہ چور مٹی نہیں لے جاتا ہے یعنی جس کے پاس کچھ نہیں اس کو چوری کا ڈر نہیں ہوتا۔

۱۔ ننگوڑیا گیلا ہاٹ لکڑوی دیکھ ہیّا پھاٹ
۲۔ ننگوڑیا گیا ہاٹ کھیرا دیکھ کے جیّا پھاٹ

چیزوں کا دیکھنا مفلس پر مصیبت کا آنا ہے۔
(۱، ۲) توہت (۲۔ پٹنہ)

ننگلے کی جورو سب کی بھوجائی
ننگلے میر شکار، گوریّا مارے مٹکی

غریب اور کمزور کو سبھی دباتے ہیں اور مذمت کرتے ہیں۔ کمزور آدمی معمولی سے دشمن کو بھی زیر نہیں کر سکتا
(مشرقی پٹنہ)

ننگا ناچے پگار پر!
نہ الٹا سلام، نہ سیدھا سلام

مفلس کو غرور اور نمائش زیبا نہیں
اس بارے میں بولتے ہیں جو کسی معقول دلیل سے قائل نہ ہوتا ہو۔ (عو۔ پٹنہ)

نہانے کو سب کوئی کہے
سر میں تیل کوئی نہ دے

کام کرنے کا مشورہ سب دیتے ہیں مگر کام میں ہاتھ بٹانے والے نہیں ملتے۔ (مشرقی پٹنہ)

نہ گڑ کھائے نہ کان چھدائے

بچیوں کے کان چھیدتے وقت انہیں گڑ کھلاتے ہیں۔ یعنی نہ لالچ کرے نہ نقصان اٹھائے۔
(رانچی)

۱؎ نئی دھوبنیا اپلی نگرٹے صابن کیلی
۲؎ نئی دھوبنیا گندھرٹے صابن

نئی دھوبن گودڑوں کو بھی صاف کرتی ہے
یعنی نیا نوکر خرگوش پکڑے
(۱؎ جنوبی مونگیر ۲؎ مشرقی پٹنہ)

ہ

ہاتھ ڈلاتے آئے ہیں
پاؤں ڈلاتے جائیں گے

اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص بے کار اور بے سروسامان کہیں جاتا ہے۔

۱؎ ہاتھ اٹھتے مونچھ ٹیڑھی
۲؎ ہاتھ کی آسکت سے مونچھ ٹیڑھی

اس موقع پر بولتے ہیں جب سامان رہتے ہوئے بھی کوئی اس سے کام نہیں لیتا۔ بہت کاہل آدمی کے لئے بولتے ہیں جو ضروری کام نہیں کرتا۔
(۱؎ پٹنہ۔ دیہات ۲؎ پٹنہ شہر)

ہارا شکاری فاختہ مارے

فاختے کا شکار معمولی شکار ہے۔ جب شکاری کو شکار نہیں ملتا تو فاختہ مارتا ہے۔ (پٹنہ)

ہتھیا برسے چترا منڈرائے۳؎
گھر بیٹھے دھنہار۔ ایر آئے یا اگرائے

اگر ہتھیا میں بادل برسے اور چترا میں منڈلائے تو دھان کا کاشتکار گھر بیٹھے خوش ہوگا یا ناز کرے گا۔

ہتھیا برسے تین ہوت ہا، سکر ساٹھی، ماس
ہتھیا برسے تین جات ہا تل، کودو، کپاس

ہتھیا کی بارش سے تین چیزیں ہوتی ہیں، شکر ساٹھی اور ماش اور تین چیزیں برباد ہوتی ہیں تل، کودوں اور کپاس (شاہ آباد)

ہڑبڑی کا بیاہ کنپٹی میں سیندور
ہم چراویں دلی، ہم کو چراوے گھر کی بلی

جلدی میں ہر کام خراب ہوتا ہے۔
اس موقع پر بولتے ہیں جب ناتجربہ کار کسی ہوشیار کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ (عو۔ پٹنہ)

ہنوز بوئے بلخ باقیست؟

یہ قول حضرت مخدوم شرف الدین بہاری قدس سرہٗ کی طرف منسوب ہے۔ جب ان کے خلیفہ حضرت

۱؎ گودڑ ۲؎ آسکت ۳؎ منڈلائے ۴؎ خوش ہو ۵؎ ناز کرے

مولانا مظفر بلخی علیہ الرحمۃ پر کیفیت جلال طاری ہوتی تو حضرت مخدوم یہی فرماتے۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی کی حیثیت ختم ہو جانے پر بھی فخر باقی رہتا ہے۔

ہوش میں گاندھی لگا۔

ہوش جاتا رہا (مشرقی پٹنہ)

ی

یار کی یاری بھتار کی لالی

اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی عیار دو مخالف شخصوں سے سروکار رکھ کر دونوں کی بات رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ (عو۔ پٹنہ)

یکہ، وکیل، گدھا، پٹنہ میں صدہا

پٹنہ میں ایک زمانے میں یکہ، وکیلوں اور گدھوں کی کثرت تھی۔

یہ گھر جلے سلامت باد
وہ گھر جلے مبارکباد

دو شخصوں کے جھگڑے میں اپنی بے تعلقی کا اظہار کرنا۔ (مشرقی پٹنہ)

تمام شد

رضوان احمد خاں
شعبۂ اُردو، بریگیا کالج، مونگیر

یلدرم کے مضمون کا ترجمہ

آزادی سے قبل کی ہندی کا ایک اہم نمونہ

گزشتہ فروری کے اوائل میں ہمارے کالج کے بین مدتی امتحانات کا سلسلہ تھا۔ امتحان گاہ میں جب سوالات کے پرچے میرے ہاتھوں میں آتے ہیں تو خواہ وہ کسی بھی سبجکٹ سے متعلق ہوں، ان پر ایک نگاہ ڈالنے کو جی چاہتا ہے۔ ایک ایسا ہی موقع تھا کہ اس سوال پر نظر پڑی :

"مجھے میرے متروں سے بچاؤ" شیرشک نبندھ میں نہت ویَنگ کو اسپشٹ کیجیے۔"

ظاہر ہے کہ اس جملے کے ابتدائی الفاظ مجھے چونکانے کے لیے کافی تھے۔ یلدرم کا انشائیہ "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" میری نگاہ سے گزر چکا تھا۔ میں نے سوچا کہ محض عنوان کی اتفاقی یکسانیت ہوگی۔ پھر خیال گزرا کہ یلدرم ہی کے انشائیہ کا ہندی ترجمہ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے بعد والا سوال کچھ اس طرح تھا :

"شطرنج کے کھلاڑی شیرشک کہانی کا کتھا سار اپنے شبدوں میں لکھیں۔"

بہرحال ذہن میں یہ گرہ پیدا ہو چکی تھی کہ امر واقعہ کیا ہے؟ اتفاق سے آس پاس کوئی ہندی لکچرر نظر نہ آیا۔ امتحان گاہ سے فرصت ملنے پر ایک صاحب ملے۔ دریافت کرنے پر جواب دیا کہ "اس سمے مجھے لیکھک کا نام یاد نہیں، چلیے لائبریری میں دیکھ کر بتا دوں گا۔" میں ان کے پیچھے ہو لیا اور چند لمحوں بعد "انٹرمیڈیٹ بورڈ ایجوکیشن پٹنہ" کی شائع کردہ کتاب "راشٹر بھاشا گدیہ پدیہ سنگرہ" میرے ہاتھوں میں تھی جو "انٹرمیڈیٹ کے نوین پاٹھیہ کرما نوسار، ماتری بھاشا ہندی بھاشی ودیارتھیوں" کے لیے جولائی ۱۹۸۱ء سے شاملِ نصاب ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۹۷ پر مجھے مطلوبہ عنوان ملا، مگر لیکھک کا نام پدم سنگھ شرما درج تھا۔ اس طرح جب بظاہر دوسرے خیال کی تردید ہو گئی تو میں نے مضمون کا مطالعہ شروع کیا کہ اپنے پہلے خیال کی توثیق کر لوں۔ ابتدائی چند جملوں ہی نے یہ بتا دیا کہ مضمون وہی ہے جو اُردو میں میری نگاہ سے گزر چکا ہے۔ محض جا بجا ہندی مترادفات شامل کر دیے گئے ہیں اور بس! مزید توثیق کے لیے میں نے وہ کتاب لائبریری سے لے لی۔ میرے پاس یلدرم کے اس انشائیے کی نقل موجود تھی جسے ایک

ضرورت کے تحت ایک سال قبل "شمعِ اُردو" حصہ اوّل سے اُتار لیا گیا تھا۔ یہ کتاب ۱۹۵۲ء کے آس پاس آٹھویں جماعت کے اُردو طالب علموں کو پڑھائی جاتی تھی۔ اس کے مؤلف مولوی بشیر الدین صاحب فاضل ادب و دبیر کامل، ہیڈ مولوی تیلوتھو ودیالیہ ضلع شاہ آباد تھے اور طابع و ناشر وشو ودیالیہ پریس الہ آباد۔ اس میں شامل زیر بحث انشائیہ مکمل نہ تھا بلکہ اس کا نصف اوّل تھا۔ مگر جتنا تھا اس سے موازنہ کے بعد ہندی والا مضمون اس کا ہو بہو ترجمہ ثابت ہوا۔ بلکہ مکمل ترجمہ بھی نہیں۔ کیونکہ بیشتر اُردو، فارسی الفاظ و تراکیب جوں کی توں دیوناگری میں نقل کر دی گئی ہیں۔ اب حیرت لازمی تھی۔ حیرت اس بات پر نہیں کہ سید سجاد حیدر کو پدم سنگھ شرما بنا دیا گیا (کیونکہ علامہ محوی لکھنوی کی نظم "اسکول کی بھٹی" "ماہنامہ کھلونا (دہلی) میں "شیوریندر" کے نام سے اور منٹو کا افسانہ ہتک "چہار رنگ (دہلی) میں بہ تبدیلی عنوان رام لال کے نام دیکھ چکا تھا)۔ حیرت اس بات پر ہوئی کہ یہاں معاملہ کاروباری مدیروں اور ان کے قارئین کا نہیں، سند جاری کرنے والے تعلیمی ادارے اور اس کے طالب علموں کا تھا۔ پریم چند کے افسانوں اور غالب کی غزلوں کو اُردو طلبا بھی انہی ناموں سے جانتے ہیں اور ہندی طلبا بھی۔ لیکن "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" اگر اُردو طلبا و اساتذہ کے نزدیک یلدرم کی تخلیق ہو اور ہندی طلبا و اساتذہ اسے پدم سنگھ شرما کے نام سے جانیں، تو اس بات پر کسی بھی اہلِ علم کو حیرت، حسرت، رنج و الم، ماتم و تاسف کیا کچھ نہیں ہو سکتا ہے؟ بالکل ہو سکتا ہے اور ہوا۔ بلکہ ان جذبات کے ساتھ ہی جستجو اور اُلجھن کا اضافہ بھی۔ جستجو، حقیقت تک پہنچنے کی اور اُلجھن: پیش آنے والی دشواریوں کے سبب۔ میں نے دوسرے ہی روز اس بات کا ذکر اپنے ہندی ساتھیوں سے کیا۔ ان کا جواب تھا کہ یہ لیکھ تو بہت دنوں سے کورس میں شامل رہتا آیا ہے۔

مذکورہ ہندی کتاب میں مضمون کے آغاز سے قبل ہی "لیکھک پریچے" کے تحت مجھ کو پدم سنگھ شرما سے متعلق بعض مفید مطلب اطلاعات ملیں۔ شری شرما کا تعلق ضلع بجنور سے تھا۔ مدتِ حیات ۱۸۷۶ء تا ۱۹۳۲ء رہی۔ اُردو، فارسی، سنسکرت اور مراٹھی کے بھی اچھے جان کار تھے۔ گروکل کانگڑی اور مہاودیالیہ جوالا پور میں "ادھیاپن کار کیا"۔ ان کی چار کتابوں کے نام ملے۔ ایک کتاب "سنجیون بھاشیہ" پر ہندی ساہتیہ سمیلن نے انھیں انعام سے بھی نوازا تھا۔

یلدرم کا یہ انشائیہ ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا تھا۔ مندرجہ بالا اطلاعات سے یہ ثابت ہوا کہ پدم سنگھ شرما کا زمانہ بھی وہی تھا جو یلدرم کا تھا، بلکہ شری یلدرم سے عمر میں چار سال بڑے تھے۔ یلدرم کی پیدائش

۱۸۸۰ء میں ہوئی تھی۔ اب اُلجھن یہ ہوئی کہ کس نے کس کا ترجمہ کیا؟ یلدرم نے شرما، یا شرما نے یلدرم کا؟ تلاش و جستجو بیک وقت دونوں سمتوں میں شروع ہوئی۔ شرما جی کا کوئی مجموعہ مجھے نہیں ملا۔ خدا بخش لائبریری میں یلدرم کے افسانوی مجموعے "خیالستان" کا لاہور والا نسخہ ملا جو ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا تھا۔ "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" اس میں شامل ہے۔ اب قدیم ایڈیشن کی تلاش ہوئی۔ لائبریری میں پہلا ایڈیشن بھی مل گیا جو ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا تھا۔ ایک میل نسخہ بھی خدا بخش لائبریری میں موجود ہے جسے ۱۹۳۲ء میں محمد مقتدی خاں شیروانی نے مطبع مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے شائع کرایا تھا اس کے سرورق کے نچلے حاشیہ پر "بار ہشتم" درج ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ خیالستان کا آٹھواں ایڈیشن ہے جو مصنف کی زندگی میں شائع ہوا (یلدرم کی وفات ۱۲ اپریل ۱۹۳۳ء کو ہوئی)۔ خیالستان میں شامل تخلیقات سے متعلق خود مصنف کا یہ "نوٹ" موجود ہے کہ "یہ فسانے کچھ طبع زاد ہیں، کچھ ترکی و انگریزی سے ملخص"۔ بعدہٗ اس اجمال کی تفصیل درج ہے جس میں "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" کو انگریزی کے ایک مضمون کا چربہ بتایا گیا ہے۔ باوجودیکہ یہ بات یلدرم کو اس انشائیے کا مصنف مان لینے کے لئے بادی النظر میں کافی سمجھی جاسکتی تھی کہ جہاں ان کی راستبازی اور صاف گوئی انھیں یہ لکھنے پر مجبور کرتی ہے کہ کون سی تخلیق طبع زاد ہے اور کون دوسری زبانوں سے "ملخص"، وہیں اگر انھوں نے ہندی سے استفادہ کیا ہوتا، تو اس بات کا اظہار بھی ضرور ہی کر دیتے۔ نیز یہ کہ ترجمہ اور تلخیص میں واضح فرق ہوتا ہے۔ اور پیش نظر مسئلہ ترجمے کا ہے، تلخیص کا نہیں۔ تاہم خوش فہمیاں اور حسن ظن اپنی جگہ درست بلکہ کار ثواب، لیکن تحقیق کے تقاضے انھیں جائز نہیں قرار دے سکتے کہ ظن بہر حال ظن ہے جس کی بودی بنیاد پر حتمیت کی سخت دیوار کھڑی نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ اس انشائیے کی اوّلین اشاعت کی جستجو شروع ہوئی اور خدا بخش ہی میں معارف (علیگڑھ) اگست ۱۹۰۰ء میں "سجاد حیدر" کے نام سے تحریر مل گئی۔

پدم سنگھ شرما نے جیسا کہ سطور بالا میں ذکر ہوا، گرو کل میں بھی استاد کی حیثیت سے کام کیا تھا۔ میں نے ۸ ستمبر کو وائس چانسلر کے نام ایک مفصل خط لکھا۔ میں نہایت ممنون اور شکر گزار ہوں کہ انھوں نے فوراً اس جانب توجہ دی اور مجھے یکم اکتوبر ۱۹۸۳ء کو وہاں کے لائبریرین کا بھیجا ہوا تشفی بخش جواب مل گیا۔ وہ اپنے خط مورخہ ۲۱/۹/۸۳ء میں لکھتے ہیں کہ "یہاں کے ہندی وبھاگ سے پوچھ تاچھ کرنے پر آپ کے دوارا اٹھائے گئے پرشن کا اُتر دیا جا رہا ہے۔ سُوَیم آچاریہ پدم سنگھ شرما نے پدم پراگ میں اُسے انواد کر روپ میں پرستت کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ یہ لیکھ سید سجاد حیدر (نہٹوری ہونا چاہیے) کے لیکھ کا انواد کیا ہے۔ بنارسی داس چترویدی اور ڈاکٹر وشنو دت راکیش کے سمپادن میں پرکاشت ہونے والے آچاریہ پدم سنگھ شرما سمرتی گرنتھ میں بھی یہ نبندھ انواد کے روپ میں ہی چھپا ہے۔ تتھا اس پر مول لیکھک کے روپ میں سید سجاد حیدر کا ہی نام دیا ہوا ہے۔ اَتَہ یہ بات پرمان ہے کہ اُپریکت لیکھ کے مول لیکھک سید سجاد حیدر ہی ہیں۔ تتھا پدم سنگھ شرما نے اپنے کو انوادک ہی مانا ہے۔"

یہ انشائیہ ۱۹۸۱ء سے شامل نصاب ہے۔ صوبہ بہار کے تمام کالجوں میں انٹرمیڈیٹ کے ہندی اساتذہ و طلبا اسے لازمی طور پر پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ گذشتہ اپریل میں اس نئے نصاب کا پہلا فائنل امتحان ہو چکا ہے۔ وزارت تعلیم اور انٹرمیڈیٹ کو بھی اس غلطی کی اصلاح کر لینا ضروری ہے۔

ذیل میں دونوں صورتیں پیش کی جاتی ہیں۔ اصل کا جو حصہ ترجمہ میں حذف ہو اسے نقطوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور جن الفاظ کا ترجمہ ہوا ہے، ان کے نیچے خط کھینچ دیا گیا ہے اصل کے مقابلے میں الفاظ زاید قوسین میں درج ہیں :۔

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

(ایک مضمون نگار کی شکایت احباب سے)

(از سجاد حیدر یلدرم)

اور کوئی طلب ابنائے زمانہ سے نہیں
مجھ پہ احسان جو نہ کرتے، تو یہ احسان ہوتا

ایک دن، میں دِلّی کے چاندنی چوک سے گزر رہا تھا، کہ میری نظر ایک فقیر پر پڑی، جو بڑے مؤثر طریقے سے اپنی حالتِ زار لوگوں سے بیان کرتا جا رہا تھا۔ دو تین منٹ کے وقفہ کے بعد یہ درد سے بھری ہوئی اسپیچ انھیں الفاظ اور اسی پیرایہ میں دُہرا دی جاتی تھی۔ یہ طرز کچھ مجھے ایسا خاص معلوم ہوا کہ میں اس شخص کو دیکھنے اور اس کے الفاظ سننے کے لئے ٹھہر گیا۔ اس فقیر کا لمبا قد، جسم خوب موٹا تازہ تھا؛ اور چہرہ ایک حد تک خوبصورت ہوتا، مگر بدمعاشی اور بےحیائی نے صورت مسخ کر دی تھی، یہ تو اس کی شکل تھی۔ رہی اس کی صدا، تو میں ایسا قسی القلب نہیں ہوں کہ صرف اس کا مختصر سا خلاصہ لکھ دوں۔ وہ اس قابل ہے کہ لفظ بلفظ لکھی جائے؛ چنانچہ وہ اسپیچ یا صدا جو کچھ کہیے یہ تھی :۔

"اے بھائی مسلمانو! خدا کے لئے مجھ بدنصیب کا حال سنو: میں آفت کا مارا، سات بچوں کا باپ ہوں۔ اب روٹیوں کا محتاج ہوں اور اپنی مصیبت ایک ایک سے کہتا ہوں، میں بھیک نہیں مانگتا، میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے وطن کو چلا جاؤں؛ مگر کوئی خدا کا پیارا مجھے گھر بھی نہیں پہنچاتا۔ بھائی مسلمانو! میں غریب الوطن ہوں، میرا کوئی دوست نہیں۔ ہائے، میرا کوئی دوست نہیں۔ اے خدا کے بندو میری سنو، میں غریب الوطن ہوں !!

فقیر تو یہ کہتا ہوا، اور جن پر اس کے قصے کا اثر ہوا، ان کی خیرات لیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ لیکن میرے دل میں چند خیالات پیدا ہوئے اور میں نے اپنی حالت کا مقابلہ

مجھے میرے مِتروں سے بچاؤ

(..........................)

(از پدم سنگھ شرما)

....

....

ایک دن میں دِلّی کے چاندنی چوک میں جا رہا تھا کہ میری نظر ایک فقیر پر پڑی جو بڑے پربھاؤ و تپادک ڈھنگ سے اپنی دین دشا لوگوں سے کہتا جا رہا تھا۔ دو تین منٹ بعد یہ درد سے بھری اسپیچ انھیں شبدوں میں اور اسی ڈھنگ سے دہرا دی جاتی تھی۔ یہ طرز کچھ مجھے ایسا خاص معلوم ہوا کہ میں اس شخص کو دیکھنے اور اس کے شبد سننے کے لئے ٹھہر گیا۔ اس فقیر کا قد لمبا، شریر خوب موٹا تازہ تھا اور چہرہ ایک حد تک خوبصورت ہوتا پر بدمعاشی اور نرلجتا نے صورت بگاڑ دی تھی۔ یہ تو اس کی شکل تھی۔ رہی اس کی وانی سو میں ایسا شُشک ہردے نہیں ہوں کہ اس کا .... خلاصہ لکھ دوں۔ وہ اس یوگیہ ہے کہ ایک ایک شبد لکھا جائے، سنئے وہ اسپیچ ...... یہ تھی :

"اے بھائی (خدا ترس) مسلمانو! اور دھرماتما ہندوؤ! خدا کے لئے ...... میرا حال سنو، میں آفت کا مارا، سات بچوں کا باپ ہوں۔ اب روٹیوں کا محتاج ہوں اور اپنی بپت ایک ایک سے کہتا ہوں۔ میں بھیک نہیں مانگتا، میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے وطن کو چلا جاؤں۔ پر کوئی خدا کا پیارا مجھے گھر بھی نہیں پہنچاتا (ہائے! گھر بھی نہیں پہنچاتا) اے خدا کے بندو! میں پردیسی ہوں، میرا کوئی دوست نہیں، ہائے! میرا کوئی دوست نہیں۔ اے کوئی میری سنو، میں (غریب) پردیسی ہوں!

فقیر تو یہ کہتا ہوا اور جن پر اس کے قصے کا اثر ہوا ان کی خیرات لیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پر میرے دل میں کئی وچن اُتپن ہوئے اور میں نے اپنی حالت کا مقابلہ اس سے۔

یلدرم

اس سے کیا اور مجھے خود تعجب ہوا کہ اکثر امور میں میں نے
اس کو اپنے سے اچھا پایا۔ یہ صحیح ہے کہ میں کام کرتا ہوں
اور وہ مفت خوری سے دن گزارتا ہے۔ نیز یہ کہ میں نے
تعلیم پائی ہے، وہ جاہل ہے۔ میں اچھے لباس میں رہتا ہوں
وہ پھٹے کپڑے پہنتا ہے؛ بس یہاں تک میں اس سے
بہتر ہوں۔ آگے بڑھ کر اس کی حالت مجھ سے بدرجہا اچھی ہے۔
اس کی صحت پر مجھے رشک کرنا چاہیے، میں رات دن
فکر میں گزارتا ہوں اور وہ ایسے اطمینان سے بسر کرتا ہے
کہ باوجود بسورنے اور رونے کی صورت بنانے کے اس
کے چہرے سے بشاشت نمایاں تھی۔ بڑی دیر تک میں
غور کرتا رہا کہ اس کی یہ قابل رشک حالت کس وجہ سے
ہے؟ اور آخرکار میں اس بظاہر عجیب نتیجہ پر پہنچا
کہ جسے وہ مصیبت خیال کرتا ہے، وہی اس کے حق
میں نعمت ہے۔ وہ حسرت سے کہتا ہے کہ "میرا کوئی
دوست نہیں" میں حسرت سے کہتا ہوں: "میرے اتنے
دوست ہیں" اس کا کوئی دوست نہیں؛ اگر یہ سچ ہو
تو اسے مبارکباد دینی چاہیے۔

میں اپنے دل میں یہ باتیں کرتا ہوا، مکان پر
آیا: "کیسا خوش قسمت آدمی ہے کہتا ہے 'میرا کوئی
دوست نہیں۔ اے خوش نصیب شخص! یہیں تو تو مجھ
سے بڑھ گیا، لیکن کیا اس کا یہ قول صحیح بھی ہے؟ یعنی
کیا اصل میں اس کا کوئی دوست نہیں؛ جو میرے دوستوں
کی طرح اسے دن بھر میں پانچ منٹ کی بھی فرصت نہ دے؟

شرما

کیا اور مجھے شُنیم آشچریہ ہوا کہ بہت سی باتوں میں،
میں نے اس کو اپنے سے اچھا پایا۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں
کام کرتا ہوں اور وہ مفت خوری سے دن کاٹتا ہے،
...... میں نے شکھشا پائی ہے وہ نِرکھشر ہے۔ میں
اچھے لباس میں رہتا ہوں، وہ پھٹے کپڑے پہنتا ہے۔ بس
یہاں تک میں اس سے اچھا ہوں، آگے بڑھ کر اس کی
دَشا مجھ سے بہت اُتّم ہے۔ .... میں رات
دن چِنتا میں کاٹتا ہوں اور وہ ایسی نشچنتتا سے (زندگی)
بسر کرتا ہے کہ رونے اور بسورنے کی صورت بنانے پر بھی
اس کے مُکھ پر پرسنتا جھلکتی تھی۔ (اس کے سواستھ پر
مجھے اِرشیا ہوتی تھی)۔ .... اس کی یہ اسپرہنیہ
دَشا کس وجہ سے ہے؟ .... انت میں میں اس......
پرینام پر پہنچا کہ جسے وہ مصیبت خیال کرتا ہے، وہی
اس کے حق میں نعمت ہے۔ وہ کھید سے کہتا ہے کہ
'میرا کوئی دوست نہیں'، میں دُکھ سے کہتا ہوں کہ 'میرے
اتنے دوست ہیں'۔ اس کا کوئی دوست نہیں (ہے)، یدی
یہ سچ ہے تو اسے (دھنیہ کہنا چاہیے)، بدھائی دینی چاہیے۔
میں اپنے دل سے یہ باتیں کرتا ہوا مکان پر آیا،
کیسا خوش قسمت آدمی ہے! کہتا ہے 'میرا کوئی دوست
نہیں۔ اے خوش نصیب آدمی! یہیں تو...... مجھ سے
بڑھ گیا پر کیا ....
.... اس کا کوئی دوست نہیں۔
جو میرے دوستوں کی طرح اسے دن بھر... پانچ منٹ کی

بلدرام

میں اپنے مکان پر ایک مضمون لکھنے جا رہا ہوں، مگر
خبر نہیں کہ مجھے ذرا سا بھی وقت ایسا ملے گا کہ میں تخلیہ
میں اپنے خیالات جمع کر سکوں اور انھیں اطمینان
سے قلمبند کر سکوں؟ یا جو اسپیچ مجھے کل دینی ہے اُسے
سوچ سکوں۔ کیا یہ فقیر دن دہاڑے اپنا روپیہ لے
جا سکتا ہے اور اس کا کوئی دوست راستے میں نہ
ملیگا اور یہ نہ کہیگا "بھائی جان! دیکھو پرانی دوستی
کا واسطہ دیتا ہوں، مجھے اس وقت ضرورت ہے،
تھوڑا سا روپیہ قرض دو" کیا اس کے احباب وقت
بے وقت اسے دعوتوں اور جلسوں میں کھینچ کر نہیں لیجاتے۔
کیا کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ اسے نیند کے جھونکے آ رہے ہوں
مگر یار دوستوں کا مجمع ہے، جو قصہ پر قصہ اور لطیفہ پر
لطیفہ کہہ رہے ہیں مگر اُٹھنے کا نام نہیں لیتے؟ کیا اسے
دوستوں کے خطوں کا جواب نہیں دینا پڑتا؟ کیا
اس کے پیارے دوست کی تصنیف کی ہوئی کوئی
کتاب نہیں ہوتی جو اسے خواہ مخواہ پڑھنی پڑے اور ریویو
لکھنا پڑے؟ کیا اسے احباب کی وجہ سے شور مچانا
اور موج کرنا نہیں پڑتا؟ کیا دوستوں کے ہاں ملاقات
کو اسے جانا نہیں پڑتا اور اگر نہ جائے تو کوئی شکایت
نہیں کرتا؟ اگر ان سب باتوں سے وہ آزاد ہے تو
کوئی تعجب نہیں کہ وہ ہنسا کرتا ہے اور میں نحیف و نزار
ہوں۔ یا اللہ! کیا اس پر بھی شکر ادا نہیں کرتا؟
خدا جانے وہ اور کونسی نعمت چاہتا ہے؟" لوگ

شرما

.... فرصت نہ دے۔ میں اپنے مکان پر ایک لیکھ
لکھنے جا رہا ہوں، پر خبر نہیں کہ مجھے ذرا سا بھی وقت
ایسا ملیگا کہ میں ایکانت میں اپنے وچاروں کو اکٹھا کر سکوں
اور شانتی سے انھیں لکھ سکوں؟ یا جو بیاکھیان مجھے
کل دینا ہے۔ اسے سوچ سکوں۔ کیا یہ فقیر دن دہاڑے
اپنا روپیہ لے جا سکتا ہے اور اس کو کوئی دوست راستہ
میں نہ ملے گا اور نہ یہ کہیگا (کہ) بھائی جان! دیکھو،
پرانی دوستی کا واسطہ دیتا ہوں، مجھے اس وقت ضرورت
ہے، تھوڑا سا روپیہ قرض دو! کیا اس کے ملنے والے
وقت بے وقت اسے دعوتوں ...... کھینچ کر نہیں لے
جاتے، کیا کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ اسے نیند کے جھونکے
آ رہے ہوں؟ پر یار دوستوں کی گوشٹھی جمی ہے قصے پر
قصہ اور لطیفے پر لطیفہ کہہ رہے ہیں اور اٹھنے کا نام
نہیں لیتے؟ کیا اسے متروں کے پتروں کا اُتر نہیں دینا
پڑتا؟ کیا اس کے پریہ متر کی لکھی کوئی پستک نہیں
جو اسے خواہ مخواہ پڑھنی پڑے اور آلوچنا
لکھنی پڑے؟ کیا اسے متر منڈلی کے ہو ہلڑ میں شریک
ہونا نہیں پڑتا؟ کیا متروں کے یہاں ملنے لے جانا نہیں
پڑتا، اگر یدی نہ جائے تو کوئی شکایت نہیں کرتا؟
یدی ان سب آفتوں سے وہ بچا ہوا ہے تو کوئی آشچریہ
نہیں جو وہ (ایسا) ہنسا کرتا ہے، اور میں دُربل اور
کرش ہوں۔ پر اتنے پر بھی ایشور کو دھنیہ واد نہیں
دیتا! ایشور جانے وہ اور .... کیا چاہتا ہے!

یلدرم

کہیں گے کہ اس شخص کے کیسے بیہودہ خیالات ہیں!
بغیر دوستوں کے زندگی دوبھر ہوتی ہے اور یہ اُن سے
بھاگتا ہے۔ مگر میں دوستوں کو بُرا نہیں کہتا۔ میں جانتا
ہوں کہ وہ مجھے خوش کرنے کے لئے میرے پاس آتے
ہیں اور میرے خیر طلب ہیں، مگر عملی نتیجہ یہ ہے کہ
احباب کا ارادہ ہوتا ہے مجھے فائدہ پہنچانے کا اور
ہو جاتا ہے مجھے نقصان۔ چاہے مجھ پر نفریں کی جائے
مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج تک میرے سامنے
کوئی یہ ثابت نہ کر سکا کہ احباب کا ایک جمِ غفیر رکھنے
اور شناسائی کے دائرے کو وسیع کرنے سے کیا فائدہ
ہے۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر دنیا میں کچھ کام
کرنا ہے اور باتوں ہی میں عمر نہیں گزارنی ہے تو بعض
نہایت عزیز دوستوں کو چھوڑنا پڑے گا، چاہے اس
سے میرے دل پر کیسا ہی صدمہ ہو۔

مثلاً میرے دوست احمد مرزا ہیں، جنھیں
میں بھڑ بھڑیا دوست کہتا ہوں؛ یہ نہایت معقول
آدمی ہیں اور میری اُن کی دوستی نہایت پُرانی اور
بے تکلفی کی ہے، مگر حضرت کی خلقت میں یہ داخل ہے
کہ دو منٹ نچلا نہیں بیٹھا جاتا۔ جب آئیں گے، شور
مچاتے ہوئے؛ چیزوں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے۔
غرضکہ ان کا آنا بھونچال کے آنے سے کم نہیں ہے۔ جب
وہ آتے ہیں تو میں کہتا ہوں: "کوئی آ رہا ہے، قیامت
نہیں ہے" ان کے آنے کی مجھے دُور سے خبر ہو جاتی ہے۔

شرما

لوگ کہیں گے کہ اس ...... کے (یہ) کیسے .... وچار ہیں،
متروں کے بنا جینا دُرلبھ ہو جاتا ہے۔ (جیون بھار
بھوت ہو جاتا ہے) اور یہ اِس سے بھاگتا ہے۔ پر
میں متروں کو بُرا نہیں کہتا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے
پرسن کرنے کے لئے میرے پاس آتے ہیں اور میرے
شبھ چنتک ہیں۔ پر .... پرینام یہ ہے کہ متروں کا
ارادہ ہوتا ہے مجھے لابھ پہنچانے کا اور ہو جاتا ہے
مجھے نقصان۔ چاہے مجھ سے گھرنا کی جائے۔ پر میں
یہ کہے بنا نہیں رہ سکتا کہ آج تک میرے سامنے کوئی یہ
سدّھ نہ کر سکا کہ بہت سے متر بنانے، پریچے کا چھیتر
وِستریت کرنے سے کیا لابھ ہے۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں
کہ یدی سنسار میں کچھ کام کرنا ہے اور (کوری) باتوں
میں ہی عمر نہیں گزارنی ہے تو کئی اتینت اسنگدھ
متروں کو بھی، چھوڑنا پڑے گا، چاہے اس سے ......
کتنا ہی دُکھ ہو۔

مثلاً میرے متر ایشور شرن ہیں، جنھیں میں بھڑ بھڑیا
دوست کہتا ہوں۔ یہ بہت بھلے آدمی ہیں ...... میری
ان کی مترتا بہت پُرانی اور بے تکلفی کی ہے؛ پر ان
کے سوبھاؤ میں یہ ...... ہے کہ دو منٹ نشچنت
نہیں بیٹھا جاتا۔ جب آئیں گے شور مچاتے ہوئے
چیزوں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے ...... ان کا
آنا بھونچال کے آنے سے کم نہیں ہے ....
.... ان کے آنے کی

جلد دوم

باوجودیکہ میرے لکھنے پڑھنے کا کمرہ چھت پر ہے۔ اگر
میرا نوکر کہتا ہے کہ "میاں! اس وقت کام میں بہت مشغول
ہیں" تو وہ فوراً چیخنا شروع کر دیتے ہیں، کہ "کمبخت
کو اپنی صحت کا بھی تو کچھ خیال نہیں (نوکر کی طرف مخاطب
ہو کر) خیراتی! کب سے کام کر رہے ہیں؟ بڑی دیر سے؟
توبہ توبہ! اچھا بس میں ایک منٹ ان کے پاس
بیٹھوں گا۔ مجھے خود جانا ہے، چھت پر ہوں گے نا؟
میں پہلے ہی سمجھا تھا"

یہ کہتے ہوئے وہ اوپر آتے ہیں اور دروازہ
کو اس زور سے کھولتے ہیں کہ گویا کوئی گولہ آ کے لگا،
(آج تک انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا نہیں) اور
آندھی کی طرح داخل ہوتے ہیں:

"ہا ہا ہا! آخر تمہیں میں نے پکڑ لیا، مگر دیکھو
دیکھو میری وجہ سے اپنا لکھنا بند مت کرو، میں ہرج کرنے
نہیں آیا۔ خدا کی پناہ! کس قدر لکھ ڈالا ہے! کہو
طبیعت تو اچھی ہے؟ میں تو صرف یہ پوچھنے آیا تھا۔
واللہ مجھے کس قدر خوشی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں
میں ایک شخص ایسا ہے جو مضمون نگار کے لقب سے
پکارا جا سکتا ہے۔ لو اب جاتا ہوں، میں بیٹھوں گا
نہیں۔ ایک منٹ نہیں ٹھہرنے کا، تمہاری خیریت دریافت
کرنی تھی! خدا حافظ" یہ کہہ کے وہ نہایت محبت سے
مصافحہ کرتے ہیں اور اپنے جوش میں میرے ہاتھ کو اس
قدر دبا دیتے ہیں کہ انگلیوں میں درد ہونے لگتا ہے

شرما

مجھے دور سے خبر ہو جاتی ہے، یدیپی میرے لکھنے پڑھنے
کا کمرہ چھت پر ہے۔ یدی میرا نوکر کہتا ہے کہ وہ اس
وقت کام میں بہت ہی مگن ہیں۔ تو وہ فوراً چیخنا
شروع کر دیتے ہیں کہ کمبخت کو اپنے سواستھ کا بھی تو
..... دھیان نہیں، (نوکر سے ....) سوہن،
کب سے کام کر رہے ہیں؟ — بڑی دیر سے، شو شو،
اچھا بس میں ایک منٹ ان کے پاس بیٹھوں گا، مجھے
خود جانا ہے، چھت پر ہوں گے نا؟ میں پہلے ہی سمجھا
تھا، یہ کہتے ہوئے وہ اوپر آتے ہیں اور دروازے کو
اس زور سے کھولتے ہیں کہ مانو کوئی گولہ آ کر لگا۔
(آج تک انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا نہیں) اور
آندھی کی طرح داخل ہوتے ہیں۔

ہا ہا! آخر تمھیں میں نے پکڑ لیا، پر دیکھو...
...... میرے کارن اپنا لکھنا بند مت کرو، میں حرج
کرنے نہیں آیا۔ اوہو! کتنا لکھ ڈالا ہے۔ کہو طبیعت
تو اچھی ہے؟ میں تو صرف یہی پوچھنے آیا تھا۔ ایشور
جانتا ہے، مجھے کتنا ہرش ہوتا ہے کہ میرے مِتروں میں
ایک آدمی ایسا ہے جو "سُولیکھک" کہہ کر پکارا جا سکتا ہے۔
لو، اب جاتا ہوں،..... بیٹھوں گا نہیں، ایک منٹ
نہیں ٹھہرنے کا۔ تمہاری کُشل معلوم کرنی تھی!......
(بس) یہ کہہ کر وہ بڑے پریم سے ہاتھ ملاتے ہیں اور
اپنے جوش میں میرے ہاتھ کو اس قدر دبا دیتے ہیں کہ
انگلیوں میں درد ہونے لگتا ہے اور میں قلم نہیں پکڑ سکتا۔

یلدرم

اور میں قلم نہیں پکڑ سکتا، یہ تو علیحدہ رہا، اپنے ساتھ میرے کل خیالات کو بھی لے جاتے ہیں۔ خیالات کو جمع کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر اب وہ کہاں؟ اور دیکھا جائے تو میرے کمرے میں ایک منٹ سے زیادہ نہیں رہے۔ تاہم وہ اگر گھنٹوں رہتے تو اس سے زیادہ نقصان نہ کرتے۔ کیا میں انھیں چھوڑ سکتا ہوں؟ میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ میری اور ان کی دوستی بہت پرانی ہے اور وہ مجھ سے بھائیوں کی طرح محبت کرتے ہیں، تاہم میں انھیں چھوڑ دوں گا۔ ہاں، چھوڑ دوں گا، اگرچہ کلیجہ پر پتھر رکھنا پڑے۔

اور لیجیے، دوسرے دوست محمد تحسین ہیں یہ بال بچوں والے صاحب ہیں اور رات دن انہیں کی فکر میں رہتے ہیں۔ جب کبھی ملنے آتے ہیں تو تیسرے پہر کے قریب آتے ہیں، جب میں کام سے تو فارغ ہو چکتا ہوں لیکن اس قدر تھکا ہوا ہوتا ہوں کہ دل یہی چاہتا ہے کہ ایک گھنٹہ آرام کرسی پر خاموش پڑا رہوں، مگر تحسین آئے ہیں اور ان سے ملنا ضروری ہے۔ اُن کے پاس باتیں کرنے کے لیے، سوائے اپنی بیوی بچوں کی بیماری کے اور کوئی مضمون ہی نہیں۔ میں کتنی ہی کوشش کروں۔ مگر وہ اس مضمون سے باہر نہیں نکلتے۔ اگر میں موسم کا ذکر کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں ہاں بڑا خراب موسم ہے، میرے چھوٹے بچے کو بخار آ گیا، مجھلی لڑکی کھانسی میں مبتلا ہے۔ اگر پالیٹکس، یا لٹریچر کے متعلق گفتگو شروع کرتا ہوں، تو تحسین صاحب فوراً حضرت

شرما

یہ تو اُور رہا، اپنے ساتھ میرے سب وچاروں کو بھی لیجاتے ہیں۔ وچار سموہ کو جمع کرنے کا پریتن کرتا ہوں۔ پر اب ... کہاں! یدی دیکھا جائے تو میرے کمرے میں (وہ) ایک منٹ سے اَدھک نہیں رہے، تتھاپی وہ ...... گھنٹوں رہتے تو اس سے زیادہ نقصان نہ کرتے۔ کیا میں انھیں چھوڑ سکتا ہوں؟ میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ انکی میری مِترتا بہت پرانی ہے اور وہ مجھ سے بھائیوں کی طرح اِسنیہہ کرتے ہیں، پر میں اُنھیں چھوڑ دوں گا ... . چاہے کلیجے پر پتھر رکھنا پڑے۔

اور لیجیے، دوسرے مِتر وشوناتھ ہیں۔ یہ بال بچوں والے آدمی ہیں، اور رات دن انھیں کی چنتا میں رہتے ہیں۔ جب کبھی ملنے آتے ہیں تو تیسرے پہر کے قریب آتے ہیں، میں کام سے ...... نپٹ چکتا ہوں ...... (یا) اس قدر تھکا ہوا ہوتا ہوں کہ جی یہی چاہتا ہے کہ ایک گھنٹہ آرام کرسی پر ...... پڑا رہوں۔ پر وشوناتھ آئے ہیں، ...... ان سے ملنا ضروری ہے، ان کے پاس باتیں کرنے کے لیے سوا اپنی استری اور بچوں کی بیماری کے اور کوئی مضمون ہی نہیں۔ میں کتنی ہی کوشش کروں پر وہ اس وِشے سے باہر نہیں نکلتے۔ یدی میں موسم کا ذکر کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں: ہاں بڑا خراب موسم ہے۔ میرے چھوٹے بچے کو بخار آ گیا، مجھلی لڑکی کھانسی سے پیڑت ہے۔ یدی پالیٹکس یا ساہتیہ سمبندھی چرچا پرارمبھ

پیش کرتے ہیں کہ بھائی آج کل گھر بھر بیمار ہے، مجھے
اتنی فرصت کہاں کہ اخبار پڑھوں۔ اگر کسی عام جلسہ میں
آتے ہیں تو اپنے لڑکوں کو ضرور ساتھ لئے ہوتے ہیں اور
ہر ایک سے بار بار پوچھتے رہتے ہیں کہ "طبیعت تو
نہیں گھراتی؟ پیاس تو نہیں معلوم ہوتی؟" کبھی کبھی نبض
بھی دیکھ لیتے ہیں اور وہاں بھی کسی سے ملتے ہیں تو گھر
کی بیماری ہی کا ذکر کرتے ہیں۔

اسی طرح میرے مقدمہ باز دوست ہیں، جنھیں اپنی
ریاست کے جھگڑوں، اپنے فریق مخالف کی برائیوں اور
جج صاحب کی تعریف یا مذمت کے (تعریف اس حالت
میں جبکہ انھوں نے مقدمہ جیتا ہو) سوا اور کوئی مضمون
نہیں۔ منجملہ اور بہت سے مختلف قسموں کے دوستوں کے،
میں محمد شاکر خاں صاحب کا ذکر خصوصیت سے کروں گا۔
کیونکہ وہ مجھ پر خاص عنایت فرماتے ہیں۔ شاکر خاں صاحب
موضع سلیم پور کے رئیس اور ضلع بھر میں نہایت معزز آدمی
ہیں۔ اُنھیں اپنی لیاقت کے مطابق لٹریچر کا بہت شوق
ہے۔ لٹریچر پڑھنے کا اتنا نہیں، جتنا لٹریری آدمیوں
سے ملنے اور تعارف پیدا کرنے کا۔ ان کا خیال ہے کہ
اہل علم کی تھوڑی سی قدر کرنا، اُمرا کے شایانِ شان ہے۔
ایک مرتبہ میرے ہاں تشریف لائے اور بہت اصرار سے مجھے
سلیم پور لے گئے، یہ کہہ کے کہ: "شہر میں رات دن شور
و شغب رہتا ہے۔ دیہات میں کچھ عرصہ رہنے سے تبدیلِ
آب وہوا بھی ہوگی اور وہاں مضمون نگاری بھی زیادہ

کرتا ہوں تو وہ (دشوناتھ جی) فوراً .... فرماتے
ہیں کہ بھائی آج کل گھر گھر بیماری ہے۔ مجھے اتنی فرصت
نہیں کہ اخبار پڑھوں۔ یدی کسی سبھا سوسائٹی میں
آتے ہیں تو اپنے لڑکوں کو ضرور ساتھ لئے آتے ہیں اور
ہر ایک سے بار بار پوچھتے رہتے ہیں کہ طبیعت تو نہیں
گھراتی؟ پیاس تو نہیں معلوم ہوتی؟ کبھی کبھی نبض بھی
دیکھ لیتے ہیں اور وہاں بھی کسی سے ملتے ہیں تو گھر کی
بیماری ..... کی چرچا کرتے ہیں۔

اسی پرکار میرے (ایک) مقدمے باز مِتر ہیں،
جنھیں اپنے ریاست کے جھگڑوں ـــــ اپنے پرتی پکشی
کی برائیوں ـــــ اور جج صاحب کی استوتی یا نندا
(استوتی اُس دشا میں جب ..... انھوں نے مقدمہ
جیتا ہو) کے اتِرکت کوئی وِشے ہی نہیں۔ اپنے اور
نانا بھانتی کے مِتروں میں میں ٹھاکر سُورُوپ جی کی چرچا
وِشیش روپ سے کروں گا ....
.... (آپ) ....
بکرم پور کے رئیس اور ضلع بھر میں ایک ..... پرتِشٹھت
پوروش ہیں۔ انھیں اپنی یوگتا کے انوسار ساہتیہ سے
بہت انوراگ ہیں۔ ساہتیہ پڑھنے کا اتنا نہیں، جتنا سا
ہتیوں سے ملنے (جلنے) اور پریچے پراپت کرنے کا۔ ان
کا وچار ہے کہ ودوانوں کا تھوڑا بہت سنکار کرنا دھنیکوں
کا کرتو یہ ہے۔ (وہ) ایک بار میرے یہاں تشریف لائے
اور بڑے آگرہ سے مجھے بکرم پور لے گئے، یہ کہکر کہ

بلدرم

سے اطمینان سے کر سکو گے، میں نے ایک کمرہ خاص تمہارے
واسطے آراستہ کرایا ہے، جس میں پڑھنے لکھنے کا سب
سامان مہیا ہے۔ تھوڑے دن رہ کے چلے آنا، دیکھو!
میری خوشی کرو۔"

میں ایسے محبت آمیز اصرار پر انکار کیسے کر سکتا
تھا؛ مختصر سا سامان پڑھنے لکھنے کا لے کر میں ان کے
ساتھ ہو لیا۔ ایڈیٹر "معارف" سے وعدہ کر چکا تھا
کہ ایک خاص عرصہ میں اُن کی خدمت میں ایک مضمون
بھیجوں گا۔ شاکر خاں صاحب کی کوٹھی پر پہنچ کر میں
نے وہ کمرہ دیکھا، جو میرے لئے تیار کیا گیا تھا۔ یہ کمرہ
کوٹھی کی دوسری منزل میں تھا اور نہایت خوبی سے
آراستہ تھا۔ اس کی ایک کھڑکی بائیں باغ کی طرف کھلتی
تھی اور ایک نہایت دلفریب نیچرل منظر میری آنکھوں
کے سامنے ہوتا تھا۔ صبح کو میں نیچے ناشتہ کی غرض سے
بلایا گیا، جب دوسرا پیالہ چائے کا پی چکا تو اپنے کمرے
میں جانے کے لئے اٹھا ہی تھا کہ چاروں طرف سے اصرار
ہونے لگا کہ "نہیں! نہیں! کہیں ایسا غضب نہ کرنا کہ
آج ہی سے کام شروع کر دو۔ اپنے دماغ کو کچھ تو
آرام دو؛ اور آج کا دن تو خاص کر اس قابل ہے کہ
سبزی کا لطف اٹھانے میں گزارا جائے۔ چلئے گاڑی
تیار کراتے ہیں، دریا پہ مچھلی کا شکار کھیلیں گے۔ پھر
وہاں سے دو میل پر احمد نگر ہے؛ آپ کو وہاں کے رئیس
راجہ طالب علی سے ملائیں گے۔"

ترجمہ

— شہر میں رات دن کولاہل اور اشانتی رہتی ہے،
(اور) گانو میں کچھ سمئے رہنے سے جل وایو کا پریورتن
بھی ہوگا اور وہاں لکھنے کا کام بھی ادھک
نشچنتتا سے کر سکو گے۔ میں نے ایک کمرہ خاص تمہارے
لئے ٹھیک کرایا ہے۔ جس میں پڑھنے لکھنے کا سب
سامان پریاپت ہے۔ تھوڑے دن رہ کر چلے آنا۔

....

میں ایسے پریم پورن آگرہ پر نہ کیسے کر
سکتا تھا۔ مختصر... سامان لکھنے پڑھنے کا لیکر...
..... ان کے ساتھ ہو لیا۔ پرتیھا، سمپادک سے پرتگیا
کر چکا تھا کہ نشچت سمئے ایک لیکھ ان کی سیوا میں بھیجوں گا۔
لکشمی سوروپ جی کی کوٹھی پر پہنچ کر میں نے وہ کمرہ دیکھا
جو میرے لئے ٹھیک کیا..... تھا۔ یہ کمرہ کوٹھی کی
دوسری منزل پر تھا اور ..... خوب سجایا گیا تھا۔ اس
اس کی ایک کھڑکی ... باغ کی اور کھلی تھی اور
... اتینت ہردے ہاری ..... درشیہ میری
آنکھوں کے سامنے ہوتا تھا۔ پراتہ کال میں.....
ناشتہ کے لئے بلایا گیا۔ جب چائے کا دوسرا پیالہ پی چکا
تو اپنے کمرے (میں) جانے کے لئے اٹھا ہی تھا کہ چاروں
اور سے آگرہ ہونے لگا..... نہیں! نہیں کبھی ایسا
غضب کرنا کہ آج ہی سے کام شروع کر دو، اپنے
دماغ کو کچھ آرام تو دو، اور آج کا دن تو وشیش کر
اس یوگیہ ہے کہ درشیہ کا آنند .... لیا جائے۔

پلنڈرم

میرا ماتھا وہیں ٹھنکا کہ اگر یہی حال رہا، تو یہاں بھی خیریت معلوم! خیر، سیکڑوں حیلے، حوالوں سے اس وقت تو میں بچ گیا اور میرے میزبان بھی میری وجہ سے نہ گئے۔ مگر مجھے بہت جلد معلوم ہو گیا کہ جس حنقا یعنی یکسوئی کی تلاش میں میں سرگرداں تھا، وہ مجھے یہاں بھی نہ ملے گی۔

میں جلدی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آیا اور اس وقت ذرا غور سے اس میز کے سامان کو دیکھا، جو میرے لکھنے پڑھنے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ میز پر نہایت قیمتی کامدار کپڑا پڑا ہوا تھا، جس پر سیاہی کا ایک قطرہ گرانا، گناہ کبیرہ سے کم نہ ہوگا۔ چاندی کی دوات، مگر سیاہی دیکھتا ہوں تو سوکھی ہوئی۔ انگریزی قلم نہایت قیمتی اور نایاب، مگر اکثر میں نب ندارد۔ جاذب کاغذ ایک مخملی جلد کی کتاب میں، مگر لکھنے کے کاغذ کا پتہ نہیں۔ اسی طرح بہت سا اعلیٰ درجہ کا بیش قیمت سامان میز پر تھا، مگر اکثر اس میں سے میرے کام کا نہیں، اور جو چیزیں کہ ضرورت کی تھیں وہ موجود نہیں۔ آخر کار میں نے اپنا وہی پرانا استعمالی مگر مفید بکس اور اپنی معمولی دوات اور قلم (جس نے اب تک نہایت ایمان داری سے میری مدد کی تھی اور میرے پران خیالات کو تیزی کے ساتھ قفسِ کاغذ میں بند کیا تھا) نکالا اور لکھنا شروع کیا۔ یہ ضرور ہے کہ جن مرغانِ خوش نوا کی تعریف میں شعرا، اس قدر رطب اللسان ہیں، ان کی اس عنایت سے میں خوش

شرما

چلئے گاڑی تیار کراتے ہیں۔ دریا کی سیر ہو گی۔ پھر وہاں سے دو میل ..... دولت پور ہے! آپ کو وہاں کے رئیس راجہ بڑے نارائن سنگھ ..... سے ملائیں گے۔

میرا ماتھا وہیں ٹھنکا کہ یدی یہی دشا رہی تو یہاں بھی ادوکاش مل چکا! استو، اس سمے تو میں سیکڑوں بہانے بنا کر بچ گیا، اور میرے کارن وہ بھی رک گئے۔ نہ جا سکے، پر مجھے ..... جلد معلوم ہو گیا کہ جس دُرلبھ پدارتھ ..... ایکانت واس (اور ادکاس) کے لئے میں آتُر تھا۔ وہ مجھے یہاں بھی پراپت نہ ہوگا۔

میں جلدی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آیا اور اس سمے ذرا دھیان سے اس میز کے سامان کو دیکھا، جو میرے لکھنے پڑھنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ میز پر بہت قیمتی کامدار کپڑا پڑا ہوا تھا، جس پر سیاہی کی ایک بوند گرانا مہاپاپ سے کم نہ ہوتا۔ چاندی کی داوات، پر سیاہی دیکھتا ہوں تو سوکھی ہوئی۔ انگریزی قلم نہایت قیمتی اور دس بارہ پر ایک آدھ کو چھوڑ کر نب کسی میں نہیں۔ بلوٹنگ پیپر ایک مخملی جلد کی کتاب میں، پر لکھنے کے کاغذ کا پتہ نہیں۔ اسی پرکار بہت سا بڑھیا بہو مولیہ سامان میز پر تھا، پر اس میں سے بہت کچھ میرے کام کا نہیں اور جو چیزیں ضرورت کی تھیں، وے موجود نہیں۔ انت میں، میں نے اپنا وہی پرانا ..... پر کام کا بکس اور اپنی معمولی داوات اور قلم (جس نے اب تک بڑی ایمان داری سے میری

بلندرم

نہیں ہوا کہ سب کے سب میرے کمرے کے نیچے درخت پر جمع ہو گئے اور شور مچانا شروع کر دیا۔ تاہم میں نے کوشش کر کے ان کی طرف سے کان بند کر لئے اور کام میں ہمہ تن مشغول ہو گیا۔ .. ..

.. ..

تن تننن، تننتانا، چھن، تاتن، تن تن تن — میں ایسا مصروف تھا کہ دنیا اور مافیہا کی خبر نہ تھی، یکایک اس تن تن نے چونکا دیا؛ ہیں یہ کیا ہے؟ اوہ! اب میں سمجھا، میرے کمرے کے قریب، شاکر خاں صاحب کے چھوٹے بھائی کا کمرہ ہے! انہیں موسیقی میں بہت دخل ہے۔ اس وقت ستار سے شوق فرما رہے ہیں۔ بہت خوب بجا رہے ہیں:

"اس کی گلی سے آئے کیوں، نکہت زلف لائے کیوں؟
مجھ کو صبا سے ہے امید، آہا مجھ کو صبا سے ہے امید
مجھ سے صبا کو کیا غرض"

واہ واہ! سبحان اللہ کیا غزل چھیڑی ہے۔

"اے ترک سوار فوج عرب! یثرب نگری پہنچا دینا
کس رنگ میں ہے وہ حبیب مرا، مجھے واں کی خبر یا لا دینا"

بہت ہی خوب! کمال کرتے ہیں۔

کوئی آدھ گھنٹہ انھوں نے موسیقی کی مشق فرما کر مجھے میری خواہش کے خلاف محظوظ فرمایا۔ پھر کسی وجہ سے وہ اپنے کمرے سے چلے گئے، اور خاموشی طاری ہو گئی، تو مجھے پھر اپنے کام کا خیال آیا۔

شرما

سہانا تا کی تھی۔ ..... میرے اڑتے ہوئے وچاروں کو (بڑی) پھرتی سے (پکڑ کر) کاغذ کے پنجرے میں بند کیا تھا) — نکالا اور لکھنا شروع کیا۔ یہ ضرور ہوا کہ جن مدھر بھاشی پنچھیوں کی پرشنسا کرتے کوی نہیں تھکتے، ان پنچھیوں کی کرپا سے (اس سمے) پرسن نہیں ہوا کہ سب کے سب .. .. نیچے برکچھ پر جمع ہو گئے اور شور مچانا شروع کر دیا۔ تتھاپی پرتمن پوروک میں نے ادھر سے کان بند کر لئے اور لکھنے میں سروداتمنا تسلگن ہو گیا۔ .. ..

.. .. — تت تنن تنننانا تین تنن تن تنا تن — میں ایسا (دھیان میں) مگن تھا کہ ادھر ادھر کی کچھ سدھ نہ تھی' .. ..

اس تن تن نے چونکا دیا۔ ارے یہ کیا ہے؟ اوہو! اب میں سمجھا؛ میرے کمرے کے قریب لکشمن سوروپ جی کے چھوٹے بھائی کا کمرہ ہے' یہ گانے بجانے میں بہت پروین ہیں' اس سمے ستار سے شوق فرما رہے ہیں' بہت خوب بجا رہے ہیں۔

'جمنا تٹ بہت جتی رین،
تری وہ سمیر پیر سم لاگت بس تم کو کل بین!!'

.. ..

.. ..

.. ..

واہ کیا کہنا ہے' کمال کرتے ہیں۔

"اے میرے خیالات، تمھیں میرا گنجینہ، میرا خزانہ ہو، خدا کے لئے رحم کرو، میرے دماغ میں پھر آجاؤ"۔ یہ کہکے میں کاغذ کی طرف متوجہ ہوا کہ دیکھوں کہاں چھوڑا ہے۔ میں اس فقرہ تک پہنچا تھا:

"ہم اس وسیع اور دقیق مضمون پر جتنا غور و فکر کرتے ہیں اتنا ہی اس کی مشکلات کا حل"

حل کے کے آگے میں کیا لکھنے والا تھا، ہرگز دریا کے انداز نہیں کرسکتے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا معمولی فقرہ تو نہ تھا، مجھے یقین ہے کہ کچھ اور تھا، کوئی اعلیٰ درجہ کی تشبیہ تھی اور فقرہ کو نہایت شاندار الفاظ میں ختم کرنے والا تھا، خدا ہی جانتا ہے کہ کیا تھا کیا نہ تھا، اب تو دماغ میں اس کا پتہ بھی نہیں۔ گانے والے صاحب تو شکایت کررہے تھے کہ:

"اسکی گلی سے آئے کیوں؟ نکہتِ زلف لائے کیوں؟
مجھ کو صبا سے ہے اُمید، مجھ سے صبا کو کیا غرض؟"

مگر میرا تو صبا کے نام نے دماغ خالی کردیا، اگر وہ آتی اور نکہتِ زلف بھی لاتی تو نہ معلوم کیا ہوتا۔ بہرحال اب مجھے وہ فقرہ از سرِ نو درست کرنا چاہیے۔ مشکلات کی بجائے کچھ اور ہونا چاہیئے۔

"ہم اس وسیع مضمون پر جتنا غور و فکر کرتے ہیں، اُتنا ہی ان بیش بہا علمی جواہر کو جو ہمارے ملک اور قوم کے علمی خزانہ کے پُر کرنے کے لئے کافی ہیں اور جن کی قدر آپ کہاں بھول پڑے۔ اتنے دنوں کہاں رہے؟"

کوئی آدھا گھنٹہ انھوں نے ستار بجاکر، میری اِکچھا کے وِرُدھ مجھے گانامرت پان کراکر ترپت کیا۔ پھر کسی کارن سے وے اپنے کمرے سے چلے گئے ......

سناٹا ہو گیا، ...... پھر مجھے اپنے کام کا دھیان کیا۔

اے میرے وچار! تمھیں میری ندھی ہو ......

...... میرے مُستِشک میں

پھر آجاؤ! — یہ پرارتھنا کر میں نے کاغذ پر نظر ڈالی کر دیکھوں کہاں چھوڑا ہے۔ میں اس واکیہ تک پہنچا

...... —

"ہم اس وِسترت اور گہن وِشے پر جتنا وچار کرتے اور دھیان دوڑاتے ہیں اتنی ہی اس کی گھنتا اور جٹلتا" —

...(اس) کے آگے میں کیا لکھنے والا تھا؟ 'ندی کی بالو کا راشی کے سمان — ...... نہیں۔ ایسا سادھارن (اور اسنگت) واکیہ تو نہ تھا، ......

کوئی اُتکرِشٹ اُپما تھی، بڑے سُندر اوجسوی شبد تھے؟ ایشور ...... جانے کیا تھا، کیا نہ تھا۔ اب تو دماغ میں اس کا پتہ بھی نہیں۔ گانے والے صاحب تو شکایت کر (ہی) رہے تھے کہ:

'تیری وِدھ ہمیں تیر سم لاگت'

... ...

پر میرے وچار سُو روپ تجھی پیچ پیچ ہی اس 'تیر' شبد کو سُن کر ایک دم دماغ کی ڈالی سے اُڑ گئے۔ اچھا

"جن کی قدر، آپ کہاں بھول پڑے، اتنے دنوں کہاں رہے؟" یہ کیا مہمل فقرہ ہوا! لاحول ولا قوۃ۔ میں بھی کیا گڑبڑ کر رہا ہوں۔ "آپ کہاں بھول پڑے، اتنے دنوں کہاں رہے۔" یہ فقرے تو شاکر خاں صاحب نے کسی دوست سے کہے ہیں جو ابھی اُن سے ملنے آیا ہے۔ میں مصروفیت میں انھیں ہی لکھ گیا۔

ہاں تو کاٹ کے فقرہ درست کرنا چاہیے: "اور جن کی قدر ابھی تک ملک و قوم کو معلوم نہیں ہوئی ہے اور بظاہر۔"

کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔

"کون ہے؟"

"میں ہوں شبن۔ سرکار نے کہا ہے کہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو نیچے ذرا سی دیر کے لئے تشریف لائیے، کوئی صاحب آئے ہوئے ہیں اور سرکار انھیں آپ سے ملانا چاہتے ہیں۔"

بادلِ نخواستہ میں اٹھا اور نیچے گیا۔ شاکر صاحب کے دوست، راجہ طالب علی صاحب تشریف لائے تھے، اُن سے میرا تعارف کرایا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تشریف لے گئے، اور مجھے بھی فرصت ملی اور میں نے یکسو ہو کر لکھنا شروع کیا۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ شبن نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ معلوم ہوا کہ میری پھر یاد ہوئی ہے، ہمارے میزبان سا کوئی اور دوست آئے ہوئے ہیں اور میں انھیں دکھایا جاؤں گا۔ گویا میں بھی مثل اُس عربی گھوڑے کے تھا جسے میرے

اب اس واکیہ کو مجھے نئے سرے سے ٹھیک کرنا چاہیے۔ گھنتا اور (جھنجھلتا) کی جگہ کچھ اور ہونا چاہیے۔

ہم اس ...... وِشے پر جتنا وچار کرتے ہیں، اتنا ہی ان ...... وگیان روپ رتنوں کو جو ہمارے دیش اور جاتی کے وِدیا کوش کو بھرنے کے لئے پریاپت ہیں اور جن کا مہتو — آپ کہاں بھول پڑے، اتنے دنوں کہاں رہے؟

....

یہ کیا اَسمبدّھ واکیہ ہوا ....

"آپ کہاں بھول پڑے، اتنے دنوں کہاں رہے، یہ واکیہ تو لکشمن سُوروپ جی نے کسی مِتر سے کہے ہیں، جو ابھی اُن سے ملنے آئے ہیں۔ میں اپنی دُھن میں اُنھیں ہی لکھ گیا۔

ہاں، تو کاٹ کر (پھر) ...... ٹھیک کرنا چاہیے،

...... جن کا مہتو دیش اور جاتی کو ودت نہیں ہوا اور

....

کوئی دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔

کون ہے؟

(جی) میں ہوں موہن۔ سرکار نے کہا ہے کہ یدی آپ کو تکلیف نہ ہو تو نیچے ذرا سی دیر کے لئے تشریف لائیے۔ کوئی صاحب آئے ہوئے ہیں اور سرکار انہیں آپ سے ملانا چاہتے ہیں۔

جی نہیں چاہتا تھا، پر اُٹھا اور نیچے گیا۔ لکشمن سُوروپ جی کے مِتر راجہ پردُمن سنگھ آئے ہوئے تھے،

میزبان نے حال ہی میں خریدا تھا اور جو ہر دوست کو
اصطبل سے منگا کے دکھایا جاتا تھا۔ ان دوست سے
نجات پاکر اور بھاگ کر میں پھر اپنے کمرے میں آیا۔ خیالات
پھر غائب ہو گئے تھے، فقرہ از سرِ نو پھر بنانا پڑا، طبیعت
اُچاٹ ہو گئی۔ بہزار دقت پھر بیٹھا اور لکھنا شروع کیا۔
ابکی مرتبہ خوش قسمتی سے کوئی آدھ گھنٹہ ایسا ملا جس میں
کوئی آیا گیا نہیں۔ اب میرا قلم تیزی سے چل رہا تھا اور
میں لکھ رہا تھا:

"ہم کو کامل یقین ہے کہ ہمارے ملک کے قابل نوجوان
جنھیں تفتیش اور تحقیقات کا شوق ہے اور جو کولمبس کی
طرح نئی معلومات اور نئی دنیا (گو وہ علمی دنیا ہی کیوں نہ ہو)
کے دریافت کرنے کے لئے اپنے تئیں"

دروازہ پر پھر دستک۔

"کیا ہے"

"حضور کھانا تیار ہے۔ میز پر چنا جا چکا ہے۔"

"اچھا"

دریافت کرنے کے لئے اپنے تئیں خطرہ میں ڈالنے سے بھی
خوف نہیں کھاتے ضرور اس طرف متوجہ ہوں گے اور اپنی
کاوشوں اور کوششوں سے موجودہ"

دروازہ پھر کھٹکھٹایا گیا۔

"ہاں"

"حضور! سرکار آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ کھانا
ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔"

ان سے میرا پیچھا چھڑایا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ (بھی)
تشریف لے گئے"۔ .... مجھے چھٹی ملی ..... میں نے
جی جما کر (پھر) لکھنا شروع کیا، تھوڑی .... دیر
بیتی تھی کہ موہن نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا، معلوم ہوا
.... پھر یاد ہوئی۔ ہمارے میزبان کے کوئی
اور متر آئے ..... ہیں۔ اور میں انھیں دکھایا جاؤں گا۔
مانو میں بھی اس عربی گھوڑے کے تیہ تھا جسے میرے
میزبان (متر) نے حال ہی میں خریدا تھا، اور جو .....
(آنے والے) متر کو اصطبل سے منگا کر دکھایا جاتا تھا۔ ایسا
جہاں سے چھٹی پاکر اور بھاگ کر میں پھر اپنے کمرے
میں آیا۔ (وچار شرنکھلا پھر وچھنّ ہو گئی تھی) خیالات
...... غائب ہو گئے تھے، واکیہ پھر نئے سرے سے
بنانا پڑا۔ جی اُچاٹ ہو گیا۔ بڑی کٹھنتا سے پھر بیٹھا
اور لکھنا شروع کیا۔ اس بار سو بھاگیہ سے کوئی آدھا
گھنٹہ ایسا ملا، جس میں کوئی آیا گیا نہیں۔ اب میری
قلم تیزی سے چل رہی تھی اور میں لکھ رہا تھا۔
'ہمیں پُورن وشواس ہے کہ ہمارے دیش کے
سُویوگیہ یُووک جی، جنھیں (نوین) آوشکاروں
اور انوسندھانوں سے انوراگ ہے اور جو کولمبس
کے سمان نوین وچار اور نئی دنیا (.........) کی
اُدبھاونا میں اپنے کو'____

دروازے پر پھر دستک ___
'کیا ہے؟'

یلدرم

"افوہ! مجھے خیال نہیں رہا، سرکار سے عرض کرنا میرا انتظار نہ کریں، میں پھر کھالوں گا۔ اس وقت مجھے کچھ ایسی بھوک نہیں۔ اور آئندہ نسلوں کو زیرِ بار احسان کریں گے یہی وہ نوجوان ہیں، جو قوم کی کشتی کو، خدا کی مدد پر بھروسہ کرکے، خطرات سے بچاتے اور ساحلِ مراد تک پہنچاتے ہیں۔ زندگی اور موت کا لاینحل مسئلہ"

دستک

"کیا ہے؟"

"سرکار کہتے ہیں اگر آپ تھوڑی دیر میں کھائیں گے تو ہم بھی اسی وقت کھائیں گے؛ مگر کھانا ٹھنڈا ہو کے بالکل خراب ہوجائے گا۔"

اچھا بھائی، لو ابھی آیا"

یہ کہہ کے میں کھانے کے لئے جاتا ہوں، سب سے معذرت کرتا ہوں، میزبان نہایت اخلاق سے فرماتے ہیں۔ "چہرے پر تھکن معلوم ہوتی ہے۔ کیا بہت لکھ ڈالا۔ دیکھو میں تم سے کہتا تھا نا کہ شہر میں ایسی فرصت اور خاموشی کہاں؟"

سوائے اس کے کہ آمنّا و صدّقنا کہوں اور کیا کرسکتا تھا؛ اب کھانے پر اصرار ہوتا ہے، جس چیز سے مجھے رغبت نہیں وہی کھلائی جاتی ہے۔ بعد کھانے کے، میزبان صاحب فرماتے ہیں: "سہ پہر کو تمہیں گاڑی میں چلنا ہوگا۔ میں تمہیں اس واسطے یہاں نہیں لایا کہ سخت دماغی کام کرکے اپنی صحت خراب کرلو۔" واپس

شرما

"حضور کھانا تیار ہے،...... پروسا جا چکا ہے"

'اچھا'

.... — 'اپنے کو سنکٹ میں ڈالنے بھی نہیں ڈرتے، اُوشیہ اس اور دھیان دیں گے، اور اپنے اُدیوگ اور پُرشارتھ سے ورتمان،

دروازہ پھر کھٹکھٹایا گیا۔

'ہاں'

"حضور! سرکار آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ کھانا ٹھنڈا ہوا جاتا ہے۔"

'افوہ! مجھے خیال نہیں رہا، سرکار سے نویدن کرنا — میرا انتظار نہ کریں۔ میں پھر کھالوں گا، اس وقت مجھے کچھ ایسی بھوک نہیں۔'

'اور آنیوالی سنتانوں کو اُپکرت کریں گے۔ یہی وے نَویُووک ہیں، جو جاتی کی نوکا کو، ایشور کی سہایتا پر وشواس کرکے، آپتیوں سے بچاتے اور سنبھالتے کے کنارے لگاتے ہیں، جیون اور مرتیو کی کٹھن سمسیا،'

....

....

....

....

....

یہ کہہ کر میں کھانے کے لئے جاتا ہوں، سب سے چھما مانگتا ہوں۔ میزبان بڑے کرپا پُورن ونیت بھاؤ سے کہتے ہیں، چہرے

جلد دوم

کمرے میں آکر میں تھوڑی دیر اس غرض سے لیٹتا ہوں
کہ خیالات جمع کرلوں اور پھر لکھنا شروع کردوں۔ مگر
اب خیالات کہاں؟ مضمون اُٹھا کر دیکھتا ہوں: "زندگی
اور موت کا لاینحل مسئلہ"! اس کے متعلق کیا لکھنے والا
تھا؟ ان الفاظ کے بعد کون سے الفاظ دماغ میں تھے؟
اب کچھ خیال نہیں کہ اس کو پہلے فقروں سے کیونکر ربط
پیدا کرنا تھا۔ یوں ہی پڑے پڑے نیند آجاتی ہے تیسرے
پہر اُٹھتا ہوں تو دماغ نہایت صحیح پاتا ہوں۔ یہ زندگی اور
موت کا لاینحل مسئلہ بالکل حل ہوجاتا ہے۔ پورا فقرہ
آئینہ کی طرح صاف نظر آتا ہے۔ میں خوشی خوشی اُٹھ کر
میز پر گیا اور لکھنا چاہتا تھا کہ پھر وہی دستک!

نوکر اطلاع دیتا ہے کہ گاڑی تیار ہے، سرکار
کپڑے پہنے آپ کا انتظار کررہے ہیں، میں فوراً نیچے جاتا
ہوں تو پہلا فقرہ جو میزبان صاحب کہتے ہیں یہ ہوتا ہے:
"آج تو دستے کے دستے لکھ ڈالے" میں سچی بات کہوں کہ
"کچھ بھی نہیں لکھا" تو وہ ہنس کے جواب دیتے ہیں کہ "آخر
اس قدر کسرِ نفسی کی کیا ضرورت ہے ؎

خدا کے واسطے جھوٹی نہ کھایئے قسمیں
مجھے یقین ہوا اور مجھ کو اعتبار آیا

مل ملا کر شام کو واپس آئے، کھانے کے بعد باتیں ہوتی رہیں۔
سونے کے وقت اپنا دن بھر کا کام اٹھا کر دیکھتا ہوں تو
ایک صفحے سے زیادہ نہیں، وہ بھی بے ربط و بے سلسلہ۔
غصّہ اور رنج میں آکر اسے پھاڑ کر پھینک دیتا ہوں اور

ترجمہ

پر تھکان معلوم ہوتی ہے۔ کیا بہت لکھ ڈالا؟ دیکھو،
میں ...... کہتا نہ تھا کہ شہر میں ایسی فرصت اور
نشچنتتا کہاں!

....

اب کھانے پر آگرہ ہوتا ہے، جس چیز سے مجھے روچی
نہیں، وہی کھلائی جاتی ہے۔ بھوجن کی سماپتی پر میزبان
صاحب فرماتے ہیں۔ "تیسرے پہر کو تمھیں گاڑی میں
چلنا ہوگا، میں تمھیں اس واسطے یہاں نہیں لایا (تھا)
کہ سخت دماغی کام کرکے اپنا سواستھ بگاڑ لو، کمرے میں
واپس آکر میں تھوڑی دیر اس لئے لیٹتا ہوں کہ خیالات
جمع کرلوں اور پھر لکھنا شروع کردوں، پر اب خیالات
کہاں؟ مضمون اُٹھا کر دیکھتا ہوں، 'جیون اور مرتیو
کی کٹھن سمسیا'...... کے سمبندھ میں کیا لکھنے
والا تھا، ان شبدوں کے پشچات کون سے شبد
دماغ میں تھے؟ اب کچھ یاد نہیں کہ اس (واکیہ) کو پہلے
واکیوں سے کس پرکار سنگتی کرنی تھی۔ یوں ہی پڑے
پڑے نیند آجاتی ہے، تیسرے پہر (پھر) اٹھتا ہوں
تو مستشک ٹھیک سوستھ ہے، جیون اور مرتیو کی کٹھن
سمسیا بالکل سمجھ میں آتی ہے، پورا واکیہ درپن کی طرح
صاف دکھائی دیتا ہے۔ میں خوشی خوشی اٹھ کر میز پر گیا؛
اور لکھنا چاہتا تھا کہ پھر وہی دستک۔

نوکر سوچنا دیتا ہے کہ گاڑی تیار ہے، سرکار کپڑے
پہنے آپ کی پرتیکشا کررہے ہیں۔ میں فوراً نیچے جاتا ہوں

بلدوم

دوسرے روز اپنے میزبان کو ناراض کرکے، اپنے گھر واپس
چلا آتا ہوں۔ میں ناشکرا اور احسان فراموش کہا جاؤں گا۔
مگر میں مجبور ہوں اس عزیز اور مہربان دوست کو بھی
چھوڑ دوں گا۔

میں نے ذرا تفصیل سے اُن کا حال بیان کیا ہے،
مگر یہ خیال نہ کرنا کہ بس ان احباب کی فہرست ختم ہوگئی
جن سے میں رخصت طلب کر سکتا ہوں۔ نہیں ابھی بہت
سے باقی ہیں۔ مثلاً ایک صاحب ہیں جو مجھ سے کبھی نہیں
ملتے، مگر جب آتے ہیں میں ان کا مطلب سمجھ جاتا ہوں۔
یہ حضرت ہمیشہ قرض مانگنے کے لئے آتے ہیں۔ ایک صاحب
ہیں جو ہمیشہ ایسے وقت آتے ہیں جب میں باہر جانے
والا ہوتا ہوں۔ ایک صاحب ہیں جب مجھ سے ملتے ہیں
کہتے ہیں: "میاں! عرصے سے میرا دل چاہتا ہے تمہاری
دعوت کروں" مگر کبھی اپنی خواہش کو پورا نہیں کرتے۔
ایک دوست ہیں، وہ آتے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر
دیتے ہیں، جب میں جواب دیتا ہوں تو متوجہ ہو کر نہیں
سنتے۔ یا اخبار اٹھا کر پڑھنے لگتے ہیں، یا گانے لگتے ہیں۔
ایک صاحب ہیں جو جب آتے ہیں، اپنی ہی کہے جاتے
ہیں۔ میری نہیں سنتے۔

یہ سب میرے عنایت فرما اور خیر طلب ہیں۔ مگر
میں اپنی طبیعت کو کیا کروں، صاف صاف کہتا ہوں کہ
ان میں سے ہر اک سے کہہ سکتا ہوں:

"مجھ پہ احساں جو نہ کرتے تو یہ احساں ہوتا"

ترجما

تو پہلی بات، جو وہ ...... کہتے ہیں، (وہ) یہ ہوتی ہے۔
'آج تو دستے .... لکھ ڈالے' میں سچی بات
کہوں کہ کچھ بھی نہیں لکھا۔ تو وہ ہنس کر اُتّر دیتے ہیں
کہ آخر اس شیل سنکوچ کی کیا ضرورت ہے:

خدا کے واسطے جھوٹی نہ کھایئے قسمیں
مجھے یقین ہوا ..... مجھ کو اعتبار ہوا

مل ملا کر شام کو واپس آئے، کھانے کے بعد باتیں ہوتی
ہیں۔ سونے کے وقت اپنا دن بھر کا کام اٹھا کر دیکھتا ہوں
تو ایک پرشٹ سے زیادہ نہیں، وہ بھی اشُدھ ...... کر وہ
...... میں آکر اُسے پھاڑ کر پھینک دیتا ہوں اور
دوسرے دن اپنے آتی تھے متر کو ناراض کر کے اپنے
گھر لوٹ آتا ہوں۔ میں کرتگھن ....
کہا جاؤں گا، پر مجبور ہوں۔ اس پریئے کرپالو متر
کو بھی چھوڑ دوں گا۔

میں نے کچھ وِستار سے ان کا حال کہا ہے، پر
یہ نہ سوچنا کہ بس ان متروں کی سنکھیا سماپت ہو گئی،
جن سے میں چھٹی چاہتا ہوں۔ نہیں، ابھی بہت سے باقی
ہیں۔ یتھا ـــــ ایک مہاشے ہیں، جو مجھ سے (یوں)
کبھی نہیں ملتے، ...... جب آتے ہیں میں ان کا مطلب
سمجھ جاتا ہوں۔ یہ مہاشے ہمیشہ قرض مانگنے کے لئے
آتے ہیں۔ ایک مہاشے ہیں جو سدا ایسے سمے آتے ہیں
جب میں باہر جانے کو ہوتا ہوں۔ ایک مہاشے ہیں (کہ)
جب مجھ سے ملتے ہیں کہتے ...... "بھائی" (ایک)

اب چونکہ میں نے یہ حال لکھنا شروع کر دیا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند احباب کے متعلق اپنے دلی خیالات ظاہر کر دوں۔ دروازے پر ایک گاڑی آ کے رکی ہے۔ میں سمجھ گیا کہ کون صاحب تشریف لائے ہیں۔ میں اُن کی شکایت نہیں کرنے کا، کیونکہ کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ تین گھنٹے سے میں یہ مضمون لکھ رہا تھا اور کسی کرم فرما نے کرم نہیں فرمایا۔ اس لئے اس کے شکریہ میں میں اس مضمون کو اسی ناتمام حالت میں چھوڑتا ہوں اور اپنے دوست کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ یہ دوست میری صحت کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ جب آتے ہیں مجھ پر اس وجہ سے ناراض ہوتے ہیں کہ "تم اپنی صحت کا خیال نہیں رکھتے۔" میں جانتا ہوں کہ اس وقت بھی یہ کسی نئے حکیم یا ڈاکٹر کا حال سنائیں گے، جو بڑا حاذق ہے یا کوئی مجرب نسخہ میرے لئے کسی سے مانگ کر لائے ہوں گے۔

"آئیے آئیے، مزاج عالی؟ بہت دن بعد تشریف لائے۔" (ملخص)

●●

عرصے سے میرا دل چاہتا ہے تمہاری دعوت کروں، پر کبھی اپنی (اس) اِچھا کو پورا نہیں کرتے۔ ایک مِتر ہیں، وہ آتے ہی پرشنوں کی جھڑی لگا دیتے ہیں، جب ...... اُتّر دیتا ہوں تو دھیان سے سُنتے نہیں، اخبار اٹھا کر پڑھنے لگتے ہیں یا گانے لگتے ہیں۔ ایک صاحب ہیں، ...... جب آتے ہیں اپنی ہی کہے جاتے ہیں، میری نہیں سنتے۔

یہ سب میرے ہتیشی اور کرپالو ہیں، پر میں اپنی طبیعت کا کیا کروں؟ صاف صاف کہتا ہوں، اور ان میں ترنت سے کہہ سکتا ہوں: ـــ

"مجھ پہ احساں جو نہ کرتے تو یہ احساں ہوتا"

اب جبکہ میں نے یہ حال لکھنا شروع کر دیا ہے، اُچت پرتیت ہوتا ہے کہ کچھ اپنے مِتروں کے سمبندھ میں (بھی) اپنے ...... وِچار پرکٹ کر دوں۔ دروازے پر ایک گاڑی آ کر رکی ...، میں سمجھ گیا کہ کون صاحب تشریف لائے ہیں۔ میں اُن کی شکایت ...... کروں گا، کیونکہ یہ کیا آشچریہ نہیں ہے کہ میں تین گھنٹے سے یہ لیکھ لکھ رہا تھا اور کسی کرپالو نے کرپا نہیں کی۔ اس لئے ان کی اس کرپا کے اُپ لکچھ میں اس لیکھ کو اسی اَدھوری دشا میں چھوڑتا ہوں اور اپنے مِتر کا سواگت کرتا ہوں۔ یہ مِتر میرے سواستھ کا بہت دھیان رکھتے ہیں۔ جب آتے ہیں، مجھ پر اس کارن ناراض ہوتے ہیں ...... "تم اپنے سواستھ کا دھیان نہیں رکھتے۔" میں جانتا ہوں کہ اس وقت بھی یہ کسی (نہ کسی) ...... حکیم یا ڈاکٹر کا حال سنائیں گے، جو بڑا اَنوبھوی ہے، یا کوئی اَدبھوت یوگ میرے لئے کسی سے مانگ کر لائے ہوں گے۔

"آئیے، آئیے، چت پرسن ہے؟ بہت دنوں میں پدھارے!"

●●

جناب مصطفیٰ کمال ہاشمی
اسسٹنٹ لائبریرین خدا بخش لائبریری عظیم آباد پٹنہ

آصفیہ لائبریری کے عربی، فارسی اور اردو مخطوطات: ایک تعارف

آصفیہ لائبریری جس کے مخطوطات سیکشن کا موجودہ نام اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری ہے، اس کا تعارف شعبۂ مخطوطات کے انچارج میر کرامت علی صاحب نے کرایا ہے اور چند معلومات اسی ادارہ کے محمد ابراہیم صاحب نے فراہم کی ہیں۔ یہ اطلاعات مجلہ VIGNANA SARASWATI کے پہلے شمارے میں شائع ہوئی ہیں، ان کا اردو ترجمہ دیا جاتا ہے:

آصفجاہی دورِ حکومت میں اسٹیٹ سنٹرل لائبریری "آصفیہ لائبریری" کے نام سے جانی جاتی تھی۔ مولوی سید حسین بلگرامی، نواب عماد الملک اور ملا عبدالقیوم نے مل کر اسے ۱۸۹۱ء میں قائم کیا تھا۔ بعد میں آصفیہ حکومت نے اس کے لئے ایک گرانٹ مقرر کردی جس کے بعد اسے عوام کے تصرف میں دے دیا گیا۔

وقت بوقت بہت سے نجی کتب خانے جو بعض عمائدین حیدرآباد کی ذاتی ملکیت تھے انھیں تحفۃً وصول کر کے یا قیمتاً خرید کر اس لائبریری کے ساتھ ضم کر دیا گیا۔ نواب عماد الملک اور نواب اعظم یار جنگ کے کتبخانوں کی کتابیں اس لائبریری کو تحفۃً مل گئیں اور حکیم سید محب حسین اور حکیم سید قاسم بیجاپوری کے کتب خانے خرید لئے گئے۔

اس پبلک لائبریری کا بنیادی مقصد اسکالروں کو سہولتیں پہنچانا اور ریسرچ اسکالروں کو قیمتی اور نادر مواد بہم پہنچانا تھا۔ اس مقصد کے تحت کلاسیکی اور جدید زبانوں کے نادر مخطوطات تحفۃً یا قیمتاً حاصل کیے گئے۔ اس طرح ان ادبی خزانوں کو صوبے سے باہر جانے سے روک دیا گیا جن میں سے بعض کے مالکان فروخت کر رہے تھے۔

حیدرآباد کو حکومت ہند سے الحاق اور اندھرا پردیش کے قیام کے بعد اس لائبریری کو "اسٹیٹ سنٹرل لائبریری" کے نام سے پکارا جانے لگا۔

۱۹۵۰ء میں انجمن ترقی اردو نے اس لائبریری کے اردو مخطوطات کی ایک مفصل فہرست تیار کرنے کا فیصلہ کیا اور یہ کام ایک اسکالر جناب نصیر الدین ہاشمی مرحوم کو سونپا گیا۔ انھوں نے کیٹلاگ تیار کیا، اسے ۱۹۶۱ء میں شائع کر دیا گیا۔ یہ مخطوطات قطب شاہی، عادل شاہی اور آصف جاہی عہد کے ادبیات پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے متعدد مخطوطات دبستانِ دہلی اور دبستان لکھنؤ کے اسکالروں کی ملکیت رہے ہیں۔

اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری کا قیام اسٹیٹ آرکائیوز کے ایک جزو کی حیثیت سے ۱۹۶۷ء میں عمل میں آیا تھا تاکہ اس صوبے سے گرانقدر اور نادر مخطوطات کو بچا کر انھیں اسکالروں کو دستیاب کرایا جا سکے۔ بعد میں اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو اسٹیٹ سنٹرل لائبریری کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا اور اسٹیٹ آرکائیوز کا ایک علیحدہ شاخ کے طور پر سابق وزیر تعلیم شری وی۔ بی۔ نرسمہا راؤ کے ہاتھوں اس کا افتتاح ہوا۔ ۱۹۷۱ء میں اسے ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا مرتبہ دیدیا گیا اور حکومت نے آندھرا پردیش اسٹیٹ آرکائیوز ڈپارٹمنٹ کے زیر نگرانی اس کے انتظام و انصرام کے لئے ایک جوائنٹ ڈائرکٹر کی اسامی کی منظوری دیدی۔ کاغذ اور پتوں پر لکھے متعدد نادر اور قیمتی مخطوطات اور مختلف زبانوں میں لکھی کتابیں خریدی گئیں۔ پہلی جنوری ۱۹۷۵ء کو آندھرا پردیش گورنمنٹ اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو اسٹیٹ آرکائیوز سے علیحدہ کر کے ایک خود مختار ڈائرکٹوریٹ بنا دیا گیا اور اسٹیٹ سنٹرل لائبریری کے اردو، فارسی، عربی وغیرہ زبانوں کے سارے مخطوطات کو آندھرا پردیش گورنمنٹ اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری و ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں منتقل کر دیا گیا۔ اس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں

عربی، فارسی، اُردو، پشتو، ترکی، پنجابی زبانوں میں ۷۴ موضوعات مثلاً قرآن، عبادات، تصوف، تاریخ، احادیث وغیرہ پر ۲۰،۰۰۰ مخطوطات ہیں، جن میں سے زیادہ تر غیر مطبوعہ اور نادر ہیں مثلاً :

(۱) **مختصر الکافی (فقہ حنفیہ)**: اس نسخہ کی تدوین ۴۱۷ھ میں ہوئی اور اس انسٹی ٹیوٹ کا یہ سب سے پُرانا مخطوطہ ہے۔ (قدیم فہرست میں سال کتابت ۴۱۷ھ !!)

(۲) آخری خلفائے عباسیہ کے عہد کے مشہور درباری خطاط **یاقوت المستعصمی** کا لکھا ہوا قرآن مجید یہ نسخہ ۶۶۱ھ میں لکھا گیا۔ اس پر قطب شاہی خاندان کے فرماں روا **محمد قطب شاہ** اور مغل خاندان کے محمد شاہ کی مُہریں بھی ہیں۔

(۳) **محمد بن قوام بن محمد زین ترک** کا تصنیف کردہ ایک اور عربی مخطوطہ جس کا نام **"کتاب المقترح الفنون"** ہے اور جس کی تدوین **یوسف دوئی** سلیمان نے کی، عربی اور دوسرے غیر ملکی اسکالروں کے لئے ایک دلکش نمونہ ہے۔ اسے ۸۷۷ھ میں لکھا گیا۔ اس طرح یہ پانچسو سال سے زیادہ پُرانا نسخہ ہے۔

(۴) قطب شاہی عہد کے درباری شاعر **غواصی** کا ایک کشکول۔

(۵) مرزا غالب کے اشعار کا مطبوعہ کشکول، جسے **تصحیح** کے لئے غالب کی زندگی میں چھاپا گیا تھا۔ تصحیح کے بعد مرزا غالب نے حاشیہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ حاشیہ پر مرزا غالب کا دستخط بھی ہے جس کی تاریخ ۱۸۳۵ء کی ہے۔

(۶) **کتاب الحدیث** جو ہرن کے چمڑے پر لکھی ہے۔

(۷) ہرن کے چمڑے پر لکھا کلام پاک کا بہت چھوٹی تقطیع کا **نسخہ** — جسے **محدّب** شیشہ کے بغیر پڑھا نہیں جاسکتا۔

دنیا کے ہر خطے سے اسکالر اس انسٹی ٹیوٹ میں آتے ہیں اور ضوابط کے تحت مراعات پاتے ہیں۔ آندھرا پردیش گورنمنٹ اورنٹیل مینوسکرپٹ لائبریری اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے بعض نادر مخطوطات رفتہ رفتہ شائع کیے جائیں گے۔

میر کرامت علی

اس لائبریری میں محفوظ مختلف زبانوں کے مخطوطات کی تفصیل درج ذیل ہے :-

زبان	تعداد مخطوطات
تلگو	۴۹۳ (۴۲۰، اتاڑ کے پتے پر مشتمل)
سنسکرت	۴،۰۰۹ (۲۶۶۵ " " ")
تامل	۱۶۵ (۱۶۳ " " ")
کنّاڈا	۵۸ (۱۷ " " ")
ہندی	۱۳
مراٹھی	۸۴
انگریزی	۴۰
عربی	۶،۳۳۷

زبان	تعداد مخطوطات
فارسی	۸،۹۱۵
اُردو	۱،۶۷۴
ترکی	۱۴
پنجابی (اُردو رسم الخط)	۴
سندھی	۳
پشتو	۳
ہندی (اُردو رسم الخط)	۶
کل تعداد	۲۲،۸۷۸

کیٹلاگ

اُردو کے ۱،۶۷۴ مخطوطات میں سے ۱۳۴۳ کا کیٹلاگ جناب نصیر الدین ہاشمی مرحوم نے ۱۹۶۱ء میں تیار کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ عربی، فارسی اور اُردو مخطوطات کے مزید چار کیٹلاگ بھی تیار ہو گئے ہیں۔

ایس، محمد ابراہیم

خاندان صادق پور کا ایک تیرہ ۱۳ سالہ جینئیس شاعر

آپ نے کسی تیرہ چودہ سال کے لڑکے کی ایسی اعلیٰ شاعری کے نمونے اپنے زمانے میں شاید کہیں نہ دیکھے ہوں گے جیسی ڈھلی منجھی نکھری ہوئی زبان میں پختہ، پاکیزہ اور بلند فکر کے ساتھ خاندان صادق پور کے اس ٹوٹے ہوئے تارے اعجاز حسن نے کی، جو پٹنہ کے بجائے کراچی کے آسمان پر اپنی لمحاتی چمک دکھا کے پورے چودہ سال کی کچی عمر میں اپنے پیدا کرنے والے سے جا ملا۔

خدابخش لائبریری کے ذخیرے میں حال ہی میں ایک غیر معمولی شعری مجموعے کا اضافہ ہوا ہے "نقش اعجاز" کے نام سے احمد حسن صاحب (احمد حسن ایم اے علیگ، ۶۳/۱، شریف آباد، کراچی ۱۹) جلنے والم کی آخری یادگار کے طور سے اس کے ہم وطنوں کو سوغات دیجی ہے۔ خوبصورت کتابت و طباعت سے آراستہ ۱۰۴ صفحوں پر پھیلا ہوا یہ مجموعۂ کلام ایسی قیمتی سوغات ہے جسے شعر پسند مدتوں نہ بھلا سکیں گے۔ اعجاز کی نظموں کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں :

میں کچھ ہی کہوں، تم کچھ ہی کہو، یہ ہستی ایک پہیلی ہے ! / سب اپنی ہی دھن میں گاتے ہیں، سب اپنی تان اڑاتے ہیں / کہتا ہے کوئی اک خواب ہے یہ، کہتا ہے کوئی بے آب ہے یہ / کچھ ایسے بھی جن کی نظروں میں، اک کیف ہے یہ سرمستی ہے / میں کہتا ہوں دل ہی دنیا ہے / اور دل ہی حاصل ہستی ہے !

۲

کیسی بڑائی کیسی شان، اپنی ہستی کو پہچان / چند دنوں کا ہے مہمان، کل من علیہا فان / دل پہ اٹھا مت بار الم، ہر لمحہ رہ خوش خرم / کیوں کھاتا ہے جھوٹی قسم ! لب پہ خدا ! اور دل میں صنم !!

۳

جب تک سفر تھا جاری، منزل تھی دور مجھ سے، راحت تھی دور مجھ سے / لو ختم یہ سفر ہے، منزل قریب تر ہے، اب دائمی حضر ہے / جب تک سفر تھا جاری، وحشت تھی اور اداسی، تھا لمحہ لمحہ بھاری، منزل تھی دور مجھ سے / اب ختم یہ سفر ہے، دل کتنا پُر سکوں ہے، وحشت نہ اب جنوں ہے / میں خوب جانتا ہوں، کیوں لوگ غمزدہ ہیں / ہر وقت کیوں دعا ہے ! اب میں ہوں اور خدا ہے !!

۴

پھر دھوپ میں ہے نرمی، پھر آج فضا گھر کی، خوشبو سے معطر ہے، کیا خوب یہ منظر ہے / **پھر** ایک حسیں تتلی، بر دوشِ صبا آئی، بیلوں پہ چنبیلی کی، لہراتی ہوئی آئی / **پروردۂ** قدرت ہے، شہکارِ صباحت ہے / **رنگین** قبا پہنے، زرّیں عبا پہنے / **کیا** شوخ سی پھرتی ہے، ہر پھول پہ گرتی ہے / **اس** گلشنِ عالم میں، دل بھی ہے مرا تتلی / **آئے گی** خزاں جس دم، یہ پھول نہ یہ تتلی / **دو دن** کی خوشی ہے یہ / دو دن کی ہنسی ہے یہ / **تجھ کو** بھی فنا آخر / **مجھ کو** بھی فنا آخر۔

۵

کوئی عنواں بھی لکھوں تو کیا لکھوں / **بے** سروپا ہے حیاتِ مختصر / **سوچتا** ہوں اس کو آخر کیا کہوں / **زندگی** ہے اک غبارِ رہگذر / **سایۂ** غولِ بیابانی ہے یہ / **وحشت** آہوئے صحرا سربسر / **فیل** بے زنجیر و شترِ بے مہار / **دامِ** گیسوئے شبِ وحشت اثر / **ایک** نغمہ جس میں کوئی سُر نہ تال / ایک بے معنی سی تحریر و سطر...

پھڑ پھڑانے سے بھی جو محروم ہو / **میں** ہوں ایسا طائرِ بے بال و پَر / **اس** کے پیچھے بھاگتا پھرتا ہوں میں / **ہوتی** جاتی ہے یہ مجھ سے دور تر!

تو کسی سے بھی وفا کرتی نہیں / **کوئی** تجھ کو لاکھ چاہے عمر بھر / **زندگی** پھر بھی ہیں سب تیرے اسیر / **ہو سکے** جتنا بھی تجھ سے ناز کر!

۶

جو ہے یقین وہ بھی، اک وہم بے گماں ہے / **ہر** نقش نقشِ باطل، ہر شے دھواں دھواں ہے / **مت** بھول اس جہاں میں، ہر لمحہ امتحاں ہے / **سب** ہیں نشاں اسی کے، جو آپ بے نشاں ہے / **کیا** اعتبارِ ہستی! **جو** دم ہے ارمغاں ہے!! **اعجاز** ایک دل ہی مقصودِ دو جہاں ہے!!!

۷

مصوّرِ جہاں بتا، تری مصوّری کا میں، نہیں ہوں شاہکار کیا؟ / **کہاں** ہے میری شکل اور؟ کہیں نہیں، کہیں نہیں!

یہ بات ابھی ہے راز کی / **ہے** مقصدِ حیات کیا / **ہے** مقصدِ ممات کیا / **قیود** ہست و بود کیا / **نیاز** و ناز کے لئے / **یہ** غائب و شہود کیا / **یہ** راز کیسے فاش ہو / **خلش** جو بن کے ہے نہاں

مرے حریم ذات میں !!۔

۸

یہ جو مہلت بھی ہے، اس کو غنیمت جان تو اس دار فانی میں / جگنوؤں کی طرح تو بھی خاک میں ملنے سے پہلے، اپنے اخلاق حمیدہ سے / فروغ حسن عالم کا کوئی سامان کرتا جا !!۔

۹

شبستانوں میں آویزاں تھے جن کے اطلس و کمخواب کے پردے / **منور** جن کے ایوان شمع کافوری سے رہتے تھے / **بگولا** بن کے پھرتی ہیں ہواؤں میں صورتیں ان کی / **ہوا** کی سنسناہٹ داستاں ان کی سُناتی ہے۔

تو پھر ہم تو گرفتار بلا، انجام ہستی پر، نوا سنج فغاں کیوں ہوں۔

جہاں تک ہو سکے ہم سے / **کچھ** ایسا کام کر گزریں / کہ اس مہماں سرائے میں، ہمارے بعد جو آئے / اسے تسکین و راحت کا تو کچھ ساماں میسر ہو۔

نظموں کے ان اقتباسات میں موت، ہمہ وقت ہمہ جا چھائی ہوئی موت کا خیال مشترک اور لازمی عنصر کے طور سے شامل ہے۔ لیکن یہاں یہ بزدل بنانے والا، یا بے عمل کرنے والا خیال نہیں ہے، بڑا جاندار، فعال اور زندگی کو توری بنانے والا خیال ہے، ایسی ہی کہ اچھے انسان کو یہ خیال رہنا چاہیے کہ وہ یہاں ابدالآباد تک رہ پڑنے کا ٹھیکہ لے کر کے نہیں آیا، پچھے کب رہے جو ہم رہیں گے، تو اس مہمان سرائے میں "بارے کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو"

احمد حسن (اشک) معاصر قدیم کا ایک اہم نام رہا ہے۔ اگر ان کے بیٹے اعجاز حسن زندہ ہوتے تو اس کلام کو شمس تبریز اور رومی کا "من تو شدم تو من شدی" سمجھا جاتا۔ معاصر میں شائع شدہ (۱۹۴۶ء) احمد حسن صاحب کی ایک نظم درج ذیل ہے:

اے سیل رواں (مجھے بھی سیل رواں ساتھ تیرے جانا ہے ٹھہر! ٹھہر! اسی سمت کو دیار حبیب ہے) :-

اے سیل رواں رک جا / دم بھر کے لئے رک جا / جاتا ہے کہاں تجھکو / کس دُھن میں رواں ہے تو؟ / جتائی **فرقت** ہے / ہر لفظ عیاں تیری / میں خوب سمجھتا ہوں / منزل ہے کہاں تیری / گو سینۂ گیتی میں اک رازِ نہاں ہے تو /

اے پیکرِ بے تابی ! / اے خوگرِ بے تابی / میں خود بھی تڑپتا ہوں، سُن سُن کے فغاں تیری / اک جذبۂ الفت ہے / موجوں کا تلاطم کیا ؟ / اک سوزِ محبت ہے ! / پانی کا ترنم کیا ؟ / دل خوب سمجھتا ہے غمگین نواؤں کو / بدمست گھٹاؤں کو، متوالی ہواؤں کو / اے سیلِ رواں لیکن / دم بھر کے لیے رُک جا ! جانا ہے وہیں مجکو !! / منزل ہے جہاں تیری ! / چلتا ہوں میں چلتا ہوں / جانا ہے وہیں مجکو ! / تو بحر کا جویا ہے / دل بحر کا شیدا ہے / اک جلوۂ رنگیں کی / مجکو بھی تمنا ہے / اس قید محبت سے آزاد نہیں کوئی ! / آزاد کہاں ہوں میں، آزاد کہاں ہے تو ! / دل جس نے کیا روشن / اک حُسن کے پرتو سے / اس حسنِ مجسم کو / اس نور کے پیکر کو / مدت سے نہیں دیکھا / وہ صبحِ بہاراں اب / وہ گلشنِ خنداں اب ! / پامالِ خزاں کیوں ہے ؟ / آنکھوں سے نہاں کیوں ہے ؟ / اے سیلِ رواں لے چل / ساتھ اپنے مجھے لے چل ! / جانا ہے وہیں مجکو، منزل ہے جہاں تیری !!

لیکن اعجاز حسن کی پختہ تحریر (شامل اشاعت) اور پختہ خیالات کی روشنی میں انھیں اعجاز حسن کے سوا کسی سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس امر کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ خدا کی خدائی میں یہ کرشمے بھی دیکھنے کو مل جاتے ہیں کہ بارہ تیرہ سال کا بچہ اس فکری پختگی کے ساتھ ایسی خوبصورت نظمیں کہہ سکے۔ آخر جب جینئس کا لفظ بنا ہے تو اس کی تعبیر بھی تو نکلتی ہی رہے گی!

●●

پروفیسر سید شاہ عطاء الرحمن عطا کاکوی
خدا بخش لائبریری، پٹنہ

تصحیح و اضافہ

مسامحات مرآۃ العلوم جلد سوم

(۱۸۷)- صفحہ ۲۶، نمبر کتاب ۳۵۶۰- نام کتاب "بدیع النصاب"۔ فہرست میں اس کتاب کو خسرو دہلوی سے منسوب کیا ہے۔ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کتاب کو کتب منظومہ کے تحت مندرج کیا ہے۔ یہ کتاب فرہنگ کے نوع کی ہے اور اس کا نام "نصاب بدیع" بھی ہے اور جیسا کہ ایک نسخہ مخزونہ موزہ ملی پاکستان کراچی مرتبہ عارف نوشاہی کے صفحہ ۳۴۶ پر بنام "نصاب تجنیس الالفاظ" مندرج ہے، وہاں بھی اس کو امیر خسرو سے منسوب بتایا ہے۔ حالانکہ یہ بھی وہی کتاب ہے جس کا نام یا تو بدیع النصاب ہے، یا نصاب بدیع۔ ان تینوں نسخوں میں جو ابتدائی مصرع ہے، وہ یکساں ہے مثلاً :

مصر شہر، و شہر ماہ و ماہ آب و خوف سہم

کتبخانۂ خدابخش میں اس کتاب کے کئی نسخے پائے جاتے ہیں۔ ایک نسخہ نمبر (D) ۲۸۷۱ نصاب بدیع کا ترقیمہ اس طرح ہے : "نسخۂ نصاب بدیع من تصنیف بدیعی"۔ اس سے سراغ ملتا ہے کہ یہ کتاب دراصل بدیعی کی تصنیف ہے، جو نصاب مثلث کا بھی مصنف ہے۔ نصاب مثلث کے کئی نسخے اس کتبخانہ میں موجود ہیں۔

نصاب بدیع کے ایک نسخہ ۱۶۰۷ نمبر (کیٹلاگ انگریزی جلد ہفتم) کے بارے میں فہرست نگار نے جو اطلاع درج کی ہے اس میں نہ امیر خسرو کا نام ہے، نہ بدیعی کا۔

اسی کتبخانہ میں ایک اور کتاب بنام شرح نصاب بدیع ہے، جس کا شارح ٹیک چند بہار ہے۔ اس کتاب پر بھی فہرست نگار کی اطلاع میں امیر خسرو کا نام نہیں آتا (کتاب نمبر ۸۳۲ (فہرست انگریزی جلد نہم) خان بہادر مقتدر گویا اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ کتاب امیر خسرو کی تو ہے ہی نہیں، اب رہ گئے بدیعی، تو کتاب نمبر D ۲۸۷۱ کے ترقیمے کی رو سے یہ کتاب بدیعی کی کہی جا سکتی ہے۔

مرآۃ العلوم جلد دوم کے صفحہ ۱۵ پر نصاب بدیع کے مصنف کا نام محمد شریف بتایا گیا ہے حالانکہ اسی کتاب کے متعلق جو انگریزی کیٹلاگ نمبر ۱۶۰۷ میں اطلاع ملتی ہے، اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ محمد شریف نصاب بدیع کا مصنف نہیں بلکہ اس نے اپنے دیباچہ کے ساتھ اس کتاب کی ترتیب کا کام انجام دیا ہے۔ محمد شریف بھی امیر خسرو کو نصاب بدیع کا مصنف نہیں سمجھتا۔ خالق باری ہی کی طرح نصاب بدیع بھی خسرو کے نام سے منسوب کر دی گئی ہے۔

(۱۸۸)- صفحہ ۵۶۔ کتاب نمبر ۲۹۲۹۔ کتاب کا صحیح نام لب لباب ہے۔ لباب الالباب نہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس کے مصنف غلام حسین نہیں بلکہ حسین واعظ کاشفی ہیں۔

(۱۸۹)- صفحہ ۵۶۔ کتاب نمبر ۲۹۰۳۔ نام کتاب مجموعۂ اشعار۔ یہ مجموعۂ اشعار نہیں ہے۔ اس غلطی کی نشاندہی ڈاکٹر عتیق الرحمٰن نے جرنل نمبر ۲۶-۲۷ صفحہ ۱۳۳ میں کر دی ہے کہ یہ دیوان واآلہ ہے۔ مگر وہ اس کا فیصلہ نہ کر سکے کہ کون واآلہ؟ دوسرے یہ کہ اس کی تحریر کی تاریخ انھوں نے گیارھویں صدی ہجری بتائی ہے۔ اصل یہ ہے کہ یہ دیوان والہ داغستانی کا ہے جس کا پورا نام علی قلی خاں ہے اور جو ریاض الشعرا کا مصنف ہے۔ یہ دیوان مکتوبہ بارھویں صدی کا ہے۔ کتب خانہ کی توضیحی انگریزی فہرست جلد سوم میں اضافی صفحات (ADDITIONS) کے تحت یہ اطلاع ملتی ہے کہ دیوان والہ کو ڈاکٹر مجتبیٰ انصاری نے مرتب کیا ہے۔ والہ داغستانی پر ڈاکٹر عبدالغفار انصاری نے مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ یہ مقالہ اب اشاعت پذیر بھی ہو چکا ہے۔

(۱۹۰)- صفحہ ۶۷۔ کتاب نمبر ۳۴۷۵۔ نام کتاب دیوان عرفی۔ فہرست میں کاتب کا نام نہیں۔ بلکہ اس کا نام شیخ بسادن ہے۔ کتابت کی تاریخ ۱۱۸۹ھ نہیں بلکہ ۱۱۸۸ھ ہے۔ تعداد سطر ہر صفحہ پر ۳ لکھی گئی ہے۔ حالانکہ ۱۳/۱۴ ہے۔

(۱۹۱)- صفحہ ۶۷۔ کتاب نمبر ۳۳۰۱۔ نام کتاب دیوان عرفی۔ کاتب کا نام فہرست میں الیاس لکھا گیا ہے۔ حالانکہ نام صحیح طور پر پڑھا نہیں جاتا۔ مخطوطہ میں عبد کرام الماس ہے۔ جس کو الیاس سمجھا گیا۔ فن کے کام میں غزلیات ظاہر کرنا غلط ہے۔ اس میں قصاید و قطعات ہیں غزل ایک بھی نہیں۔
دراصل یہ ایک بیاض ہے جس میں مختلف نثری تحریریں ہیں اور ناقص الطرفین ہے۔

(۱۹۲)- صفحہ ۱۰۳۔ کتاب نمبر ۲۳۹۲۔ یہ کتاب بیاض اشعار تو ہے۔ مگر اس میں ورق ۸۲ تا ۱۳۱ ولی دکنی کا اردو کلام ہے اور اس کا کاتب امان اللہ بیگ ہے۔ چونکہ پوری بیاض میں ایک ہی قسم کی تحریر ہے اسی لیے

قیاس یہی ہے کہ سب کا کاتب وہی ابن اللہ یار بیگ ہے۔ فہرست میں نہ تو کاتب کا نام درج ہے اور نہ کیفیت میں ولی دکنی کا ذکر ہے۔

(۱۹۳)- صفحہ ۱۰۴- کتاب نمبر ۳۵۲۵- فہرست میں کاتب کا نام ندارد- اس کا نام محمد قیاس کاظم ہے۔ سنہ کتابت کے کالم میں دسویں صدی ہجری غلط- کتابت کی تاریخ ۱۲۶۹ھ ہے۔

(۱۹۴)- صفحہ ۱۰۵- کتاب نمبر ۳۴۸۳- اس بیاض کے مرتب یا مالک امیر حیدر نامی ہیں- مگر فہرست میں سید ابن مرتضیٰ بلگرامی کا نام درج ہوگیا ہے- حالانکہ خود امیر حیدر خاں کی تحریر ثبت ہے کہ "ہذا بیاض ببرادرم عزیز از جان سید ابن مرتضیٰ عرف اچھے میاں سلمہ اللہ تعالیٰ دادہ ام"۔ (امیر حیدر ۲۲ جون ۱۷۸۰)، لہٰذا یہ بیاض امیر حیدر کی ہے، ابن مرتضیٰ کی نہیں۔

(۱۹۵)- صفحہ ۱۰۶- کتاب نمبر ۳۹۴۱- بیاض درد- دراصل یہ کتاب اوراد کی ہے اور عربی میں ہے- اس کا اندراج فارسی مخطوطات کی فہرست میں مناسب نہیں۔

(۱۹۶) صفحہ ۱۰۸- کتاب نمبر ۳۰۲۷- یہ بیاض ہے، جس میں فارسی کے مختلف نثری رسالے ہیں اور درمیان میں دس اوراق منظومات کے بھی پائے جاتے ہیں- اس بیاض کا نام بیاض احمد بتایا گیا ہے- اور مصنف (؟) کا نام احمد علو- بیاض سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی- دوسرے یہ کہ اوراق کی تعداد ۸ بتائی ہے، حالانکہ منظومات کا حصہ دس اوراق پر مشتمل ہے- سطروں کی تعداد ۲۷ کی بجائے ۲۹ ہونا چاہئے- اور چہار کالمی ہے۔

(۱۹۷) صفحہ ۱۱۰- کتاب نمبر $\frac{۴۱۵۰}{۲}$ نام کتاب "یکصد و بست اشعار" لکھا ہے- حالانکہ یہ نام نہیں تفصیل ہے- اس کا نام "مثنوی سراپا" ہے- اس کے مصنف کا نام بھی نہیں بتایا گیا- اس کا نام نجیب حسین ہے۔

(۱۹۸) صفحہ ۱۱۰- کتاب نمبر $\frac{۲۹۱۶}{۲}$، یہ بیاض اردو کی ہے- کیفیت میں اشارہ تو کیا گیا ہے، مگر اس کا اندراج فہرست فارسی میں نامناسب ہے۔

(۱۹۹) صفحہ ۱۵۷، کتاب نمبر ۲۸۱۱- نام کتاب "گلستاں و بوستاں" کیفیت کے خانہ میں یہ اطلاع ہونی چاہیے تھی کہ اس کتاب کے حوض میں گلستاں ہے اور حاشیہ پر بوستاں۔

(۲۰۰) صفحہ ۱۵۷، کتاب نمبر ۲۸۴۶- نام کتاب گلستاں- سنہ کتابت ۱۱۷۳ھ مرقوم ہے- حالانکہ صحیح سنہ ۱۱۷۳ فصلی ہے- کیفیت میں یہ اطلاع بڑھانی ہے کہ ناقص الاول ہے۔

(۲۰۱)- صفحہ ۱۵۷، کتاب نمبر ۲۵۸۴- کتابت کی تاریخ فہرست میں دسویں صدی بتائی گئی ہے، حالانکہ کتابت

کے ترقیمے سے ظاہر ہے کہ ۱۰۸۱ھ کی تحریر ہے۔ یعنی گیارھویں صدی ہجری۔ کتابت کے کالم میں بجائے دسویں صدی' ۱۰۸۱ ہجری لکھنا چاہیے تھا۔

(۲۰۲) صفحہ ۱۵۸، کتاب نمبر ۲۹۰۴۔ نام گلستاں، اسمائے کتب کے کالم میں گلستاں؛ بوستاں مرقوم ہے مگر فی الحال مجلد کتاب میں صرف گلستاں ہی کا نسخہ ہے۔ دونوں کو الگ الگ مجلد کر دیا گیا ہے۔ فہرست میں کاتب کا نام خیر اللہ بتایا گیا ہے۔ مگر کتاب میں کہیں اس کا نام نہیں۔ البتہ بوستاں میں اس کا نام ہے۔ اس لئے قیاس یہی کیا جاتا ہے کہ گلستاں کا کاتب بھی وہی ہے۔ فہرست میں دونوں کتابوں کے اوراق کی تعداد ۲۶۹ بتائی گئی ہے۔ مگر دراصل گلستاں کے اوراق کی تعداد صرف ۱۱۲ ہے اور بوستاں کی ۱۴۲۔ لہٰذا مجموعی اوراق کی تعداد بجائے ۲۶۹ کے صرف ۲۵۴ ہوتی ہے۔

(۲۰۳) صفحہ ۱۵۸، کتاب نمبر ۲۹۵۷، نام کتاب گلستاں۔ کیفیت کے خانے میں یہ اندراج چاہیے: "ناقص الاول خیلی بوسیدہ وخستہ۔

(۲۰۴) صفحہ ۱۵۸، کتاب نمبر ۳۰۰۵، نام کتاب گلستاں۔ کاتب کا نام فہرست میں نہیں لکھا۔ ترقیمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا نام سعد اللہ تھا۔ سنہ کتابت میں ۱۰۳۱ھ مندرج ہے۔ ۱۰۳۱ فصلی چاہیے۔ ترقیمے میں ایسا ہی لکھا ہے اور اس کی صراحت بھی کر دی ہے کہ سنہ جلوس محمد شاہ۔ (نوٹ: یہاں کاتب سے خود تسامح ہو گیا اور اس نے سنہ جلوس کو ۱۱۳۶ فصلی سے مطابق بتایا ہے۔ حالانکہ محمد شاہ ۱۱۳۱ھ میں تخت نشیں ہوا لہٰذا سنہ جلوس کی مطابقت ۱۱۴۱ھ سے ہو گی اور فصلی سنہ ۱۱۳۱)

(۲۰۵) صفحہ ۱۵۸، کتاب نمبر ۳۰۳۱-۴۔ نام کتاب گلستاں، فہرست میں تعداد اوراق ۱۳۵ ہے۔ مگر حقیقتاً اس کی تعداد ۱۲۹ پائی جاتی ہے۔ ایک ورق کسی دوسرے نسخہ کے آخر میں منسلک ہو گیا ہے، جس میں ۱۳۲ تحریر ہے۔

(۲۰۶) صفحہ ۱۵۹، کتاب نمبر ۳۴۰۰، نام کتاب شرح گلستاں، فہرست میں نام غلط مندرج ہے۔ یہ دراصل گلستاں ہی کا نسخہ ہے۔ ترقیمہ سے بھی یہی ثابت ہے۔ مصنف کا نام سعدی شیرازی لکھنا چاہیے۔ کتابت کی تاریخ ۱۲۵۱ھ بتائی گئی ہے۔ ترقیمہ میں ۱۲۵۱ فصلی مندرج ہے۔ کیفیت کے خانہ میں یہ اطلاع ہونی چاہیے تھی کہ ناقص الاول ہے۔

(۲۰۷) صفحہ ۱۵۹، کتاب نمبر ۳۴۰۱، نام کتاب شرح گلستاں۔ کیفیت کے کالم میں اضافہ کیجیے: ناقص الاول۔

••

جناب فضیل احمد قادری
خدا بخش سینئر ریسرچ فیلو، لائبریری پٹنہ



(۱) — صفحہ ۲۱۱ کتاب نمبر ۲۴۴۳ - نام کتاب شرح کافیہ غلطی سے شرح کلام ابن حاجب لکھا گیا ہے۔ دراصل یہ ابن حاجب کی مشہور زمانہ کتاب کافیہ کی شرح ہے جو تصوف کے انداز پر میر عبدالواحد بلگرامی (م ۱۶۰۸ء) کی تحریر کردہ ہے۔

(۲) — صفحہ ۲۲۱ کتاب نمبر ۲۴۴۸ - نام کتاب کحل العینین فی تفضیل غوث الثقلین ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور کتاب مجلد ہے جو بلا عنوان ہے اور نبوت و ولایت کے فرق کو واضح کرتی ہے۔ پہلی کتاب کے کل ۴۴ اوراق ہیں اور دوسری کے ۵۷۔ غلطی سے صرف پہلی کتاب کا نام اور کل اوراق ۱۰۰ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید براں مصنف اور کاتب کا نام نہیں دیا گیا ہے۔ کحل العینین کے مصنف محمد اسمٰعیل ہیں۔ دوسری کتاب کسی نامعلوم مصنف کی تحریر کردہ ہے۔ کاتب کا نام محمد یحیٰی ہے۔

(۳) — صفحہ ۲۲۴ - کتاب نمبر ۲۴۵۵ ' نام کتاب گلشن توحید ' مثنوی معنوی کے کچھ اشعار کی شرح ہے۔ فہرست میں مصنف کا نام درج نہیں۔ جبکہ مخطوطے کے سرورق پر مصنف کا نام شاہدی آفندی لکھا ہوا ہے۔

(۴) — صفحہ ۲۲۵ ' کتاب نمبر ۲۸۳۸ ' نام کتاب مشکوٰۃ الانوار ' محمد باقر بن تقی مجلسی کی تصنیف ہے اور قرآنیات پر ہے۔ اس کا اندراج تصوف کی کتابوں کی ضمن میں ہو گیا ہے۔ یہ رسالہ ۷۶ اوراق پر مبنی ہے۔ اس میں ایک اور بلا عنوان رسالہ مجلد ہے ' جو کسی نامعلوم مصنف کی تصنیف ہے۔ مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اہل بیت کے فضائل پر ہے۔ فہرست میں صرف مشکوٰۃ الانوار کا ذکر ہے اور اس کے اوراق ۱۰۸ بتائے گئے ہیں۔

(۵) — صفحہ ۲۳۶ - کتاب نمبر ۴۰۰۷ ' نام کتاب مکتوب توحیدی ' یہ عبداللہ قطب بن شمس الدین ابوسعید کے خطوط ہیں۔ مرآۃ العلوم میں مصنف کا نام درج نہیں۔ ان خطوط کا ایک مجموعہ ہینڈ لسٹ رجسٹر نمبر ۴ میں بھی ہے جس کا عنوان روایات شمس الدین ابوسعید درج ہے۔ اس کا ایکسیشن نمبر ۱۲۱۲ ہے۔

(۶) — صفحہ ۲۳۰ ' کتاب نمبر ۳۰۱۰ نام کتاب ملفوظات رکن الدین شطاری ہے۔ فہرست میں ملفوظات قطب الدین شطاری درج ہے۔ اس مخطوطے کا ایک نسخہ ہینڈ لسٹ رجسٹر نمبر ۴ میں بھی ہے ' جس کا ایکسیشن نمبر ۱۸۴۲ ہے۔

(۷) — صفحہ ۲۳۷ ' کتاب نمبر ۲۰۷۶ - نام کتاب ترجمہ منہاج العابدین - یہ ترجمہ نہیں ' بلکہ امام غزالی کی تصنیف منہاج العابدین کا اصل متن ہے۔ مصنف کے خانے میں کاتب کا نام درج ہو گیا ہے۔ حاشیے پر لوک شاہ کی کتاب مناقب غوثیہ تحریر ہے ' جس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

(۸) — صفحہ ۲۳۸ ' کتاب نمبر ۲۲۰۶ - نام کتاب منیح الغافلین - کتاب کا صحیح عنوان منیح الافاضلین ہے۔ سرورق پر محمد عبداللہ ۱۳۰۹ھ کی مہر ثبت ہے ' جس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

(۹) - صفحہ ۲۳۸ - کتاب نمبر ۳۴۲۲، نام کتاب شرح نزہت الارواح، اوراق اول و آخر پر سید عبدالرحیم کے علاوہ حسن علی عبدالرحیم کی مہر بھی ثبت ہے جس کا ذکر کیفیت میں نہیں کیا گیا ہے۔

(۱۰) - صفحہ ۲۳۸، کتاب نمبر ۲۵۱۵، نام کتاب انتخاب نفحات الانس، انتخاب کرنے والے کا نام مخطوط پر عبدالفتاح عسکری درج ہے، جس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(۱۱) - صفحہ ۲۳۹ - کتاب نمبر ۳۱۸۱، نام کتاب نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مصنف عبدالرحمن جامی، تعداد اوراق ۱۶۳ - سطور ۲۲-۲۳، سنہ کتابت ۱۲۶۶ھ موضوع تصوف خط نستعلیق، سائز ۱۵x۶ : ۱۵x ۵ر۲۱ - اس کا ذکر مطبوعہ فہرست میں نہیں ہے۔ بعد کا اضافہ ہے اور عربی نمبر ۳۰۱۲ سے منتقل ہو کر آئی ہے۔

(۱۲) - صفحہ ۲۳۹ - کتاب نمبر ۲۸۵۳، نام کتاب نور الاسلام، مصنف نامعلوم، یہ کتاب عقائد پر ہے۔ مگر یہاں تصوف میں شمار کی گئی ہے۔

(۱۳) - صفحہ ۲۴۰ - کتاب نمبر ۳۳۵۲، نام کتاب وصایا شیخ الاسلام و ترتیب خلافت، اس میں دو رسالے مجلد ہیں - ایک ابو العلا احراری کی مراتب فنا اور دوسری شیخ منعم کی کتاب الہامات منعمی ہے۔ اس کا نمبر ۳۳۵۱-۵۲ ہے۔ وصایا شیخ الاسلام و ترتیب خلافت نام کی کوئی کتاب نہیں ہے، بلکہ آخر میں ایک صفحہ پر شیخ رکن الدین عشق کی وصیت ہے اور دوسرے صفحہ پر ان کے خلفا کے نام درج ہیں۔ غالباً اسی کو دیکھ کر فہرست ساز کو غلط فہمی ہو گئی۔

(۱۴) - صفحہ ۲۴۰ - کتاب نمبر ۲۶۵۰/۱، نام کتاب ترجمہ منظوم سر الشہادتین، مگر یہ منظوم ترجمہ اردو میں ہے۔

(۱۵) - صفحہ ۲۴۱ - کتاب نمبر ۳۷۱۶/۴، ایک بلا عنوان رسالہ ہے۔ کیفیت کے خانے میں ناقص الآخر لکھا ہوا ہے - حالانکہ رسالہ پورے طور پر درست ہے۔ اسی نمبر پر ایک اور رسالہ ہے جس کا نمبر ۳۷۱۶/۷ ہے یہ رسالہ مراقبہ پر ہے۔ مگر کیفیت کے خانے میں طریقۂ قادریہ لکھا ہوا ہے، حالانکہ رسالے پر کچھ ایسا لکھا ہوا نہیں ہے اور نہ ہی مضامین مندرجہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ رسالہ قادریہ طریقہ کی تعلیمات پر مبنی ہے۔

(۱۶) - صفحہ ۲۴۱ - کتاب نمبر ۳۷۶۷/۵ - یہ رسالہ بلا عنوان ہے اور تصوف کی فہرست میں شامل ہے، مگر مضامین مندرجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ حج کے ارکان پر ہے۔

(۱۷) - صفحہ ۲۴۱ - کتاب نمبر ۲۴۷۸/۱۵، نام کتاب رسالہ ارواح العارفین۔ مگر مخطوط یہ نام ہی نہیں رکھتا، بلکہ یہ نزہتہ الارواح کا مخطوط ہے۔

(۱۸) - صفحہ ۲۴۱ - کتاب نمبر ۲۹۵۴/۲، نام کتاب رسالہ در تصوف، دراصل یہ ۴۰ احادیث کا مجموعہ ہے اور تصوف پر کچھ بھی نہیں ہے اور اس کا نام چہل حدیث ہے۔

(۱۹) - صفحہ ۲۴۳ - کتاب نمبر ۲۵۹۹/۱، نام کتاب کاشف اسرار و دقائق، اس کتاب کی سنہ کتابت ۱۲ویں صدی درج ہے، حالانکہ مخطوط پر ۱۰۹۵ھ دیا ہوا ہے۔

(۲۰) - صفحہ ۲۴۴ - کتاب نمبر ۳۸۴۱، نام کتاب مناقب غوثیہ، اس کتاب کے ساتھ خواجہ معین الدین چشتی کے حالات میں ایک کتابچہ بھی ہے، مصنف کا نام محمد صادق ہے۔ فہرست ساز نے اس رسالے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

مسامحات مفتاح الکنوز جلد سوم

(۱) صفحہ ۱۵۰، سلسلہ وار نمبر ۳۶۲۰: کتاب کا نام "الجزء القدیم" نہیں، "شرح مسلّم العلوم" ہے۔ شارح کا نام "حمداللہ بن شکراللہ السندیلوی" ہے۔ اوراق کی تعداد ۱۰۰ نہیں ۹۵ ہے۔

(۲) صفحہ ۱۵۰، سلسلہ وار نمبر ۳۶۲۱: کتاب نمبر ۳۵۸۵ نہیں ۳۶۸۵ ہے۔ اسی کتاب کی مہر میں بھی ۳۶۸۵ بنایا گیا ہے۔

(۳) صفحہ ۱۵۱: سلسلہ وار نمبر ۳۶۲۲: کتاب کا نام "ایساغوجی" نہیں، "شرح ایساغوجی (میر ایساغوجی)" ہے۔ شارح کا نام "میر السید الشریف الجرجانی" ہے۔

(۴) صفحہ ۱۵۱، سلسلہ وار نمبر ۳۶۲۳: کتاب کا نام "تفسیر المعقول" نہیں، "تقریر المعقول فی بیان الحاصل والمحصول" ہے۔ یہ رسالہ مولانا عبدالرحمٰن الجامی (م ۸۹۸ھ = ۱۴۹۲ء) کی شرح الکافیہ موسومہ الفوائد الضیائیہ (شرح جامی) کی معرکۃ الآرا بحث "الحاصل والمحصول" کی توضیح و تشریح پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ کا تعلق منطق سے نہیں ہے بلکہ نحو سے ہے۔

(۵) صفحہ ۱۵۱، سلسلہ وار نمبر ۳۶۲۵: کتاب کا پورا نام یہ ہونا چاہیے "الحاشیۃ المنبهیۃ علی بدیع المیزان"۔ محشی کا نام "عبداللہ بن الہداد العثمانی التلنبی" ہے۔

(۶) صفحہ ۱۵۱: سلسلہ وار نمبر ۳۶۲۶: "محمد احسن البہاری" کاتب کا نام نہیں ہے۔ مصحح کا نام ہے۔ ۱۲۶۰ھ سن کتابت نہیں، سن تصحیح ہے۔

(۷) صفحہ ۱۵۲، سلسلہ وار نمبر ۳۶۲۷: کتابت خط نسخ میں نہیں، نستعلیق میں ہے۔

(۸) صفحہ ۱۵۲، سلسلہ وار نمبر ۳۶۲۸: کتاب نمبر ۳۹۰۶/۱۳ کا نام "الرسالۃ فی المنطق" نہیں "الحاشیہ علی الرسالۃ القطبیہ" ہونا چاہیے۔

(۹) صفحہ ۱۵۳: سلسلہ وار نمبر ۳۶۲۹: خط نسخ نہیں نستعلیق ہے۔

(۱۰) صفحہ ۱۵۳، کتاب نمبر ۳۹۰۸/۳ "الرسالۃ الرشیدیۃ" نہیں "الآداب الشریفیہ" ہے۔ مصنف کا نام مولانا عبدالرشید کے بجائے السید الشریف الجرجانی ہونا چاہیے۔ خط نسخ ہے۔

(۱۱) صفحہ ۱۵۳، کتاب نمبر ۳۹۰۸/۵: کتاب کا نام "الآداب الرشیدیہ شرح الشریفیہ" ہونا چاہیے اور مصنف کا نام مولانا عبدالرشید الجونپوری۔ کتابت نستعلیق معمولی۔ کاتب کا نام ابن عبدالمقتدر کے بجائے اللہ داد ابن شیخ۔

عبدالمقتدر ہونا چاہیے۔

(۱۲) — صفحہ ۱۵۵، کتاب نمبر ۳۶۷، کتاب کا نام اس طرح ہونا چاہیے: "الحاشیۃ علی حاشیۃ میر زاہد علی ملا جلال" مصنف کے خانہ میں محشی کا نام یہ ہونا چاہیے: ملا مبین لکھنوی۔

(۱۳) — صفحہ ۱۵۶، کتاب نمبر ۳۳۰۴۔ کتاب کا نام: "الحاشیۃ علی شرح الشمسیۃ" (میر قطبی) ہونا چاہیے۔ مصنف کے خانہ میں محشی کا نام "السید الشریف الجرجانی" ہونا چاہیے۔

(۱۴) — صفحہ ۱۵۶، کتاب نمبر ۳۳۵۱/۲ کا صحیح نمبر یہ ہے: ۳۳۵۱/۲

(۱۵) — صفحہ ۱۵۷، کتاب نمبر ۳۹۱۴ پر کتاب کا نام "الرسالۃ فی العلم المنطق" کی جگہ "الحاشیۃ علی شرح الشمسیۃ (میر قطبی)" ہونا چاہیے، اوراق ۱۱۰ ہیں۔

(۱۶) — صفحہ ۱۵۷، کتاب نمبر ۳۹۱۵ پر "الرسالۃ فی العلم الکلام" نہیں "الرسالۃ فی علم الکلام" صحیح ہے۔ فن عقائد نہیں، مناظرہ ہے۔

(۱۷) — صفحہ ۱۶۰، کتاب نمبر ۳۸۷۷ کا موضوع منطق نہیں، فلسفہ ہے۔

(۱۸) — صفحہ ۱۶۰، کتاب نمبر ۳۸۷۸ کا صحیح نام یہ ہے: "الرسالۃ فی الوجع من امراض المعدۃ۔

(۱۹) — صفحہ ۱۶۲، کتاب نمبر ۸۸۵۶ غلط ہے، ۱۸۵۶ ہونا چاہیے۔

(۲۰) — صفحہ ۱۶۲، کتاب نمبر ۴۰۷۳ پر دو کتابیں حسب تفصیل ذیل ہیں: (فہرست میں صرف سلم درج ہے)

(۱) رسالۃ فی علم الوقف والوصل۔ ۳، ۱۱، ۱۳ ادویہ صدی) ״ تجوید } بیاض

(۲) سلم العلوم، از محب اللہ البہاری ۱، ۷ ایضاً نسخ منطق علی حالہ

(۲۱) — صفحہ ۱۶۲، کتاب نمبر ۴۰۶۳، "شرح سلم العلوم" نام ہے (اجزاء العلوم غلط)

(۲۲) — صفحہ ۱۶۲، کتاب نمبر ۳۸۰۱، شارح کا نام "عبداللہ بن الحسین الیزدی" ہے۔ اضافہ کر لیجیے۔

(۲۳) — صفحہ ۱۶۲، کتاب نمبر ۳۹۶۰، شارح کا نام "جلال الدین الدوانی" ہے، مصنف کا نہیں۔

(۲۴) — صفحہ ۱۶۲، کتاب نمبر ۳۱۵۳/۱، شارح کا نام ״ ״ ״ ״

(۲۵) — صفحہ ۱۶۳، کتاب نمبر ۳۴۳۷/۱ اوراق کی تعداد ۳۳ نہیں ۴۲ ہے۔

(۲۶) — صفحہ ۱۶۳، کتاب نمبر ۴۰۴۵۔ اوراق کی تعداد ۷۰ نہیں ۶۶ ہے، مخطوط ناقص الآخر ہے۔

(۲۷) — صفحہ ۱۶۶، کتاب نمبر ۳۵۲۴، کتاب کا نام "کتاب البرہان" ہے۔ اوراق ۱۱۷-۱۰ (شرح غلط ہے)

(۲۸) — صفحہ ۱۶۶، کتاب نمبر ۳۱۵۰، "لوامع الاسرار فی شرح مطالع الانوار" کتاب کا نام ہے، شارح قطب الدین الرازی۔

(۲۹) — صفحہ ۱۶۶، کتاب نمبر ۴۰۶۷ پر کتاب کا نام یہ ہے: شرح السلم وحاشیہ التعلیقات المنہیہ۔

(۳۰) — صفحہ ۱۶۶، کتاب نمبر ۳۲۹۵، موضوع منطق نہیں، حکمت ہے۔

مراسلات

جناب عبدالشاہد خاں شروانی*
مولانا آزاد لائبریری، علیگڑھ

خدا بخش لائبریری جرنل، شمارہ ۳۰ کے بارے میں

عزیز محترم ! سلام مسنون

جرنل ۳۰ پڑھ لیا ہے۔ اگر کنز التواریخ کے سبھی مواد تاریخ آجاتے تو بہتر ہوتا۔

سلمان ساوجی کی غزلیات پر پروفیسر امیر حسن عابدی کا تعاقب آپ کی لیاقت، محنت اور دیدہ ریزی کا قابل تحسین نمونہ ہے۔ عابدی صاحب سے میری شناسائی ۱۹۴۵ء سے ہے، جسے وہ نباہتے رہے ہیں۔

مسامحات مرآۃ العلوم جلد سوم کی تنقیح بلاشبہ پروفیسر شاہ عطاء الرحمٰن صاحب جیسے پختہ کار فاضل ہی کا حصہ ہوسکتی تھی۔ اس میں آپ کی دیدہ وری اور مردم شناسی کا بھی دخل ہے۔ صرف دو مقامات ایسے نظر آئے جس میں فہرست نگار کی غلطی نادانستہ تسلیم کی جاسکتی ہے۔ یہ دونوں مقام ص۱۰۳ پر ہیں۔ دیوان میلی کا سنہ کتابت ۱۲۱۲ کے بجائے ۲۱۱۲، اور دیوان نظیری کا کتاب نمبر ۲۵۶۱ کے بجائے ۲۵۱۶۔ ۱۲ کا ۲۱، اور ۶۱ کا ۱۶، اُلٹ پھیر ہوجانا قابل لحاظ تو ہے، قابل تعزیر نہیں۔

دساتیر، پر قاضی صاحب کا محققانہ مضمون فاضل مضمون نگار کی بیش بہا تحقیقات میں مزید اضافہ ہے۔

'کنز التواریخ' کو تو میں نے بالاستیعاب نہیں پڑھا اور ضرورت بھی نہ تھی۔ یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ شاہ صاحبان دہلی اور اکابر فرنگی محل کے تاریخی مواد بھی نہیں ہیں۔ خیر یہ تو تاریخ نگار کی پیدائش سے پہلے کے حوادث ہیں۔ معاصرین میں مشہور شخصیت مفتی صدر الدین آزردہ، متوفی ۱۲۸۵ھ رفیق غالب و فضل حق خیرآبادی بھی غائب ہیں، جن کی تاریخ ولادت 'چراغ' ۱۲۰۴ھ اور تاریخ وفات 'چراغ دوجہان بود' ۱۲۸۵ھ ہے۔ یہ حسن اتفاق دیکھئے کہ غالب و علامہ فضل حق خیرآبادی کی تاریخ ولادت ۱۲۱۲ھ ہے، اور غالب و مفتی آزردہ کی تاریخ وفات ۱۲۸۵ھ ہے۔ یہ تینوں رفقا اقانیم ثلثہ یا ابعاد ثلثہ بنے رہے۔ جرنل کی کتابت و طباعت قابل قدر اور کاغذ بہتر ہے۔ ۱۱۲ صفحات میں املا اور کتابت کی غلطیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔

جرنل ۳۱ پڑھنے کے بعد تبصرہ کروں گا ـــــــ چند غلطیوں کا نقشہ دے رہا ہوں، تاکہ آپ یہ اندازہ کرسکیں کہ میں نے جرنل دلچسپی سے پڑھا ہے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱	۱	آردند	آوردند	۸۹	۱۱	مبادیات[۲]	مبادی	۹۸	۷	قرالسعدین	قران السعدین
۸۴	۱۲	ازجوچار	؟	۹۰	۱	"	"	۱۰۶	۲۳	معجزات[۳]	کرامات
۸۸	۱۳	مبادیات[۱]	مبادی	۹۱	۳	الادہان	الاذہان	۱۱۰	۱۰	۸۳۲ھ	۸۲۳ھ

[۱] یہ جمع الجمع غلط العوام ہے۔ [۲] ایضاً [۳] غیر نبی کے لئے یہ اصطلاح صحیح نہیں۔ * ۸ فروری ۱۹۸۴ء کو آپ کا انتقال ہوگیا۔

۸۳/۱۲/۴ ●●

مراسلات
شیخ محمد عوانه
شارع المطار
مدینہ منورہ

صحیح الآثار

(مختصر لشرح معانی الآثار للطحاوی)

سعادۃ مدیر مکتبہ خدابخش ! السلام علیکم

... کما اعلمکم انہ (صحیح الآثار) انما هو مختصر لشرح معانی الآثار للطحاوی، ولیس کتابا مستقلا للطحاوی، کما هو مفاد الفهرسة التی عندکم، فیحسن تصحیح ذالك فی الفهرس، لئلا یقع القراء فی الاشتباہ۔

۸/۳/۸۴

ترجمہ

"جیسا کہ میں آپ کے علم میں یہ بات لا چکا ہوں، یہ (صحیح الآثار) طحاوی کی 'معانی الآثار' کی ایک مختصر شرح ہے نہ کہ طحاوی کی کوئی مستقل کتاب جیسا کہ آپ کے یہاں کی ہینڈ لسٹ میں درج ہے۔ لہٰذا بہتر ہوگا کہ ہینڈ لسٹ میں اس کی تصحیح کر دی جائے تاکہ پڑھنے والوں کو کوئی اشتباہ نہ ہو۔"

••

۱۔ مخطوطہ خدابخش نمبر ۵۳۸

بیان ملکیت سہ ماہی خدا بخش لائبریری جرنل، اور دیگر تفصیلات

مطابق فارم نمبر ۴، قاعدہ نمبر ۸

۱۔ مقام اشاعت	:	خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ
۲۔ وقفہ اشاعت	:	سہ ماہی
۳-۴۔ پرنٹر و پبلشر کا نام	:	محبوب حسین
قومیت	:	ہندستانی
پتا	:	رمنا روڈ، پٹنہ ۴
۵۔ ایڈیٹر کا نام	:	عابد رضا بیدار
قومیت	:	ہندستانی
پتا	:	ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۴
۶۔ ملکیت	:	خدا بخش لائبریری، پٹنہ

میں محبوب حسین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجۂ بالا تفصیلات میرے علم و یقین کے مطابق درست ہیں۔

دستخط پبلشر : محبوب حسین

۲۸ فروری ۱۹۸۴ء



Khuda Bakhsh Library
JOURNAL

28

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna